

دل چاہے تو کہنا ہو اگر جاں فہم ہے لو
نہ ہوگا غدر کچھ ہر گز اگر جاں فہم ہے لو۔
رزاقی سول

- طریقہ تعلیم
از یار محمد

پہ معلوم ہو۔ کہ وہ جو بے اختیار سمجھتا۔ تو معلوم کو چاہئے۔ کہ کوئی اور شخصیت پر حضرت
 اور شخصیت نہ ہو۔ اور نہ یہ چاہی۔ کہ جو بے طلبہ ہیں۔ اور گونا گونا جہد ہے۔ کہ کوئی
 طالب علم بے ہنگام جو بے ہے۔ تو بھی نہ ڈراؤ۔ ورنہ ہر سوال میں جگہ نہ دینی چاہئے
 رہ کر وہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اگر طلبہ کے جو بے طلبہ ہر عیب معلوم ہوا کرتے ہیں۔ لیکن
 حقیقت میں وہ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جب کہ وہ بے خیالی کیا جاتا ہے۔ اور اس کی
 کوئی عقل کی پت ہوتی ہے۔ اور ہر وقت معلوم ہوا کرتی ہے۔ کہ جس خیالی سے طلبہ
 جو بے یہ ہے۔ رہ کر اس خیالی کو ہر وقت۔ اور وقت نہ دینی۔ جبکہ طلبہ کو معلوم ہے
 نو یا اعتبار نہ ہوگا۔ وہ ہر لحاظ اور نظریاتی کے ساتھ جو بے نہ دینی۔ اور اگر ان کے
 دل میں بے ہوش رہے۔ کہ اگر غلط جو بے ہوگی۔ تو ہر لمحہ اپنا ہمتی ہوگا۔ تو وہ
 جب تک ہمتی ہے۔ جو بے نہیں لٹا رہے۔ اور معلوم کے جاوے ہیں تو وہ

اچھے جوابوں کے صوف

اچھے جواب غیر دو صوف ہونی چاہئیں۔ دماغی اور صفائی
 جہد کسی طالب علم کے جو بے ہر غور اور فکر پایا جائے۔ تو معلوم کو چاہئے۔ کہ نہ ہر وقت
 روکے دل نہ دے۔ لیکن ہر وقت طرہ کی۔ کہ طلبہ سے سوال لکھا جو بے فوراً طلب
 نہ کری۔ اس کے اندر غور کرنی عادت ہوگی۔ مانا کہ بہت سی صورتیں ایسی ہوتی ہیں
 کہ سوالوں کا جو بے فوراً دیکھتے ہیں۔ لیکن جن سوالوں میں غور و فکر کی ضرورت ہو
 وہ کہ جو بے دینی میں اگر طالب علم جلدی کریں۔ تو ان کو روکنا اور غور کرنی

سو اولیٰ درت پیرایہ پیا لریجا - اور جب پیرایہ عود عاود پیرایہ پیا - و جب
 دین سے پہلی سوجا کر گئے - جس جوب میں صفائی نہیں - وہ قابل اطمینان نہیں
 طبع کا فاعل ہوتا ہے - کہ نور پورا جوب نہیں دیتے - بلکہ جوب کا اشارہ بنا کر جو دیتی ہیں
 اور اسکے کرتا ہیں - کہ جوب بت رنگی ہے - اور جو معلم خود پورا کر دیتا ہے - یعنی جوب بتی جو
 صورت و شکا - یعنی جوب بتی - وہ خود معلم ہی بنا دیتا ہے - اور پیرایہ میں وہ اکثر کامیاب
 ہوا ہوتا ہے - لیکن ایسی جوبوں کو ہرگز منظور نہ کرنا چاہئے - کئی وجوہات کی ہیں یہ
 نہ سب معلوم ہوتا ہے - کہ جوب طبع دیں - انکو انہیں کس وقت منہ اور نور پورا
 کھینچا ہے - خواہ وہ جوب اپنی لفظ کہوں - جیسا کہ چوٹی چوٹی جماعت میں
 اکثر ہوتا ہے - خواہ جوب پیرایہ سے بہت فرقہ اور عبادت ہے - جب کہ اس کا وجہ
 کئی جماعت میں اکثر ہوتا ہے - جب اس طرح اگر انہیں برابر مشق کرانی جائیگی -
 تو طبع کو مجبور اپنی خیالات منہ منہ طبع پر سمجھنے پڑیگا - اس کے علاوہ انہیں پچاس
 سلاست اور روانی آجائیگی - اور معلم کو ان کے مصلحت پیرائی ہو جائیگی - اور اگر کا پتہ
 یہ ہوگا - کہ ان کی تعلیم زیادہ باوقار اور پُر اثر ہوگی +

جوبوں کا تصفیہ

سکو و نیز ایک طبع جاری ہے - کہ اگر طبع کی جوب اور خام طبع عبادت مختلف
 ہیں - جو معلم چاہتا ہے - تو مع انکو نہ منظور کرتا ہے - معلم کو تو بہت آسانی ہو جائیگی
 ہے - لیکن طبع کا حق پیرایہ نہیں - کہ نہ کہ طبع اپنی زبان اور ایک ہی اثر نہ کر

ہر ایک طرح علیحدہ ہوتا ہے ۔۔۔ اور چرچہ علمی کہ ذہن سر علی ست ہے ۔۔۔ دراصل وہ سب کرتا
 ہے ۔۔۔ جو مجمع طبعہ قدرت کو اور وہ نہ طور پر ظاہر نہیں ہو رہا ہوتا ۔۔۔ کبکہ رہتا ہے ۔۔۔ وہ لوگ
 عقل اور ضمیر کو اچھڑنے نہیں دیتا ۔۔۔ کبکہ نسبت کرتا ہے +

بعض مجمع ہر کہ برعکس غلطی کرتا ہے ۔۔۔ پہنچا ۔۔۔ یعنی جو حربہ طبعہ دیتی ہیں ۔۔۔ اور کبکہ ترقی
 مستقیم لگاتار ہیں ۔۔۔ اور نہ کبکہ جنسی ترقی ہے ۔۔۔ کبکہ ڈھیلی ڈھالے اور مجبور کا ڈھنگ ہے
 سبک منظور کرتے ہیں ۔۔۔ اور چرچہ سب غلط اور بچہ دونوں ہوتی ہیں ۔۔۔ اور کو بہ کدورت
 ہیں ۔۔۔ کہ ان کی ہے ۔۔۔ اور جو ٹھیک نہیں کہتے ۔۔۔ اور کبکہ مستقیم لگاتار ہیں ۔۔۔
 وہ ان کو دیکھتی ہوئی ہے ۔۔۔ یہ وہ طرز ایسی ہیں ۔۔۔ کہ وہ نہیں جو ان کے تصفیہ کرتے
 ڈھنگ بالکل نہیں پایا جاتا ۔۔۔ جو حق تعظیم کا ایک جزو اعظم ہے +

اگر محنت کی خاطر طبعہ جو بوں کو دیکھتا ہے ۔۔۔ تو بعض بالکل صحیح ہوتے ہیں ۔۔۔ اور
 بعض تو بڑی بہت غلط ہوتے ہیں ۔۔۔ اور بعض بالکل غلط + اور بعض جو ان کے
 سبب نہیں کوئی زیادہ غور کیا جاتا ہے ۔۔۔ اور کوئی کم ۔۔۔ ہر مجمع کو چاہئے ۔۔۔ کہ طبعہ کے جو ان کے
 منصفہ کر نہیں دے تو ان خیال رکھے ۔۔۔ ایک بے بدستہ ۔۔۔ کہ سمندر صحیح ہیں ۔۔۔ وہ تو
 کہ کہ طبعہ علم نے سمندر غور کیا ہے ۔۔۔ اور حربہ دیتی قدرت اور اس کے ذہن میں
 کیا عانت ہے + اگر حربہ کچھ ہی دیت ہو ۔۔۔ تو مجمع کو چاہئے ۔۔۔ کہ اور کو بالکل
 نہ منظور کرے ۔۔۔ مانا کہ اور کبکہ صحیح بات بہت ترقی ہے ۔۔۔ اور انہیں صحیح بات کو
 جیسے لگا لگا نہیں دے ۔۔۔ لیکن جہت اور حربہ کو نہ منظور کرے ۔۔۔ تو اس کے ساتھ ہی
 حربہ دیتی ہوئے طبعہ علم کو تباہ کرتا ہے ۔۔۔ اور میں خود بخود ہیں

عا۔ اگر اور کچھ بہت سادہ ہے۔ تو غلط فہم نہ رہو۔ اور برائی کا محتاط
 دوست غلطی نہ کرتا ہے۔ اور دوست کی ہے۔ اول تو خود کی اصلاح کی ہے اور غلطی
 کو درست کر دے۔ یہ ممکن نہ ہو۔ سہ تو اور طبیعت سے ہے۔ اگر سر طبیعت سے
 دوسرے کی نسبت اچھا اور سوال جو چھٹکا۔ تو یقیناً ہے۔ کہ یہ بات حاصل ہو جائیگی
 یہ ایک صورت اور بھی ہو سکتی ہے۔ جو یہ بالکل غلط ہے۔ لیکن اور غیر غلط نہ ہو جائے
 اور کسی دوسری جگہ ہے۔ ایسی جو یہ نتیجہ کے لئے ایک طرح سے بہت مفید ہو سکتی
 ہیں۔ یعنی سب کے مضمون کی نسبت اس کی فائدہ کا سلسلہ چڑھاتا ہے۔ جو خود صلح
 کو بھی نہ سمجھ سکتے۔ اور اس کی عمدہ موثر ملے ہیں۔ جسے دیکھو وہ طبیعت کی فہم اور
 دلہ کے عین صواب کر سکتا ہے۔ لیکن صلح کو چاہئے کہ اس بات کو فہم سے نہ جانے دے
 عا۔ اور جو بہت حقیقت پسندیت اور اچھی ہوں۔ اور کسی خاصہ کو فہم نہ ہونی
 چاہئے۔ برصورت اس کے جو یہ عین مقابلہ اور الٹا ہو ہیں۔ اور دوسری حالت
 درج کی ہے پر وہی پائی جاتی ہے۔ تو اس کی فہم دیکھنی چاہئے۔ بلکہ چاہی بات
 سمجھ کر اس کے لئے کی تاکہ کرنی چاہئے۔ اگر صلح اس کی جو یہ صواب فہم نہ کر لیا۔ تو وہ روز
 ہر روز بڑھتے جاؤ گئے۔ لیکن اس کی جو یہ کوئی صلح ہی ہے۔ جسے اس کی فہم نہ کر سکتے
 کہ وہ دیکھ پورا پورا منطق نہ چاہئے۔ جس کی صلح کی صلح ہی ہے۔ جسے فہم نہ ہوتی ہے
 دوسرے طبیعت و طبع پر مشفق نہ ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک کی کو فہم نہ ہی اور شرع سے
 دیکھ رہا ہے۔ ایسی جسے فہم نہ کر سکتا ہے۔ تو صلح سے اس کی فہم نہ ہوں۔

بہ نہایت فزونی ہے۔ کہ طلبہ جو غلطیاں کریں۔ اور کسی اصلاح نہ ملے۔ اور نہ کسی تفسیر نہ ملے۔
 تعلیم کو بہت مصلح کو بڑی وقت ہر بات میں ہوتی ہے۔ کہ طلبہ کی احتیاج کو موفق تعلیم کا
 ڈیڑھ ایک اعتبار ہے۔ لیکن پھر بھی بہت سی محنت والگاں جاتی ہے۔ اور اس میں بہت
 پس منظر تو بڑی بڑی رہائی ہوتی ہے۔ مصلح کو مصلح ہر جگہ ہے۔ کہ اس جگہ طلبہ کی اصلاح کو نہیں
 سمجھتے۔ اور اگرچہ کئی بات یاد آتی ہے۔ بہ غلطیاں ایسی ہیں۔ کہ انہیں نہ کسی کے
 چوڑے کو نہ کسی نہیں۔ اور کسی اصلاح میں جتنی محنت لگائی جائے۔ اور کس کو ذرا
 بھی ضائع نہ جائے۔ کہ نہ کوئی کہ جو مفقود ہے۔ وہ بکلام صریح ہے۔
 دوسری غلطی کہ نوانے طالب علم کی طبیعت کا اس حال ہوتا ہے۔ کہ بہت دراز تک اور نہ نوانے
 اور باور رکھنے کی امید ہوتی ہے۔

عموماً جو اصلاح کی جاتی ہے۔ وہ بہت کم فاضل جاتی ہے۔ مصلح کو بہت انہی پر اکتفا کرتا
 جاتا ہے۔ کہ جو اصلاح کرے۔ اور کو خود ایک فاضل ہے۔ یا دوسرے طالب علم کے کہ وہ
 بلکہ جس طالب علم نے یہ غلطی کی ہے۔ جب تک وہ کو بخوبی معلوم نہ ہو جائے۔ کہ یہی
 غلطی کیا تھی۔ اور کو یہی اصلاح نہیں تھی۔ اور اس کے یہ فزونی ہے۔ کہ یہ ایک غلطی
 کو خوب واضح طور پر لپکا کر دیا۔ اور جو اصلاح کی جائے۔ خود مصلح خود ہے۔ خود طالب علم
 سے کرتا ہے۔ جتنی بار مناسب ہو۔ غلطی کرنے والے طالب علم کے کہ وہ خود۔ علیٰ طور پر دیکھا
 جائے۔ تو غلطی بہت سی عادت یا طبیعت کے میدان کے باعث ہوا کرتی ہے۔ ہر بار
 اصلاح کا کہہ دے نہ کیا جاسکتا ہے۔ اور غلطی ایسی طرح نہ سمجھائی جائے۔ کہ یہ اس کا

جزا - پر ہی اپنے وار کو پاؤ رکھنا چاہئے - کہ جو غلطی طلب علم نہ کی ہے - مختصر ہے
 کہ اگر وہی ہی صورت پیش آئی - تو اور طلبہ ہی وہی غلطی کریں - غیر معلم کا فرض ہے
 کہ اصلاح و اصلاح دے - کہ صرف غلطی کر رہے ہو طلب علم کو ہی نہیں - بکد اور اصلاح
 کو ہی غائب نہ کرے - اس بات کو ہی یاد رکھو - کہ عجب کہ وہ چار طلبہ تو دوسرا اصلاح تو
 دہرائی - اور اگر غائب ہے - تو مہارتی بنطور پر کمال طلبہ کے ہوتے ہیں
 اور معلم غلطی کی اصلاح نہیں کرتے - تو بہت سہولت حاصل ہوگا -
 اور طلبہ میرا رنگ بنائیں گے - میرا اس میں معلم جتنی احتیاط کرتے - ہر ترقی
 ہے - آخر اصلاح کر رہے ہو غرض - اس طلبہ کو فائدہ پہنچے - تو اصلاح و اچھی طرح رہی جائے

صحت بیلانی کا مملکہ

قیصر کی موت معلم کی طرز حکام کو صرف متبع کا ذریعہ ہی پر نہ سمجھنا چاہئے - بکد وہ طلبہ کی ایک
 نوز ہوتا ہے - دوسری نقد سے ان کی موت حکم پر ہر اور نوز ہوتا ہے - یہ دو نوز ہیں
 برابر ہوتی ہیں - مختصر ہے - کہ تیسری کا مہیا ہی نہ ہو کہ دوسری طرز حکام پر
 منفرد ہے

معلم کا طرز حکام پر دو وصف ہونا چاہئے - وہ صحت چاہنی نہ مہارت ہی طلبہ کے ہوتو
 کی صورت دینی حکام کو رہتی کی تابعدار - منفرد یہ وصف ہونے چاہئے
 وہ معلم کا تلفظ درست ہونا چاہئے - نہ صرف خوشنوازی کی قوت - جبکہ وہ طلبہ کو
 صحیح تلفظ سکھایا ہو - بکد کل سبق نہیں یاد دے - کہ طلبہ کا تلفظ کی اصلاح نہ ہوتی

۱۲) معلم کی گفتگو صرف دماغ کے اندر ہی دھرتی ہوئی چاہئے۔ کیونکہ طلبہ اگر غور نہ کر سکیں
درست ہونہ نہیں سیکھا کرتے۔ سبکہ نشین نہ

۱۳) علامہ ہی درست ہو۔ یعنی عرب اور سر کی گفتگو اور اہل خیال پر ہنر رکھتے ہیں۔ اس بار
میں معلم جو غلطی کیا کرتے ہیں۔ اور کی وجہ یہ ہے۔ کہ اور کئی دہائیوں میں جو بات پیش ہوئی ہو
۱۴۔ کہ ہر طرح کے غلط بات حاصل ہوتی ہے۔ اگر یہ ہی خیال کیا جائے
کہ زبان زندہ ہوتی ہو کرتی ہے۔ ہر ہی پر ہنر اور چپ ہنر۔ کیونکہ درست ہی غلط
طلبہ کو ذہن میں قائم ہو جائیگا۔ وہ اس کی عادت ہو جائیگی۔ اور اس کے ذہن میں
اور کیا زبان نامکمل ہو جائیگا۔ معلم کو چاہئے۔ کہ اہل ہی یہ شہنشاہ ہے۔ کہ اس کے
علامہ ترقی کر کے درست ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔
چونکہ کہ طلبہ کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کی کاپی کا ایک ٹراڈ ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔
حاصل ہو۔ کیونکہ اس کے ذہن میں ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔
تاکہ مختلف وقت کے طلبہ اور اس کو سمجھ جائیں۔ اور اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔
طلبہ کی توجہ اس وقت قائم رہتی ہے۔ اور وہ اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔
طبیعیات معلم کو چاہئے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔
روانی ہوئی چاہئے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔
طلبہ کی توجہ اس وقت قائم رہے۔

لیکن یہ احتیاط اس کے ذہن میں رہتا ہے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔ کہ اس کے مطابق ہو جائے۔

یہی طبیعت دین میں ایک رعب ہے۔ اور جو اس کا اثر اپنے طریق ہوا
 ہے۔ مسلم کی بھی از رو ہوتی ہے۔ کہ چنانکہ ہو سکتی۔ ہر ایک پت کو خوب فٹ اور واضح
 طور پر بیان کرے۔ لیکن جو امور کا ادنیٰ خیال رکھنا چاہئے۔ اول تو گفتار نہیں۔ اگر
 ممکن ہو۔ تو مناسب نہیں۔ کہ بہت کو بے ضرورت و بے قدر بیان کیا جائے۔ کہ اگر کسی
 جرحہ شہید تک پہنچ جائے۔ بچہ کو نہ تو کسی ضرورت ہوتی ہے۔ اور نہ وہ چاہتا ہے۔
 کہ اگر کسی طبیعت پر بالکل نور نہ ڈالا جائے۔ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ بچہ
 خود اپنی طبیعت کے ذریعے کفالت لیتا ہے۔ اور اس کے بڑا خوشتر ہوتا ہے۔ دوسری
 یاد دہی۔ ایک خاص درجہ تک مدرک کا بیان وضاحت کا کام دیتا ہے۔ دوسرے جرحہ
 وضاحت کے بجائے الجھاؤ پیدا کرتا ہے۔ جب دوسرے بزرگ بیان کرتا رہتا ہے۔ اور ہر ایک
 بات کو اپنی طرح پر سمجھتا ہے۔ تو وہ ایک طرح پر ہی طبیعت کی سمجھ میں نہیں آتی۔ پس
 معلم کو اپنی دلیلیں پر ہی تصفیہ کر لینا چاہئے۔ کہ کوئی بات تیر تیری چاہئیں۔ اور علم
 طور پر یہی موثر رہے۔ کہ ہر ایک معنوں کو تسقہ و بیان کرنا ضروری ہے۔
 یہ ممکن ہے۔ کہ معلم ایک بات کو کتنا ہی واضح طور پر بیان کر دے۔ مگر طلبہ پر طبیعت
 نہ سمجھ سکیں۔ اس کے علاج یہ نہیں۔ کہ اس کو بار بار بیان کیا جائے۔ بلکہ ایسی موقع
 پر صبر اختیار کرنا چاہئے۔ تاکہ خود طلبہ دوسرے پر غور کریں۔ اور سوچیں۔ اور مہلت
 کے بعد پھر اس کو بیان کرنا چاہئے نہ
 طاہرہ لیاقتی ایک خبری وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ معلم کا پانچ ٹھیک ٹھیک اور صحیح
 ہنس ہوتا۔ جبروت

اور جو صوبہ بیان کرتا ہے۔ تاکہ اور کسی بیان کی ترمیم اور اصلاح ہو جائے۔ مقرر
 کہ معلم نے دوسری بار وہ بات اچھی طرح بیان کر لی۔ پھر ہی اوس کے بعد غرض کہ
 اپنا اصلاح شدہ بیان کا اثر نہیں ہو سکتا۔ معلم کو چاہئے کہ جو کچھ وہ بتانا چاہتا
 وہ ٹھیک ٹھیک اور پورا پورا بیان کر دے۔ شکر کم نہ زیادہ۔ وسطیٰ وہ اپنی
 بات کو بار بار بیان کر لینی وقت سے بچ جائے گا۔


معلم کی زبان یا طرزِ کلام مناسب ہو :

بچوں کی تعلیم میں جو طرزِ کلام بڑا جانا ہے۔ اوس کے خواہ مخواہ جو بھی معلم نہیں ہو سکتے۔ جب تک
 یہی تعلیم کے مضمون پر غور نہ کیا جائے۔ یہ بچہ زبانانی وسطیٰ حاصل کرتا ہے۔ کہ جو
 روشیہ اور لفظی مشابہت میراثی ہیں۔ اور کئی نسبت اپنا مشتق رہتی ہیں۔ اور بچوں کے
 سامنے صرف الفاظ ہی الفاظ اور غیر مرئی چیز دکھانے کو کر لیا جائے۔ تو زبانانی
 کبھی حاصل نہیں کی۔ پس معلم کا بیان طلبہ کی سمجھ میں اور سہولت آجائے۔ کہ مضمون
 اور کئی روشیہ اور لفظی مشابہت ہو۔ اور جب ہم یہ بیان کر گئے۔ کہ معلم کی زبان اور کلام
 کیسی ہونی چاہئے۔ تو ہم یہ فرض کر لیں گے۔ کہ مضمون طلبہ کی روشیہ اور لفظی مشابہت
 منتخب کیا گیا ہے۔ اس کا بغیر جو کچھ ہے بیان کیا جائیگا۔ وہ کچھ کچھ کے ہونے کا
 جو دستور کو غیر جاری ہے۔ کہ دوسرے موافق خیال کیا جائے۔ زبان اور کلام کی
 دوسری خاصیت یہ ہے۔ کہ بچہ زبان کو الفاظ کے مطالعہ سے حاصل نہیں کیا کرتا
 بلکہ الفاظ کا عام زبان کی کیفیت سے حاصل کیا کرتا ہے۔ یعنی زبان سے مستفید ہوتا

کہ کوئی ایسا لفظ نہ ملے لفظ چاکر۔ جو پہلے نہ پہنچا ہو۔ اول تو یہ امر بکمال
 نامکمل ہے۔ اور اگر ممکن ہو۔ تو زبان کے خاص کے بغیر سیدہ عظیم ہو جاتا ہے۔ لفظ
 کا استعمال بھی سستہ ہے اس طرح بیک وقت ہر۔ لفظ کو ایسی معنی کی نسبت مستحق
 ہیں۔ جو ان کی رشتہ کے مطابق ہوتی ہیں۔ اور ایسی رابطہ و تعلق کا سہم۔
 جسکو وہ سمجھ سکتی ہیں۔ (نکستوں کو خواہد کیا کرتا ہیں۔ لفظ کا مقام اس
 معنی پر گاہتا ہے۔ اور چھوٹے معنی کو لفظ سے منسوب کرتی ہیں۔ کئی بار

کہ لفظ پر انہی کامل قدرت جو دیگر کچھ کچھ اور ہے نہیں سبب استعمال کی ضرورت ہے
 ہرگز نہ اور ان کی طرح خاص نہیں ہوتی۔ کہ طلبہ خود ہی سوچ کر ان کو معنی کی نسبت
 نتیجہ لکھ لیں۔ میں یہ تا حد کہ کوئی نیا لفظ کا معنی نہ لدا جائے۔ بالکل بنیاد پر
 ایک ضل کا قائل ہے۔ کہ ہم نہیں چاہتے۔ کہ قطع یا کسی اور شے کے بنا کہ توڑنا
 کہ ایسا دل کہا جائے۔ کہ وہ صرف وہ لفظ یا سیر۔ یا دوسرے صفت ہی لفظ
 اور۔ کہ سیر خود ہی کے معنی کوئی اور ہو کر رہے۔ کسی زبان کا ایک اور
 کی کیفیت نہ کہ وہی پہنی سے خاص نہیں ہوتی۔ اور لفظ کی تلفظ
 اور حدود یا دیگر نہیں۔ بلکہ اس طرح۔ جبکہ ان الفاظ طرح کے حقیقی تلفظ
 میں طلبہ کے ذہن کے ساتھ بغیر ہرگز نہ ہو۔ اور وہ ان کو اپنے خود سے دوسرے الفاظ
 منستے ہیں۔ تو ان کے ذہن میں یہ معنی طرز پر ایک عمل ہوتا ہے۔ اور
 یہ عمل روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ گو وہ الفاظ بچے کچھ نہیں آتے۔

بعض معنیوں کو ڈالتے ہیں۔ کہ جو کچھ نہ ہو یا حفظ کر نہیں کرے ان الفاظ کو یہ
 نہ آتا ہے۔ جسے منورہ بالکل نہ سمجھیں۔ یا غلط سمجھ جائیں۔ کچھ تو ایسے ہیں
 کہ اگر کسی کو یہ لفظ نہ آئے۔ اور اس کے سے طلب علم نے کوئی لفظ ایسا ہی نہ
 پایا ہو۔ کہ جس کے معنی وہ بالکل نہ سمجھ سکے۔ اور اسے زیادہ اور کیا لفظ نہ
 پہنچ سکے۔ جو فی الحال ہے۔ وہ ہر دہائی لفظوں سے وقف ہیں۔ جو انہیں
 اور ان کے نزدیک ہیں۔ نہ منہ پر۔ یا اگر اس موقع ہی کی نسبت خیال کریں تو یہیں
 غیر ان کے لفظ آتے ہیں۔ تو اس سے بہت پیش لفظ کہتے ہیں۔ کہ طلب علم اور انہیں
 لفظ کے باعث دوسرے کے معنی نہ سمجھ سکے۔ اس کے علاوہ کسی فزونی کے ایک ایک لفظ
 کے معنی سمجھ کر آجائیں۔ تو وہ جس کے دوسرے فزونی کے یا جو کچھ کے معنی سمجھ نہ سکے
 ہے۔ اس کے ایک لفظ کے معنی غلط سمجھ جائیں۔ یا اچھی طرح سمجھ جائیں۔ تو انہیں
 فزونی کی ترتیب میں یا جو کچھ کے معنی بہت ہی آجائیں اور غلط فہمی پیدا ہو
 ہے۔ غیر ان کے لفظ کو فزونی میں آجائیں۔ جب کہ کسی فزونی سے
 ہوتا ہے۔ حرف سہا ہی کی جگہ میں کوئی چیز خاصیت نظر نہ آئیگی۔
 لیکن بہت فزونی کی ہے۔ جنہیں ایک ایک لفظ کے معنی تو طلب علم بتا دیں
 ہیں۔ لیکن ان کے طلب یا تو خاصیت نہیں سمجھتے۔ یا بالکل نہیں سمجھتے
 جو ان الفاظ کی اصل معنی یا پتہ نہ دے سکتے جانتے ہیں۔ تو ان کو سمجھ جائیں
 کہ ان کے معنی میں کیا کرتے ہیں۔ اور ان کے اصل اچھی طرح نہیں آتے۔

مہراجی پور کرنا ہے - قطع ہو - یا تھی صبح کا چپا سو - دو کہیں بڑے بڑے الفاظ
 اور ایسی الفاظ جو کام میرا کرتے ہیں - جی جی بے لطف و مغل کر سنی جا سیں -
 مشکل الفاظ اور بڑے لفظ بڑے لفظ (کیونکہ تجر و تخی سے دور آسانی
 سمجھتا ہے) - سمجھنا نہ چاہی - جس قدر اہل خیرات سے پرہیز کرنا چاہی -
 جسکی سہا بونہی طبیعت کا تعلق نہیں ہوتا - یا دیکھو خود میں سے پرہیز کرنا چاہی -
 جو مشکل اور صاف صاف ہو 

ایک صاحب جو فن تعلیم میرا بڑی دھڑل سے - بڑے بڑے میں
 فرما تے ہیں - کہ زبان سچیں کر سکی کو شرم نہ آئے - اور بہت خود سال ہوں
 تو ہمیشہ بہت کوتاہا جاتے ہیں - اور پسند کرتے ہیں - زبان کو آسان کر سکی
 عزت ہی نہیں ہے - بھر محو زبان کو بوجی سمجھ جاتے ہیں - اور معقول
 دیکھ رہا ہوں کہ اندر سے - اور اور کی سمجھتا ہوں چاہی کیا جائے +
 کوئی کو مشہور کر دیا بھی زبان کو سمجھتا ہیں - یا نہیں - تو ہر کہانی کو
 فہم و دین چاہی کہ بوجی کا سنی جو تر کا ساتھ چاہی کہ نہ
 دیکھن کا ذکر ہے - کہ میں نے مذہب میرا خود اور لکھا دیکھا - وہ ہمیشہ اپنے
 اور اور گشت کرنا چاہتا تھا - اور کو زبان پر گوشت کا ایک بڑا
 چوبہ نظر آتا - فوراً دیکھوں میرا بڑا کر جھٹ لے چاہتا - اور ایک بڑا
 درجہ بڑا نظر سے غائب ہو گیا - اور پر دیکھا ہی نہ تھا -

کہی جادیں۔ لیکن کل کھانی کا مطلب دیکھو وہیں میں بالکل صحیح دیکھو۔ وہ
 یہ ہے۔ ہر معنوں آگے ہے۔ اور اسکی وقت ایسی ہیں۔ کہ بہت چونا چہ
 ہی شوق سے سنی گا۔ ہر ایک نیا لفظ و سطح، آں کر پڑا ہے۔ کہ اس کے معنی
 تعلق سے سمجھ جاتے ہیں۔ یہی طریقہ ہے۔ جس کے ذریعہ طبع و زبان کو حرکت ملتی
 ہے۔ وہ الفاظ کو معنی تو لے لیں گے تو دیکھیں سیکھتے۔ تہذیب و فنون کے تعلق
 سے سیکھتی ہیں۔ جنہاں الفاظ کو منبتے ہیں۔ اور ایک عرصہ کی مشق کا بعد اس وقت
 میں جو ان کو نہایت مہارت حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ پہلی ہے۔ کہ ہر وقت و غلطیاں
 کر دیتے ہیں۔ مگر اس سے نہیں ۴

اور یہ کہ جان سے منع پر فہم کر دیا۔ کہ جی بخت میں نہیں ہو گئی جس طرح کہ ان کا
 بد و نیر۔ اور سب کے تعلق کا مہر ہے۔ اور کا مندر ہے۔ کہ اس معنوں جو
 فتح کے اندر ہے۔ اور نہ انکی ترتیب طبع کی روشنی کے موافق ہے۔ تو یہ فہم نہیں کہ
 نے لیکن ان کا منہ کی کبھی کبھی مع انہی طرز کلام کو جو اور ہے۔ یہ تو کل فہم کا مطلب
 سمجھ جائیگی خاموشی کا کہ معنی ہی اس کی سمجھ میں آ جائیگا۔ جو خیال کی لفظ سے
 ظاہر ہوتا ہے۔ گو یہ اور اور فہم سے کہتی ہیں۔ اور خیال کو اور علامت اور فہم
 اور یہ منسوب کہتی ہیں۔ لیکن یہ اس پر ہی بد رکھتا ہے۔ کہ وہ خاموشی کا
 ایسی آئیں۔ جسکی تفریح موند ہے۔ اور انکی تفریح سے درگزر نہ کرے۔ اور انکو ضرور
 کرے۔ اور سمجھ دے۔ کہ معنی کا پان میں فہم کی علامت ترتیب اور رابطہ
 دیتے ہیں۔ تو یہ ان الفاظ کے معنی سمجھنے پر طبع و عجب طبع کی غلطیاں کر سکتے۔

سے بہتر جاننا کرتی۔ جو کئی غزوئی آگیا ترتیب اور ربط سے جاری کرتے ہیں۔ یہ
 غلط فہمی جو جاری ہے۔ اگر کسی لفظ کو استحالہ نہ کرنا چاہیے۔ جب تک وہ پس منظر
 میں چھپا ہو۔ مثلاً غزوئی کہ وہ یہ ہے۔ کہ اقتدار میں زبانی تعلیم کی وقت زبان کا فوریہ
 بھیجی کی فوریہ غزوئی تعلیم سے جو غرض ہو اگرتی ہے۔ اور اس کو صحیح غلط سمجھ کر ہی ہوتے
 ہیں۔ بچہ اولیٰ شہداء کے غرض سے ہوتا ہے۔ بعد میں ان کو منسلک لفظ کا فوریہ
 پتا کرتا ہے۔ اس سے پہلے ہی ہے۔ کہ اور اس لفظ میں سے جو کیفیت ہوتی ہے
 اور خیانت کی تصریح پہلی ہو جاتی ہے۔ جو امن لفظ میں سے نکال کر ہوتے ہیں
 بھیجی کی عقلی تعلیم کا یہ مفید اور غرضی جو ہے۔ کہ نوکروں کی غرض یہ ہو اگرتی ہے
 کہ بھیجی کی قوت مثلاً وہ نوکری ہے۔ اور متنبی غرض تک وہ درجہ میں رہی۔ اس اور
 کو یہ نظر رکھنا چاہئے۔ لیکن اس اصول پر مختلف ہی۔ جبکہ ہم دیکھ
 کر رہے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ مسلح کو جو سے سطح خطاب بنا جائے۔ کہ اس کی
 زبان دہائی کی قوت کا پہلی کو دیکھئے۔ اور اس کے معمولات بڑھتے ہیں بنا

اچھا لکھ لکھ

اچھا لکھ لکھ ہیں دو وصف ہوتے چاہئیں۔ اول صفائی۔ دوم مزید آواز
 صفائی۔ یہ وصف بڑی کامیاب ہے۔ اولیٰ مطلب جو لفظ اور کلمہ دنیا کا
 اختیار کرتی ہیں۔ اور کلمہ اور ہوا سکر کے لکھ لکھ ہوتا ہے۔ مسلح اس پر خیال
 کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ صفائی کا خیال عبارت خوانی کے وقت رکھنا چاہئے۔ کہ نوکروں

یہ خیال غلط ہے۔ بچہ کے لب لہجہ کا اچھا نمونہ اور کی عادت پر منحصر ہے۔ جس قسم
 کی طرز اور آواز سنت رہا ہے۔ وہ اسکی عادت ہوگی۔ مثلاً بچہ اگر
 فریاد میں اپنی کی صحبت نہیں ہوتی۔ بلکہ دوسرے بچے سے ملتا رہے۔ تو اسکی عادت
 سہل ہوگی۔ مثلاً بچہ اگر بچوں سے ملتا رہے۔ تو اسکی عادت سہل ہوگی۔
 کی مشق زیادہ ہوگئی ہے۔ پس اگر دوسری رزقہ کی گفتگو سنا ہوگی۔ تو طبیعت
 بڑھتی اور بچوں کی طرز گفتگو ہی سنا ہوگی۔

دوسری۔ دوسرے لب لہجہ پر صفائی ہونے کی سبب صبیح کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ ہمیں
 دیکھنے کی صحت۔ تصفیہ۔ حکومت کی زبان جاتی ہے۔ جو کہ معلم کی زبان سے
 لگتا ہے۔ وہ طبع کے دوسرے بچوں کی نقش ہو جاتا ہے۔

آواز مناسب۔ اگر دوسرے دستہ آواز ہی ہو گیا۔ تو یہ نقص تو
 ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اصل طبع اور کی گفتگو نہ سمجھ سکتا ہے۔ اور ہمیں شک
 نہیں۔ کہ طبع ہی اور کہ غور پر چلے گا۔ پنجو پر چکا۔ کہ تعلیم کا بہت سا
 حصہ حل جیت کے نزدیک بھاؤ ہو جائیگا۔ اگر کسی حالت طبع آواز سے آواز
 ہو لیں۔ کہ دوسرے لب لہجہ اور طرز گفتگو میں کوئی سقم ہے۔ ہر طرف سے
 دوسرے رزقہ کی آواز سے ہو گیا۔ تو دوسرے تمام سکول میں چلا بہت سی
 ہی عینیں ایک ہی وقت میں تعلیم پاتی ہیں۔ شور و غل بڑا ہو جائیگا۔
 جو نہ اچھا نفع دے گا۔ نہ اسکا کوئی فائدہ ہوگا۔ نہ اسکا کوئی فائدہ ہوگا۔

یہ سب باتیں اس لیے کہی گئی ہیں کہ اس سے اسکی طبیعت سہل ہو جائے۔
 اس سے اسکی طبیعت سہل ہو جائے۔ اس سے اسکی طبیعت سہل ہو جائے۔

مدد کرنے عموماً وہ یہ کار شروع کر کے ہوتا ہے۔ خون ہمیں جانتا ہے۔ اس سے سبب ہی
 قصہ کی دلچسپ ہو جاتا ہے۔ بیان سیرکب رنگ ہو جاتا ہے۔ حکم میں کیا راز
 آجاتا ہے۔ غرض نتیجہ کے ذہن نشین ہو غیر بڑا دخل ہے۔ جو کسی طبیعت پر
 اثر کا اثر بہت ہو کرتا ہے۔ سبب لایع ہے۔ کہ رچی ہوئے اصول یا کئی جائیں بنا
 دیا، اچھی دیکھ کی بنیاد خوش فراخی ہے۔ ہر غلطیوں پر ہوتا ہے۔ کہ مسلم تعلیم کو
 ہر وقت بہت شرم ہے۔ اور شرم اور کمال طلبہ کے ساتھ قاتل سے برتر۔ ان صفات کے
 باعث طلبہ مسلم پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ اپنی کام سے سبب خوش رہتی ہیں۔ کام کو
 اچھی طرح سے کر کے خوشی خوشی دے دے وہیں خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ طلبہ اس عادت
 کے پیدا ہو جائیں یہ سمجھا جاتے ہیں۔ کہ مسلم کی تعلیم عموماً سود مند ہو گی۔ اگر کسی کے
 ہر خدمت مسلم کا مزاج چڑھا۔ شرمش اور زود رنج نکلا ہے۔ تو طلبہ کا مزاج بھی
 ایسا ہی ہو جائیگا۔ اگر مسلم کا طریقہ دیکھا بھٹکا ہو۔ سبب ہی اور کی مزاج میں
 ہو۔ تو طلبہ دشمن کو ہنس دلی شکستہ ہو جاتے ہیں۔ اگر معلم زود رنج ہے۔ تو طلبہ
 کے دل میں اور کی طرف سے سبب خوف رہیگا۔ اور جو بات بالکل اون کی سمتوں
 کے لئے نہ ہو گی۔ اور کو بھی نہ کر سکیں گے۔ اور نہ کہہ سکیں گے۔ عموماً وہ یہ کہ
 پر مبنی ہیں۔ کہ طلبہ ایسی کام پڑتا وہ ہیں۔ جسے مسلم کے وہ یہ میں اور پر کی
 مایوسی بائیں بائیں جائیں۔ اور کہ وہ یہ کہ دستہ بڑا خیال کرنا چاہئے۔ جتنا کہ

دہلی مدرسہ فی تعلیم موثر اور نشت ہوئی ۔ کہ اگر کو اپنی لیت پر فرما دیا اطمینان ہو ۔ اور
 اور کمالیہ کا فوجیہ بہانہ ہو ۔ کہ جو کچھ چاہی ۔ بہت موجود ہو ۔ جس شخص کو اپنی خودی
 اعتنا نہیں ۔ تو یہ کچھ اسبب کی جا ہے ۔ کہ اگر اس پر اعتنا کریں ۔ بہت کو
 چیر فیر فی پوزیٹیو تعلیم کی نگاہ یا کمالیہ سے بالکل بیگانہ ہیں ۔ انہی نے دیکھا
 وہ بھی اطمینان ہوتا ہے ۔ جبکہ حاکم ہندوستان ہے ۔ یعنی وہ اطمینان جس کا ذکر
 صلح سنی کو حیطہ طیارہ لگایا ہے ۔ اور اس پر بہت بات چلا جائے ۔ اور کمالیہ
 کی رکت جماعت کی طرف سے ہا اور کمالیہ سے وہ فرسوس ۔ بہ اطمینان گفتات نہیں
 کرتا ۔ بہر حال جو کہ وہ تو طیارہ کیا ہے ۔ وہ اس کا طیارہ ہے ۔ کہ اس اور کمالیہ نہیں
 کسی وقت بالکل بھلا نہ جائے ۔ کبھی یہاں ہے ۔ بہت چاہے ۔ طیارہ چاہے ۔ بہت
 ہے ۔ تو وہ چاہے اللہ چاہے ۔ اور اگر اس میں کوئی غلطی ہے ۔ تو اس کو مانتا ہے
 نہ جانے ۔ کہ اگر اس کو کمالیہ میں لائی اپنی مقصد ملنے سے توڑی دیر کی علیحدہ
 ہو جائے ۔ اور پر اپنی سبق کمالیہ سے اس کی جگہ سے شروع کرے ۔ جہاں
 جہاں ہے ۔ پہلی پانچ پانچ ہیں ۔ کہ اگر اس میں کچھ جو ہو سکتی ہے جو طیارہ میں
 مستعد ہے چاہے ۔ اور اس کو غائبہ دیکھنے کی بہت طیارہ چاہے
 بہ گفتات کمالیہ میں کمالیہ سے اس میں کچھ سو اور کمالیہ سے اس میں
 کہ نہ کہ ۔ تو اس میں کچھ ہیں بہت کمالیہ ہو گی ۔ اگر وہ اپنی اس
 سبب کو اعتنا کرے کہ طیارہ لگایا گیا ہے

دلی زندہ دلی اور طاری کا ہونا ہی مسلم پر ضروری ہے۔ یوں نہ چاہے سب پر دلی
 اور کو کا پڑنا تھا ہے۔ دیکھو قدرت نے جو منزل بنایا ہے۔ زندہ دلی میں بہت
 داخل نہیں۔ اگر مسلم صرف بدنی پیرنی اور دل کی دیکھا ہے۔ کہو کہ کس نے۔ کہ مسلم
 کے ذہن سے میر جی کی دل لائی خوش و خوش تو بہت ہو۔ نہ اسی زندہ دلی کا
 کا نایابی ہو۔ گورکھیں کہا نہیں۔ کہ کسبید بدنی کا ہونا ہی ضروری ہے۔ یہ وہ
 ہے۔ کہ مسلم سائن اور خیر طری سے طلبہ کی توجہ کا رکھ سکتا ہے۔ کئی ایک
 دیکھتا ہے۔ کہ جو بدترانی مضمون کو خوب پسند کرتا ہے۔ اور شوقِ دل سے
 پڑھا رہا ہو۔ دیکھو ان کے دوست اور زور حرکت میں ہوتا
 دلی مسلم کی وہ ہیں لطف اور حکومت کی بڑائی جائے۔ طلبہ کی توجہ
 حاصل کیے لئی مسلم کو فائدہ سستی کے لطف اور اپنی طبیعت کی زندہ دلی پر
 وقف رکھنا چاہئے۔ لیکن طلبہ پر غلبہ دیتے ہیں۔ حاصل کیے لئی کو خفی
 خورج حکومت سے۔ مسلم کی طرز سے طلبہ پر غلبہ ہونا چاہئے۔ کہ وہ
 شوق اور توجہ لائی وہ منت نہیں کرتا۔ بلکہ اور کو دوست و خیر رہے۔ کہ
 وہ جبراً توجہ کر سکتا ہے۔ اگر اور کو یہ تمیز دینی ضروری ہے۔ کہ حکومت کا کہنا
 اور چاہئے۔ اور اور کو بہت ہی کشش آتا اور باج ہے۔ اگر اور کو حکومت
 حاصل ہے۔ تو دیکھا دیکھو کہ وہ کیا ہے۔ یہ مناسب نہیں۔ کہ اور کو ہر ماہ
 نوکر کیا جائے۔ ہر حکومت کو مناسب طور پر کام میں لائے لئی دیکھو چاہئے

(۱) آؤت پر ہے۔ کہ معلم کا طرزِ تلمیذ ہے۔ زندہ ولی اور سلفہ فردی
 تلمیذی طور کے مانع نہیں۔ چونکہ ہم ہمیشہ جانتے رہے۔ کہ یہ طبعِ نازبا
 حرکات اور بسیطہ طور کے پیرائے کوئی۔ دوست خود ہی ہے۔ کہ طبع کئی
 نئی ایک چھوڑتی۔ معلم اپنی طبع کے ساتھ بے لطف اور گزادو طبع ہو سکتا
 ہے۔ جسے نئی ہر فرد نہیں۔ کہ اپنی رتبہ کو ترک کیے +

تعلیم کا دلیر نقش ہونا۔

سب قریب ذہن نشین ہو جائے۔ یہ جانو۔ کہ پڑھنا نہیں لگا۔ بلکہ معلم کا
 کام ختم نہیں ہوتا۔ جبکہ اپنی طبع کو جس میں سب کو پڑھانی کے علاوہ
 وہ یہ درجہ تکمیل ہے۔ کہ درکِ عالم بے باب طبع کا ذہن میں بیٹھ گیا۔ پس
 ہر سب کی کوئی کڑا اثر یہ ہونا چاہیے۔ کہ سب کا کونست جلد ہی عت کچھ
 لگتی ہے۔ حیدر اذکی عقائد اور حافظہ مزمنے کا لیا جائیگا۔ اور کچھ نہیں
 سب کی معذور اور کچھ ذہن نشین ہوگی۔ پس اس سیدھی سادہی کو زبانی سے
 یہ خوبی دیکھ سکتے ہیں۔ کہ سب میں کس قدر فیض و تزیین ہوئی ہو +
 اچھے اور خبیثہ میں بعض وقت اتنا نہیں کر سکتے۔ کہ سب ہمیشہ کمالی حجت
 ملکیت بنائے۔ اور کچھ اچھے یہ ہوتی ہے۔ کہ معلم خود بھی فیض ہوتا ہے
 اور مددگار و دیکھ دیکھ پر غور ہوتا ہے۔ کہ طبع کی فتح کو ترقی دیں
 گویا وہ زمین کو بڑی ہوشیاری سے جوتی ہیں۔ اور دیکھتے ہیں کہ ہوتا ہے۔

اور نور عقلیہ کی ترقی کے لئے ظہر میراثہ دستی ہیں۔ درگاہ دوسری عدت
 سے بھی سبقوں کو سنیں۔ اور یہ دیکھیں۔ کہ انکو کس قدر یاد ہے۔
 تو برعکس ظہر میں آتا ہے۔ دوسری وجہ جنت کا ہر ہے۔ یہ نہ سمجھنا چاہئے
 کہ جنت میں عقل سے کیا کیا جاتی ہے۔ وہ تعلیم حفظ کے نامی نہیں۔
 بلکہ یہ جاننا چاہئے۔ کہ حافظہ کا علیوں ہے۔ اور وہ کام خاص قورعہ
 کے مطابق ہوتا ہے۔ جہز تعلیم سیروس کا فی ظاہر ہے۔ اور اس کا جب
 ارشاد بیان ہو گیا۔ تو غرض کہ تعلیم کا کام ہی
 عقل ہے۔ کہ دوسرے سبب یہ ہیں۔ کہ حفظ کے خاص عملوں کے ذریعہ
 کام لیتا۔ تعلیم تو دوسری۔ کہ طبع کے ذریعہ پر نقش ہوتی۔ جو کچھ طبع کو
 بتایا جائے۔ اور وہ ان کا ذہن میں قائم کرنا منظور ہے۔ تو ان باتوں کو کام لیتا ہے
 وہی معلم صفائی کے لئے اور معلم تعلیم ہے۔ کہ طبع کے ذریعہ پر نقش ہو جائے۔ ہر باب
 میں طرز تعلیم کی افہامی باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ جو جیسی بات ہو جیسی
 دیا، معلم جو باتیں سن میں بنانی چاہتا ہے۔ اور ان کو ان ہی نام سے یاد رکھنا چاہئے
 دوسری انکو عدت کی استقامت اور ذہنی صفائی کے ساتھ ترتیب رکھنا
 یہ سمجھنا کہ یہ اچھی اچھی تعلیم کا میں ہے۔
 یہی معمول سوادہ کے ذریعہ طبع کی عقل کو بگاڑے۔

وہ معلم کا ذاتی سلیقہ دل کش اور خوش ہو۔ تاکہ جو بحث تعلیم سے غائد رہتا ہو۔

دوم۔ ان کو امر کہ خیال رکھنا چاہیے۔ جو طبیعت و دیگر نقش کریم کی مزوری میر۔
وہ خستہ بنی ہوئی ہیں انہیں۔ ان کو کافی وجہ کہ ساتھ پناہ کریں۔ تاکہ طبیعتی کجی میں ان کا
بعض مسئلہ ان کو بہت ڈر رہی کہ وہ چھوڑ دیتی ہیں۔ بہت کہ بڑی بڑی حصوں کو بھی جدی
میں سے نکال دیتے ہیں۔ انہیں کہتے۔ کہ وہ کوئی حد علم و طور پر طلبہ کے ساتھ نہیں رہیں
کہہ سکتے ہیں کہ خدا را کہیں بنی ہیں + بہت مزور ہے۔ کہ میں میر کا ہی سر رکھتا ہوں۔
جب کہ میر کا سر کہ سبق کا ہر ایک حصہ تحقیق کے ساتھ پناہ پناہ ہے۔ اور امر کہ
کوئی خاص نتیجہ نکالنا ہے۔

وہ تعلیم کو نقش کریم کی بہ مزور ہے۔ کہ سبق میر کا ہی سر رکھتا ہوں۔ جب کہ میر کا ہی سر رکھتا ہوں۔
یا خود طلبہ پناہ کریں۔ ان کو بہ مزور ہے۔ کہ وہ کوئی کو دھرایا جائے۔ ہم سب ہی پناہ
رکھتا ہیں۔ کہ جو امر کہ وہ در معین طرح کے ہوں بنا۔ ان کو جو بحث کہ دیگر نقش کریم
کی اصل طلبہ سے بہت ہی کہ طرح کہ کھانا اچھا ہوگا۔ لیکن اگر کہ وہ اس سے ہی طرز ہے۔ کہ
سب سے سبق پر اعادہ ہو سکتا ہے۔ اور میر طلبہ کی نوع عقیدہ پر زیادہ زور پڑتا ہے
یعنی سبق کی بڑی بڑی باتیں میر کے اسطرح دہرائی جائیں۔ کہ جو باتیں سوالات ذریعہ
رکھتا ہے کہ کسی طالب علم کے ذہن نشین کی گئی ہیں۔ اب ان کو دوسری پناہ اور طالب علم سے
اور سوالات ذریعہ دوسری صورت لکھوانے چاہئیں۔ دیکھنا نتیجہ بہ ہوگا۔ کہ وہ باتیں

دار و در سب کچھ ای شمع کے تکرار پڑتا ہے۔

سبق کے انجام پر بڑی بڑی باتوں کا دوپڑا

پڑتا توقت مسلح جو علاوہ کرتا ہے۔ دوسرے بڑی بڑی تو طبیعت کی سمجھ پر آتی ہے۔ بسن بڑی
نہیں نشیں جب ہی ہوتی ہے۔ کہ سن کے تیز ہیں وہ بڑی جانتے۔ یعنی سن کی بڑی بڑی
باتیں سلسلہ در سنت دیکر سہل بنیے۔ کہ اصل سن ایک کج بجائی۔ اس کے کہتے
پہنائے ہوئے۔ کہ غلط و غلطی طور سے ہی نہیں۔ کہہ منطقی طور سے ہی مدد پڑتی ہے۔
کہ صرف بڑی بڑی بڑی بڑی بڑی بڑی بڑی بڑی بڑی بڑی بڑی بڑی بڑی بڑی بڑی بڑی بڑی
جنہا پر جنہا اور غلط باتوں کو لکھتے ہیں۔ جو بڑی بڑی بات کے متعلق لکھا جاتا ہے
ہر طرح ہر طرح علاوہ دوسرے فائدہ یہ ہے۔ کہ سن کی بڑی بڑی باتوں کو سلسلہ در بیان
کر نہیں سن کو طبیعت نے وہن نشیں کر نہیں گوتے فائدہ ہے۔ یا نہ۔ ہر ہی دوسرے کی مشق
کر دینے طبیعت کی عقل پر زور پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ اور کچھ فائدہ طبیعت
یہ علامت ہر جہاں ملے کہ اول وجہ کی باتوں کو دوسرے وجہ کی باتوں کو دوسرے
اور عقل کو غلطی سے تمیز نہ کر سکیں۔ اگر ایک ہی کے مضامین کا دہرانا ضروری
ہے۔ تو اگر دوسرے۔ تو کئی سببوں کے درمیان دعا کا دہرانا کے ضرور مسجھ جائے
مسلح کا صرف ہی کا نہیں۔ کہ سن کو سمجھاؤ۔ کہ وہن نشیں ہی ہے۔ صرف ہی نہیں
کہ در وقت کے ہی وہن نشیں کر دی۔ کہہ ہر طرح کہ تعلیم کے نتائج طبیعت کے دو معنی

جاوے گی۔ وہ بچ کی بنائی باتوں کو لڑنے والے خیر نہیں۔ گزشتہ کا موزہ بے قدر
 نظر آتی رہے۔ اگرچہ کبھی عملی کام ہے۔ لیکن اور کوئی بوجھ نہیں۔ سبب بات یہ
 ہے۔ کہ جسطرح بچہ بار بار تکرار سے کمی نہیں سمجھتی کی حالت اختیار کرتا ہے۔ (دیکھ
 علم کے ابتدائی اصول تکرار کے ذریعہ ہی لڑکے کو غیر بیٹھا لڑنے پر توجہ دیا جائے۔ تو سکول تک
 دہشت پر مبنی مختلف زیادہ بہتوں کی تکرار اور فطرتی سرچشما ہوتا ہے +
 جو بات کہ سمجھتا ہے۔ اور کمالیہ کرنا نہیں ہے۔ کہ طبیب کو لڑکے کو گزرو۔ سبب جو
 دہرانی فن کا دہر ہے۔ یا کچھ ہی سوچ کر کرتا ہے۔ وہ اعلیٰ کو ناگوار نہیں
 ہوتا ہے۔ اس کو بچہ کی طبیعت اور فطرت کی بے قدر و قیمت ہوتی ہے۔ کہ بچہ
 ایک ہی حرکت کرتی ہی بار بار اعلیٰ کیا جائے۔ وہ بھٹکتی نہیں۔ بشرطیکہ معلم اولیٰ
 مجدد رہے۔ اور اولیٰ دل سمیٹ کر کرتا رہے۔ تاکہ لڑکے کو محنت نہ
 دے۔ یہ اس فطرتی کہ بہت سے ڈنگ اس کی دل لگتا ہے۔ کہ لڑکے کو بڑے طبیب کو
 بنایا گیا ہے۔ سر پر ہڈی کہ اعلیٰ کرنا کر لگا۔ معمول نہیں ہے۔ زبان کی نظر
 ثانی کے مختلف اعلیٰ کرنا سوا بیک بڑے بڑے طبیب ہی عمدہ کام دیتا ہے۔ (دیکھ
 معلم کو رستہ بہارت ہو۔ کہ خاص باتیں جن کی نظر ثانی کرنی منظور ہے۔ لڑکے کو صفائی
 نہ تہ اور صحت بیک بڑے بڑے طبیب سے۔ یا یوں کہے۔ کہ طبیب سے سکول
 میں کوئی چیز پوچھے۔ یا اس کی بڑی بڑی باتیں کہہ سکے، لڑکے
 جن چیزوں سے بے خبر رہے ہیں ان میں کام لے سکتا ہے۔ اور ان کو اپنی خاطر تو نہیں دیکھتا

بہر اشرافیت - یہ خدا وادبیت دیگر خدا وادبیتوں کی طرح مختلف ادبیتوں کو مختلف انداز
 کی کائنات قدرت سے عطا ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے بعض شخص کی سبب سے کچھ لائق ہوتے ہیں۔
 بعض کم۔ لیکن یہ قدرت کی طرف سے کسی انسان کے معرفت عطا ہوئی ہوں۔ جو نہ ہر قدر
 اور مستعد کے ساتھ اپنی طالب علموں کی ترقی کا خیال رکھتی ہیں۔ وہ ان کو بڑا کسبہ ہیں۔

اشیاء کے سبق

عرض - زبانِ تعلیم کے وسیع ہونا ضروری ہے۔ اگر اس کے وسیع ہونے کی وجہ سے کسی کی کل
 تعلیم پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ چونکہ طبیعت کی صفوں کو ستر کی تنزیہ اور پانچ کے بڑے اور پانچ
 بنیں سمجھ سکتی۔ اور ستر جو کچھ تنزیہ اور پانچ کرتا ہے۔ وہ سب کچھ زبان ہی ہوتا ہے۔
 لیکن زبانِ تعلیم کا اطلاق عموماً اس سبق کی نسبت ہوا کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ ستر کی نسبت
 طبیعت کی وضعیت عام چیز کی نسبت پڑا ہوتا ہے۔ اولیٰ اولیٰ جو غیر پڑھتے اور ستر کو کرنے
 کی قابلیت نہیں ہوتی۔ ان کی عقل کو کھانے اور ستر کو سمجھانے کیلئے چیز کی نسبت
 زبانِ تعلیم دیا جاتا ہے۔ اس طرح کے سبقوں کو اشیاء کے سبق کہتے ہیں۔

اشیاء کے سبقوں کی وسعت - اس طرح کے سبقوں کی طبیعت کا خاندان قدرت
 اور علیٰ طبیعت کی ہر شے کی جانتے ہیں۔ جو پانچ کو طبیعت ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً اس طرح کے
 سبقوں کی لٹی مزید ذریعہ مفاہیم میں سب سمجھ جاتے ہیں۔

اولیٰ ہر شے کے حیوانات۔ نباتات۔ جمادات۔ خود طبعہ ملک سیر پانچ جاوے۔ خود غیر ملک کو نہیں
 ہی۔ جو ہر ملک۔ ہر آب و ہوا کے مختلف کیفیات۔
 دیا دیا کے ہر صفت و صفت نظر آتے ہیں۔ ان کی ہیبت و حریت۔

12

4.

۱۴۔ دونوں میں یہ کیفِ صہیب اور استیصالِ خشوۂ ہر روز اپنی نگاہوں میں دیکھتے رہا کرتا تھا۔
 ۱۵۔ غور نہیں۔ اور نہ سمجھتا۔ کہ طبع کی قوتِ جوت اور جزیرہ کی طرف رجوع کیا ہے۔
 ۱۶۔ جو نہ کچھ ادا کرتا ہے۔ نہ ہرگز۔ کہ چونکہ طبع پر مشاہدہ کی قوت کے ساتھ قوتِ تمحید ہی موجود
 ہوتی ہے۔ جبکہ سکون کی وہ سب چیزیں۔ عجیب غریب جاتوں۔ ناوارجوں۔ قدرتی
 منظر۔ جتنا سچوئی کی طبع کے شہر میں اور نہ ملتی جلتی چیزیں موجود ہیں۔ ان سب پر مشتمل
 کی فہم میں نہ داخل کرنا چاہیے۔

غرض اسباق الاشیا - ان سبقوں کی بڑی غرض وہ ہیں - ردی طبع کے فہم اور
قوت ادراک کو ترقی ہے - دوم زبانہ انی سیراد کی وصفیت بڑی ہے - ہم پہلی بات کو چاہیں
کہ جو کئی عقلی فوائد کو جھانک کر دیکھیں - کہ چیز سیراد کے سامنے پیش کیجائیں - اور
وہ جو سرے ذریعہ ان کو دیکھیں یہ ہیں - ابتدائی عقلی تعظیم کا پیرامول یہ ہے - ۱۔
بچوں کو نشیاء کی دیکھنا یہاں سیر معرفت کی بجائے - تخیل و خیالات اور نئی تخیل الفاظ و نئی
مفہم نشیاء کے ذریعہ ثباتی جادو ہے - جو نشیاء و کسوفات ان کی طبیعت کو ہر روز جوہر نکال
جاتے - کہ نہ کہ رسومت ادراک ہی حوت مفہم نشیاء کو دیکھنا یہاں چاہتا ہے - اور
دوسری کہ سمجھنے کو ترقی دے ہیں - اسی وجہ سے ان کے سبقوں کی ایک بڑی غرض یہ بیان
کی ہے - کہ وہ ان کے ذریعہ جو کئی قوت اور رتبہ یا قوت متہرہ نذر کھڑی ہے - دوسری
غرض بچے زبانہ انی سیر طبع کی وصفیت کا بڑھانا پہلی غرض سے مختلف نہیں -

بدون نامم - الفاظ و جملہ اور بیانات و دلیلیں حاصل کرتا -
 بعد از مدت مشاہدہ کے ذریعہ چیزوں کو دیکھ بھال کر جو نتائج نکالتا ہے - الفاظ کو ادنیٰ
 عادت سمجھا کرتا ہے +

ہم اپنی خیالات کا اظہار الفاظ کے ذریعہ کیا کرتے ہیں - لیکن جب تک کہ الفاظ کے معنوں
 پوری پوری اور مکمل واقفیت نہ ہو - ہم اپنی خیالات کو ظاہر نہیں کر سکتے - لہذا الفاظ کے
 صحیح صحیح معنوں کا جاننا خیالات کے اظہار کے لیے ضروری ہے - یاد رہے کہ الفاظ کے معنوں
 واقفیت حاصل کرنا طرز اس کے بہتر اور کوئی نہیں - جو اور بچا ہو چکا ہے - یعنی
 پس طلبہ و تلامذہ کے دیکھنے بھانسنے میں مصروف ہیں - اور تحقیق اور تصدیق کے لیے
 جو کچھ نتائج اور نتائج دہن میں آتے ہیں - ان کو ادنیٰ عادت یعنی الفاظ کے ساتھ منسوب
 کریں - زبان کا جو مقصد بھی اس ڈھنگ سے کی جاسکتا ہے - اور پھر جس زیادہ قدرت
 ہوتا ہے - بالنسبت اس کا کہ جو وہ درس میں کتابوں کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں -
 اول صورت میں طلبہ نے الفاظ کے معنی خود مشاہدہ اور تصدیق سے حاصل کیے ہیں -
 دوسری صورت میں درس کے لیے اور تشریح سے کی جاسکتے ہیں - اول صورت میں
 الفاظ کے معنوں کا لکھنا لکھنا اور دیکھنا دیکھنا صرف اور نقش ہو جاتا ہے
 دوسری صورت میں درس کو صرف مہل اور محفل خیال ہے - کیونکہ اس وقت حقیقت کو
 دیکھ کر تصدیق کرنا یا خود کو بھی نہ ملتا ہے

دوبارہ دہائی کے فی ظام سے منشاء کے سببوں کا یہ ہے - اول صیغہ جو کئی لغتیں
 چیزوں کی نسبت ہر ہر معنی اور رذیلہ کی گفتگو اور بول چال کے ذریعہ کرتی ہے -

دوسرے میں بھی وہی طرز جاری رہی۔ تاکہ زبان مادری کی وقعت زیادہ وسیع ہو جائے
 دوسری اونکو استفادہ پیدا ہو جائے۔ کہ کتابوں کے مطالعے سے اپنی زبان مادری کی وقعت
 کو اور بھی بڑھا سکیں۔

یہ بچے کے سبقوں کی تعلیم سے جو فائدہ حاصل ہوتی ہیں۔ اولاً پورا پورا اندازہ نہیں ہوتا۔
 جب تک اردو اور انگریزی کا خیال رکھا نہیں جاتا۔

اول اگرچہ اولاً بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ بچہ اپنی زبان مادری اور شیخ کو سرتی ہوتی ہے۔ کہیں دوسرے
 قسم کے سبقوں کو اگر سوچ سمجھ کر پڑھنا چاہے۔ تو یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ طلبہ ہر ایک
 خاص حالت پیدا ہو جائیگی۔ اور ان کی طبیعت میں ایک خاص مزاج پیدا ہو جائیگا۔ جس سے انکو
 زندہ اور سوخت بڑا فائدہ ہوگا۔ جبکہ دو وقت مشاہدہ اور تصور کے مطالعے سے فائدہ
 وقت استدلال اور مفید کے مفید فیاض ہونگا۔ اور وقت چیز ان کی نسبت بڑی طبیعت
 میں جو شوق اور وقعت پیدا ہو جاتی ہے۔ آگے بڑھ کر اس اور جتنی توجہ دینی چاہیے
 استدلال اور مفید کے مسائل کو وقت بہت کارآمد ہوتی ہے۔ کیونکہ اول تو چیز ان کی
 درست درست وقعت حاصل ہو جاتی ہے۔ دوسری تو شیخ اور غریب کے نئی اور ان کی
 وقعت کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ بعد ان چیز باتوں کے اور انکی وہاں صحیح اور طبیعت نہیں
 ہوتی۔ اور نہ وہ سمجھ سکتے اور اثر کرتے ہیں۔

دوئم۔ زبان کے سبقوں کی یہ غرض نہیں۔ کہ ان بچوں کو اخلاق کی تعلیم دیا جائے۔

لیکن یہ بھی انہیں اخلاق کی تعلیم کے لئے بہت متوجہ بنائے گئے ہیں۔ تاکہ ان کو چاہئے۔

کہ انہیں ہر ایک شے کے ساتھ اپنے فائدہ اور نفع کے ساتھ۔ زبان تعلیم سے طلبہ، صدا طبع کا

یوں ہوں مجروحیات و اطباء نثریہ ہیں۔

اس کے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ معلوم صرف الفاظ عام ہیں۔ جنہوں کا مطلق نہیں۔

جن خاصیتوں کے سبب ہم کو کئی کو درجہ اول کے تیز کرتے ہیں۔ الفاظ میں کو طبع کی

نسبت کو زیادہ علم نہیں۔ ان۔ اور کو کئی کی چند ایسی خاصیتوں سے واقفیت ہے

جو اور چیزیں نہیں پائی جاتی ہیں۔ اور نیز چند الفاظ کے معنی جانتا ہے۔ لیکن یہ الفاظ

یہ بچوں کی جو درجہ اول کی تھیں۔ کہ ان کو ایک خاص چیز ہے۔ بچہ اس سے خوب جانتا ہے۔

اور ان کے مشابہہ ہیں۔ معلوم اس کی نسبت بہت سی ایسی باتیں کہنا سن

کھنڈا۔ جو کہ صرف ان کے عام نہیں۔ اور اگر اب نہ جانتی جائیگی۔ تو تھوڑے

طبع کو ان کے کہنے کا موقع ملے گا۔ لیکن معلوم ان کو یہ بہترین کہنا ہے۔ اگر

بچوں کو چیزوں کا علم بڑا نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ وہ تھوڑے ان کے کا رہے ہو۔ تو جو کہ

میں معلوم نہ پڑا ہے۔ وہ اس علم میں داخل نہیں۔ جسے علم طبی کہتے ہیں۔

منہ۔ اور سب سے ہمیشہ یہی بات پائی۔ کہ معلوم نہیں چیزوں کا علم نہ دیکھا۔

وہ بچوں کو نیز الفاظ طبی الفاظ کہنا سکتے ہیں۔

ہم سب سے پہلے کہتے ہیں۔ کہ شاید کی سب سے پہلے کی ایک غرض یہ ہے۔ کہ بچوں کی واقفیت

نہایت زیادہ ہے۔ اس کی تھوڑے باک یہ نہ سمجھنا چاہئے۔ کہ جن الفاظ کا

مناہدہ درست اور غلط ہے۔ ان کو نہ جانا چاہئے۔ بلکہ اس سے غرض یہ

ہے۔ کہ ان کے الفاظ ہی لفظ نہ بتا دیا ہے۔ یہ چیزوں کا جو علم کو غور سے

مشاہدہ کرنا چاہئے۔ تاکہ ان کو سب سے پہلے ان کے الفاظ سے

پہلے ہی۔ اگر لہذا ان خاصیتوں کو منسلک اظہار میں لایا جائے گا۔ پس اگر سترہویں
 الفاظ کا میں لائے۔ جو بحث کی سترہویں باب ہوگی۔ جو عربیوں کے ہاں سترہویں آتے۔ انہوں
 کو کسی نہ پانسی کے تحت بغیر درج کیے۔ تو میری نظر کی تیسری۔ یہ کہ کوئی سترہویں باب۔ خود ہم یہ
 کہیں۔ کہ کوئی سترہویں آتے۔ سترہویں باب ہوتا ہے۔ نہ کہ کوئی سترہویں آتے۔ خود
 ہم یہ کہ کوئی سترہویں آتے۔ سترہویں باب ہوتا ہے۔ نہ کہ کوئی سترہویں آتے۔ خود

وہ فراموش سے کہا مطلب یہ ہے۔ اعلیٰ درج کی بحث دینی سترہویں کے تحت بطور اصطلاح
 کو سمجھ جاتی ہے۔ لیکن جو بحث کے نزدیک وہ نقطہ نظر آتا رہتی ہے۔ جن خیالات کو عام
 نظر سے منظور ہوتا ہے۔ ان کو ہی ہر سترہویں۔ بعد ان کو چھاپ دیتے ہیں۔ اگر یہ پوچھا جائے۔ کیا وہ
 سترہویں کس قسم کے الفاظ کا حامل ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ان سترہویں میں
 وہی قاعدہ ہر سترہویں ہے۔ جو اور مضامین کے سترہویں میں ہے۔ یعنی جو سترہویں کے طبع و مزاج اور زبان
 میں نرمی رکھتا ہے۔ تب ہی کو بحث اسی درج کے تحت الفاظ کا حامل ہے۔ نہ کہ سترہویں
 کا جو کوئی نہ ہے۔ اگر وہ کوئی نہ ہو۔ تو معلوم کیا جائے۔ ان میں خاصیتوں کے بیان
 نہ کریں۔ جو کل یا تقریباً کل چیزیں مشترک ہوتی ہیں۔ بعد میں انہیں خاصیتوں پر درج کیا جائے
 جو خاصہ اس میں سے متعلق ہیں۔ اور جسے سبب کار قرار دیتی ہیں۔ کہ ان میں چیزوں کے لیے وہی اصطلاحات
 بتائی جائیں۔ جو علمی کے بغیر نہیں کہیں۔ بعد ان الفاظ میں درج کریں۔ جن کو طبع و مزاج کی گفتگو میں
 داخل کر سکیں۔ یہ بھی یاد رہے۔ انہیں ان خاصیتوں کے تحت تاج و تاج کے لیے سترہویں
 کے آخر میں ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کی نسبت پہلے درج کی جاتی ہے۔ اور پھر ان کے لیے سترہویں
 وہ امر ہی تاں خاص ہوتا ہے۔ جس کا جانا مفید لکھ کر دیکھیں

پارسہ سے پرہیز و پناہ

چرخہ پر محبت ہو - اگر وہ مادی چیز ہو - مثلاً شیشہ یا شکر - تو اس کو پناہ میں لے کر طبع کو بگاڑ
تو درجن خاصیت رکھتا ہے تا مقرر ہو - ہر ایک کو مناسب حرارت و طبع سے مشابہ کرنا -

ہر ایک چیز میں اس کا کام جدا جدا ہے - ایک حرارت کا کام دوسری سے نہیں چاہئے
مثلاً جو خاصیت قوت لاسہ کے ذریعہ مملو ہو سکتی ہے - مثلاً شکنی - نرمی - ویغیرہ - اذکو
قوت باہرہ کے ذریعہ دھت کرنا چاہئے - بلکہ اذکی تصدیق قوت لاسہ ہی کے ذریعہ سے
کرنا چاہئے - جتنی خاصیتیں درخت میں ہیں - اذکو ہی جتنی طبع سے مطابقت مشابہ
کرنا چاہئے - ہر ایک کو ممکن ہو - کوئی طالب علم کسی بات دوسری سے اعتبار پر نہ کرے
بلکہ خود تصدیق کرے

جب کسی خاصیت کی تصدیق و تحقیق ہو چکی - تو جو لفظ اذکو کو پھر کرتا ہو - طبع کو مملو
ہونا چاہئے - اگر وہ لفظ طبع جاتی ہوں - تو اذکی پوچھا جائے - پس تو خود ہر تبادلی
پر اذکو لفظ کو ایک یا کئی طالب علموں سے محبت سے پوچھنا چاہئے - تاکہ اذکی اذکو
سکاؤ غیر صحیح جائے - ہر اذکو لفظ کو بھی اگر اذکو پوچھ کر پناہ چاہئے - اگر وہ
لفظ پناہ ہو - تو پھر اذکی کو اذکو پوچھو - اور بھی پوچھ کر اذکو - تاکہ اذکی شکر اذکی نہیں
سمجھتی ہو - ہر ایک لفظ کے متعلق تین باتیں ہوتی ہیں - طرز اذکو کے وہ تینوں حاد ہیں
پوچھ جاتی ہیں - فہم منزل سے - کان تلفظ سے - اذکو شکر سے اذکو پوچھ جاتی ہے -
اگر وہ غیر سے ایک بات بھی دیکھا جائے - تو بھی اذکو لفظ کو پوچھ کر پناہ چاہئے +

جب میں کابل ہو چکا۔ تو سب کو دھڑکھڑاہٹ سے بھرانا چاہئے۔ اگر
 ہر حصہ میں رسد حال اور نئے بنائی منظریوں۔ تو میں مستند مستند اور ہر حصہ سے
 تباہی چاہیے۔ یہی رسد حال کا ذکر کرنا چاہیے۔ جو کبھی کبھی اور خاص طور پر
 ہر حصہ میں یا کبھی کبھی کا بچوں کو کبھی اتفاق ہو۔ بڑی بڑی باتوں کو سب سے پہلے
 بڑے پرستار چاہئے۔ ان خط کی نسبت ہی وہی احتیاط ہونی چاہیے۔ جو سب سے پہلے ہی
 لیکن ہر حصہ خیال رکھنا چاہئے۔ کہ بڑے پرستار سے بہت سی بات ختم کرنا چاہئے
 رشیدی کی خاصیتوں کے علم سے ان کے رسد حال اور خاصہ کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ ہر
 کو چاہئے۔ کہ بچوں کو خاصیتوں اور رسد حال کا متعلق بخوبی سمجھ جائے۔ غرض سب سے پہلے
 دونوں حصے جدا کر دے ہر حصہ سے۔ اس طرح نہ کر لیں چاہیے۔ اس طرح ان کو ایک
 ایک اور بے تعلق خیال ہو جائے۔ اگر سب سے پہلے کوئی اور حصہ ہو۔ مثلاً اور جن
 کا بننا یا طیارہ۔ تو اس کو بھی اس طرح بڑھانا چاہیے۔ لیکن اگر اس کا ہر حصہ
 سب سے پہلے ہر حصہ جانچا جائے ہو۔ تو اس کو جدا کر دینا چاہئے۔ اور اس کے بعد
 سب سے پہلے طیارہ بڑھانا چاہئے۔ جب سب سے پہلے ہو جائے۔ تو جس ترتیب سے سب سے پہلے
 بڑھانا چاہئے۔ اسی ترتیب سے بڑے ہر حصہ کا کہ خود ہونا چاہیے۔ ہر حصہ کا
 طیارہ سب سے پہلے کا اعداد کرنا چاہیے۔ جب طیارہ بیان کرے۔ تو چاہئے کہ ہو سکے۔
 اور سب سے پہلے سب سے پہلے کرنا چاہئے۔ اگر سب سے پہلے کوئی اور حصہ ہی نہ ہو
 بعد پرستار کی سہارت ہو۔ تو ہر حصہ کا سب سے پہلے یا غیر بڑی مدد ملتی ہے۔

دوسرے کو چاہئے۔ اگر سب بڑے مانیں پس اپنی ذہن سیر پہ سہم ۷۔ اگر بڑے مانیں
سب کی بڑی باتوں کو بڑے پر ہر ترتیب سے کہوں گا۔

اگر کسی جائزہ پر سب کو۔ تو صوں کا جو ترتیب دے پر جان سہی ہے۔ اور اگر جاننا چاہیں
ہر مسئلہ کا سب سے غریب سے حصہ ہو گا۔ اولاً بنیاد۔ دوم عادت و ذریعہ۔

سوم۔ رستہ کی اور نمائش۔ دن تینوں حصوں کو خود کوئی ترتیب ہے۔ پہلی تو
حصہ کے درجے ہی پر ہوتی کافی ہوتی۔ جو عادی شے کے سب سے بڑے سیر پر ہو چکی
بنیاد کے ذریعہ بڑی بڑی مشہور باتوں کو پس۔ اور چوتھی چوتھی باتوں کو چھٹی
لیٹا چاہئے۔ اور چھٹا تک ہو سکے۔ اور سو مسئلہ دور۔ قدرتی تعلیم کے موافق

تہا نا چاہئے۔ یہ بھی یاد رکھو۔ اگر جو بڑے حصوں کا حال تہا نیس سب دوسری تجربی
صورت اور قدرتی صفت و غیرہ کا تصور طلبہ کو کرو دینا چاہئے۔ تاکہ جو حصے

پر سیر پر جان سوں۔ اور نہ وہ اپنی ذہن تصور کریں۔ جبکہ ہر شے کی خاصیت

اور رستہ کی سیر ایک طرح کا تعلق ہوتا ہے۔ اور سطح جائزہ کی عادت اور بنیاد

سب ہی رابطہ ہوتا ہے۔ دوسرے کو اچھی طرح تہا نا چاہئے۔ بزرگ کو ہی مناسب

سہ بنی کا سیر پر نا چاہئے۔ ہر مسئلہ کے سب سے بڑے خود جائزہ موجود ہو سکے تاکہ اس کی

تصویر صرف ہونی چاہئے۔ ہر مسئلہ کے سب سے بڑے شے کوئی خاصہ ہو گا۔ اگر سب

وہی جائزہ ہو۔ جس کو کچھ روز دیکھتے ہیں۔ اور اس کی تصویر پر موجود ہر بڑی

پر۔ تاکہ بڑے نہ ہوں۔ کیونکہ جب اس کا روز کا ذکر ہوتا ہے۔ تو اس کا تصور

کہ انہی جاعت بندھا جائے۔ یہ غور نہیں۔ کہ ہر قسم کے سبق برابر سیکھ لیں
 مسئلہ پہلی درجہ بنیاد پر ہوں۔ ہر حیوان پر۔ ہر معدن پر۔ ہر سطح پر۔ ہر
 ایک دور کے لیے ہر چیز۔ کہیں بھی زیادہ شوق کا ہر رنگ ہے۔ اور ان کی طبیعت خوب
 گنتی ہے۔

اگرچہ وہ کی جاعتوں کا خاصہ خاصہ صفات میں مشدد علم ہے اور علم و غور میں نشا
 کے ستون کا طور پر سب سے بڑا ہے۔ اس صورت میں ہر چیز پر ہر رنگ ہے۔ کہ سب سے
 ترتیب دے ہوں۔ ہر شے کے سبق اگرچہ علم طرز پر زبانی نہیں ہر اصل ہر سب سے سکول کے
 کام میں انکو وہ درجہ حاصل نہیں۔ جو دنیا کے سب سے بڑے۔ ذیل میں ہر ایک عبارت
 لغت میں ہے۔ ہر شے وہ غلطی میں ہر جاتی۔ جس کے باعث دنیا کے سب سے بڑے عقلی
 نہیں ہوتے۔ جو ان کے معنی میں ہے۔ جن چیزوں کو یہ سبق بڑا ہے جانتے ہیں۔ ان کی
 سزا دینے مختلف درجوں کے علمی ظاہر ہیں۔ جو سب سے بڑے ہر شے کو بڑا ہے
 جانتے ہیں۔ وہ ہر شے کے لیے کی سب سے نہیں لگتا۔ کیونکہ ہر شے کی عقل اور سب سے
 بڑا ہوتا ہے۔ جن چیزوں پر سب سے بڑے۔ اگر وہ بچوں کی طبیعت کے نور میں ہوں گے۔
 یا ان کی سزا دینے کے لیے ہوں گے۔ تو وہ ان کے تعلیم کی طرف توجہ دے سکیں گے۔ ہر شے کے
 سب سے بڑے کے سب سے بڑے ہوں گے۔ اور ہر شے کے لیے ہوں گے۔ اور ہر شے کے لیے ہوں گے۔
 اور ہر شے کے لیے ہوں گے۔ اور ہر شے کے لیے ہوں گے۔ اور ہر شے کے لیے ہوں گے۔
 چیزوں کے حصے ہی۔ اور ہر شے کے لیے ہوں گے۔ اور ہر شے کے لیے ہوں گے۔ اور ہر شے کے لیے ہوں گے۔
 سب سے بڑے کے لیے ہوں گے۔ اور ہر شے کے لیے ہوں گے۔ اور ہر شے کے لیے ہوں گے۔

تیسروں میں سے ایک تینوں اور شمالی خاندانوں کا تعلق اور رابطہ سمجھنا چاہیے۔
 سنگت بہت۔ علت معمولی عین۔ ان تینوں درجہ کو تین سال پڑھنا چاہیے
 پہلی سال میں پندرہ درجہ۔ دوسری میں دوا۔ تیسری میں تیرہ۔

پڑھنا سیکھا نہیں کر سکتا کی وجہ سے

پڑھنا سیکھا نہیں کر سکتا کی وجہ سے۔ کہ بہتر کو تیری عادت کا ذریعہ اور الفاظ کو بھی پڑھنا
 سیکھا جائے۔ جنکو وہ پہلی تیری پڑھنا چاہیے۔ اور پھر الفاظ کو پہلی تیری طور پر جانتا
 ہے۔ تو انکو دینی حافظہ میں رکھنے کے لیے اور انکی صورت اور اور ان کے علاوہ۔ انکو
 سمجھنا۔ اور انکو تیری اور دلچسپ تعلقات سے بھی بڑھ کر سیکھنا۔ ہر سال کی پڑھنا
 پڑھنا سیکھا نہیں کر سکتا کی وجہ سے ذہنی شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے۔

وہاں جب تک کہ پہلی تیری زبان میں بہت کچھ واقفیت حاصل نہ کیے۔ یعنی وہاں کہ بہت
 الفاظ سے واقفیت ہو جائے۔ اور الفاظ کی آواز انکو آواز کر سکی موت حاصل ہو جائے
 اور کہ پڑھنا سیکھا نہ شروع نہ کرنا چاہیے۔ دوسری میں داخل ہونے سے پہلے پہلی تیری اور
 مشتق کو دیکھ کر پہلی تیری اور الفاظوں اور ان کے معنی کا پڑھنا چاہیے۔ اور ان کے آواز اور
 ان کے معنی کو آواز کر سکی مہارت ہو جائے۔ اور ان کے آواز اور ان کے معنی کا پڑھنا
 داخل نہیں۔ البتہ انکی آواز کر سکی کچھ جو غلط کرے۔ پڑھنا سیکھا نہ وقت انکی اصلاح
 برابر کرنی چاہیے۔ اگر کہ پہلی تیری ان الفاظ سے واقفیت حاصل نہ کی ہو۔ تو مصلحت
 چاہیے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ زبان تینوں کے ذریعہ ہر لغت کو دیکھ سکے۔ پھر جہاں
 کا سن ہو۔ اور سیکھنا زیادہ وقت اور سب سے بڑھ کر کرنا چاہیے۔

دلی ادل کول پڑھنے کے سبب غیر ادل ضیوں اور عاموں کا ذکر نہ کیا جائے۔
 جنکو کچھ سب سے جانتا ہو۔ کم از کم مضمون کی طرفیت کے سبب الفاظ کے
 سبب سے بڑی آسانی ہوگی۔ ماسواء ہرگز وہ الفاظ ہی ایسی ہو گئے۔ جسے آسانی سے
 وہ وقت پر

دلی پڑھنے کے سبب غیر ادل کے فقرہ ہونے کا سبب۔ تو پھر زبان انہی سے کہیں ہوگی
 یہ۔ اور جو ادنیٰ کے معنی سمجھ سکتے ہیں۔ جن سبب غیر مشغول خداجہ الفاظ
 با الفاظ کے مجموعہ ہوں۔ وہ اچھی نہیں ہوتے۔ اور وہ سبق نسبت ہی بڑے
 ہوتے ہیں۔ جنہیں الفاظ کے خرد ہوں۔ جسے معنی کہ ہوں۔

دلی پڑھنے کے سبب غیر ادل کے فقرہ ہونے کا سبب۔ تو پھر زبان انہی سے کہیں ہوگی
 کہ کھنگھو ہونی چاہئے۔ تاکہ طلبہ کو سبق کے مضمون کا کچھ تصور ہو جائے۔ اور اس
 کے بڑی بڑے الفاظ ان کو معلوم ہو جائیں۔ اور جو الفاظ ہی ہوں۔ ان کی طرف ان کی
 توجہ نہ ہو جائے۔ یہ بہتر ہے۔ کہ طلبہ کو نئی الفاظ کے معنی پڑھنے سے پہلے معلوم ہو جائیں
 جائیں کہ ان کی درست تفسیر کیا گئی۔ جبکہ پڑھنے کی وقت طلبہ کے سامنے پیش
 کے جائیں۔

۱۔ ان الفاظ کو تہجی علامتوں کے ذریعے سے پہچاننے کی اور بہتر جاننے۔

۲۔ ان علامتوں کو پہچاننا۔ جو ان الفاظ کی تہجی جاتی ہیں۔

۳۔ ان الفاظ کی اور ان کے علامتوں کے ساتھ متعلق دینا۔ علامتوں کے ساتھ ایسے الفاظ
پر غور ہوتی ہے۔ کہ طبعی ان کے ہر لفظ کی علامت کے برتر نہ ہوں۔ یہ ہر لفظ کی جہاں

جہاں لفظ اور اس کے پہلے پہلے کے تہجی و تہجی کے مکمل لفظوں کی علامت صرف چند
موز علامتوں کے رتبہ ہوتی ہیں۔ گو ہر ایک لفظ کی علامت میرا ان کی ترتیب مختلف ہوتی
ہے۔ ہر لفظ کو علامتوں کے پہلے پہلے کے طریق یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو کونسا پہلے
ان موز علامتوں کے پہلے پہلے کے تہجی کے ساتھ کیا جائے۔ ہر لفظ کے پہلے پہلے کے

کے مکمل و نہایت تہجی تہجی ہیں۔ ان پر اب ایک تہجی بات اور زیادہ کرنی چاہئے۔ یعنی
حروف تہجی کے شکلوں کی تہجی۔ حروف تہجی کے ساتھ کیا جائے جو طرز ہے۔ ہر لفظ کی شکل
نہیں شکلوں کے ساتھ کیا جائے کہ ہر لفظ ہے۔ کہ ان کو دیکھتے آئندہ۔ اور ان کو تہجی ہاتھ۔

دیکھنے کے شکلوں کے ترتیب ہو جاتی ہے۔ اور نہایت سے اور اس کا اتنا ہو جاتا
ہے۔ ہر حرف تہجی کے ساتھ نہیں سے طریق بتانا چاہئے۔ یعنی نہ ہر لفظ کے

طبعی ان کے شکلوں کو دیکھیں۔ اور تاہم اسے اپنی سلیٹوں پر نہیں۔ حروف

تہجی کے ساتھ کیا جائے طریق ہیں۔ وہ اس سے ہر سب متعلق ہیں۔

۸۸، پد علامتوں کے ساتھ آواز کو تخلیق دینا ہے

لفظ کی آواز میں کبھی غلطی ہوتی ہے۔ مطلب علم کے ذہن میں لفظ کی

عدت کو ذہنی آواز سے بیان نہیں ہو جاتا۔ کہ ایک کو نسبت دوسری کا خیال آ جاتا ہے
ہر لفظ کے قاع کر نیکی میں مختلف طریق ہیں۔ انہیں سے خبر بھی نہیں بہ نسبت

۱۔ طریق تہجی یا طریق عامرا، طریق الصورت (۳)، طریق دیگر اور دوسرے

۲۔ طریق تہجی۔ یہ طریق سب سے زیادہ درجہ ہے۔ اور اسی وجہ سے ہر کو عام طریق
کہتے ہیں۔ طریق تہجی درجہ سے ہوتی ہے۔ کہ لفظ کی آواز کو دوسری کی عدت کے ساتھ
دوسرے لفظ کے ناموں کے ذریعہ سے ملتی دیتی ہے۔ یعنی یہ تو ایک ہی دوسرے لفظ کے

حرف کے نام ہوتی ہیں۔ اور ہر دوسرے لفظ کا تلفظ کتنی ہے۔ دونوں کے یا
لفظ کے ایک ایک لٹری کے دونوں کے نام بول کر دوسرے کے تلفظ کے جاکر
ہیں۔ اور ہر کل لفظ کا تلفظ کتنی ہے۔ ہر لٹری کے یہ غرض نہیں۔ اس

بڑنا سکتا ہے۔ بکھرنا اور کتنا دوسرے ساتھ ساتھ کتنا چاہیے۔ اور بڑنا
بکھرنا وغیرہ۔ بڑنا اور بکھرنا دوسرے ساتھ ساتھ کتنی وجوہات کی ہے۔

ایک بچہ۔ ڈکھا۔ ایک مسکنے میں جو محنت کر رہی ہوتی ہے۔ دوسری
سکینے میں رہ رہتی ہے۔ ہر طرز پر یہ اعتراض نہیں۔ کہ دونوں باتیں

ساتھ ساتھ جاتی ہیں۔ بلکہ یہ اعتراض ہے۔ کہ دونوں کے ڈھنگ کے طور سے ملتی
جاتی ہیں۔ کہ ایک دوسری کے ہونے کا خواہ تو ہے۔ ہر طرح کرنا ان کے

عادت پر مشتمل ہے۔ یہ عادت ہم نے کسی پیدا ہوئی ہے۔ ہر طرز کی چیز کا یہ لفظ
تعلق رکھتا ہے۔ طالع نام کو جو چیز کے ذریعہ جو مسکن سے سیر و سہولت ہوتی
ہے۔ اور اس سے وہ چیز ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر شے کی صورت اور اس کی فوج پوری فوج کا
ہی نہیں ہوتی۔ جو کہ مسکن کا ایک لفظ ہے۔ طبعی تہی کی نسبت اصل اعتراض
ہی ہے۔ اگر لوگ جو کہارتے ہیں کہ وہ فوج ناموں کی آوازوں کے مجموعہ میں
اور لفظ کے آواز میں کچھ بھی مبالغہ بقت نہیں ہوتی۔ یہ کچھ بڑا اعتراض نہیں ہے۔
یہ بالکل سچ ہے۔ کہ خ۔ ل۔ ع۔ ت۔ کی آواز سے لفظ خلوت کی آواز کا
بڑا نہیں لگتا۔ لیکن ہر طبع کو یہ دعویٰ کہ ہے۔ کہ ہر شے کا بڑا لگتا ہے۔
ہر طرز کو طبعی صورت ہونے کا دعویٰ نہیں۔ مکمل لفظ کی آواز کے ساتھ جو
دوسرے بجز رائی جاتے ہیں۔ دوسری چیز ہے۔ کہ ہر شے کا ساتھ بجا کر نام ہی آجاتا ہے
اور کسی لفظ کے ہجوں کے عوض کہ وہ لفظ کے آواز کا خیال آجاتا ہے۔ کہ یہ کسی
منطقی تعلق کے سبب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ محض رسوم ہوتا ہے۔ کہ لفظ کے ہجوں
اور آواز بار بار ایک ساتھ ہونے کا ہوتا ہے۔ اور اس کی جزو غیر منطقی پیدا ہو جاتا
ہے۔ جنہیں کسی قسم کا رابطہ نہیں ہوتا۔ طبعی عام یا طبعی تہی کا فہم اور جو
دوسری چیز لگاتار ہیں۔ وہ دوسری چیز ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی چیز جس سے سمجھ
تے ہیں کہ ہر طبع میں لفظ کے آواز ہونے سے یہ دوسری چیز
کو نہیں رہتا ہوتا ہے۔ کہ وہ فوج ناموں کے لفظ کا لفظ پیدا ہو جاتا ہے۔

ہر دو شے کی وجہ سے متعلق نہیں ہوتی۔

یہ طریق الکھوت یا طریق قوتک - دوسری طریق سیر لکھ کے آواز اور اس کی
عدم است و ستم لفظ الکھوت کی آواز کو ذریعہ متعلق ہوتی ہیں۔ یہ طریق
طریق الکھوت کہتے ہیں۔ یہ طریق عام سیر حرکت کے ناموں کی بجائے دوسری آواز پر
وضوح رکھتے ہیں۔ تو طریق الکھوت کا نتیجہ - ہشک تھوڑا سا ہوتا ہے۔ یہ طریق حرکت
کا دعوت ہے۔ کہ زبان کو آواز سے متعلق رکھتے ہیں۔ یہ طریق آواز کی
آواز پر ہیں۔ اتنی ہی حرکت ہیں۔ آواز زبان کی آواز سے حرکت متعلق
ہیں۔ یہ طریق آواز کے بعض حرکت پر۔ بعض حرکت بعض مقامات پر
بالکل نہیں ہوتی۔ اور بعض حرکت کی ایک ہی آواز ہوتی ہے۔ یہ اعتراض
جو میں اور سکرت زبان کی نسبت ضمیمہ نہیں ہوتا۔ ان زبانوں میں حرکت ہوتی
کی تعداد کافی ہے۔ آواز پر باقاعدہ ہوتی ہے۔ جو اعتراض عام طریق کی نسبت
ہوتا ہے۔ یہ طریق کی نسبت بھی ہوتا ہے۔ یہ لفظ کے دونوں کی
آواز کو مکمل مجھ سے خود بخود لفظ کی آواز پیدا نہیں ہوتی۔ یہ طریق کو طریق الکھوت
ہو چکا دعوت نہیں۔ اس کی نسبت یہ اعتراض کی وجہ سے نہیں رکھتا۔ یہ نقص ہے
کہ یہ طریق کو طریق الکھوت ہو چکا دعوت ہے۔ اور اس کے وسطیہ نہ ہوتا ہے۔
حقیقت یہ ہے۔ کہ دونوں آواز کو ایک ہی آواز پر اور ہشک تھوڑا سا
نہیں بلکہ کہتے۔ ان کو یہ آواز کی آواز پر کہتی ہیں۔ یہ طریق ہیں

نہیں ہو سکتی۔ جس کے لئے کہ حرف کی آواز جو نقصانی ہے۔ وہ بہتہ حقیقت
 ہوتی ہے۔ کہ دوسرے میں نہیں لفظ کی آواز کا ہر لفظ کی طرف نہیں۔ بچہ
 الفاظ کی آواز میں نہیں لفظ لکھتا۔ وہ خود یہ الفاظ کا مجموعہ آواز ہے بلکہ ہر
 حرف کی طرف جو درجہ بہ درجہ آواز ہوتا ہے۔ وہ بہتہ حقیقت ہے۔
 کہ جو کچھ دماغ میں اس طرح شروع ہوا ہے اس قدر ہی ہے۔ اور الفاظ
 کی آواز سے حرف کی آواز کا فرق ہے۔ جو کچھ فی زبان ہوا ہے اور حرف
 لکھنے کا قدرتی طریق ہے۔ کہ وہ حقیقت میں شروع کرتے ہیں۔ کہ نہ حرف اپنی
 کہ درمیان میں خیال پیدا ہوتا ہے۔ جبکہ ان کی عقل سمجھ سکتی ہے۔ اور ہر حقیقت میں
 جو کچھ اس طرف تھا نہیں۔ ہر کچھ یہ ہے۔ کہ نہ کسی چیز کا جو کچھ نہ ہو
 منہ ہوتا ہے۔ وہ کہو سمجھ نہیں سکتا۔ جنہاں میں اصل چیز کو اور وہ یہ خود کو
 کہ سہا نہ کہیں۔ کہ ہر کچھ کو دیکھتے ہیں جو کہو سمجھ نہیں سکتا ہے۔ تو یہ ہے ہر کچھ
 عملی طریق ہوتا ہے۔

وہی طریق دیکھو۔ اور وہی۔ شہر میں وہی۔ جس میں الفاظ کی آواز کو وہی اس کی
 تجزی کی آواز کے مجموعی شہر میں ہوتی ہے۔ وہی سب سے طریق ہر کچھ میں
 اور کہیں کہیں ہر کچھ اور وہی۔ کہہ سکتے ہیں۔ ہر طریق کی تائید میں ہر کچھ میں
 یہ ہے۔ کہ ہر طریق سے بہت ہے۔ جس کا ذریعہ ہے تقریباً زبان کا
 جسے بچہ بول سکتا ہے۔ تو دوسرے الفاظ کی آوازوں کو نہ بہت مجموعی گفت ہوتی ہے

۱۰۰ اور وہ بعد کی مشق کی تہذیب کے اصل اور زور کے ساتھ ممنوں کو تعلق دیتا ہے
 چنانچہ یہی سہلہ الفاظ کی آواز اور ممنوں کو ان کی مجموعی شکلوں کی تہذیب
 بڑی تعلق دینا چاہیے۔ یہی صورت ہر کان لفظ کے آواز کے نسبت جو کام دیتی
 ہیں۔ دوسری صورت ہر لفظ کی صورت کی نسبت دیتی ہے۔ ہر
 صورت میں طبع کے ساتھ الفاظ اور خیالات جو ان کے ظاہر ہوتے ہیں۔ ساتھ ساتھ
 موجود ہوتے ہیں۔ ان خیالات کے تعلق کے سبب الفاظ و جملہ پر ان کی طرح قائم رہتی
 ہیں۔ ہر معقدہ لفظ کوئی عملی رو نہیں۔ بلکہ مفرد ہے۔ یہ اور سو مند تعلق ہر فعل
 انداز ہوتا ہے۔ ہر لفظ کے سبب یہ لفظ کو سمجھتا ہے۔ اور یہ تو ضرور کر لے گا۔
 دیکھو۔ اور جو طریق سے بچہ الفاظ کو سمجھتا ہے۔ ہر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔

کہ اگر بچہ ذہنی الفاظ لفظی قاعدہ سہلہ سمجھتا ہے۔ لا
 جو بچہ سیکھنے کا موزوں ہو۔ ہر سوال کے جواب میں یہ وہ اور قابل لفظ
 ہیں۔ ایک یہ کہ ہر لفظ لفظ سے تو ہر طریق پر سیکھتا ہے اور وہ معلوم نہیں
 کہ دیکھو۔ اور جو۔ لیکن متعلم کو بہت کچھ کام کرنا پڑتا ہے۔ معلم خود آوازوں
 کے قاعدوں اور اصول کا خیال رکھے۔ یا نہ کرے۔ مقابلہ کرے دیکھو یا نہ دیکھو۔ لیکن
 طالب علم خود یہ روز با تیر کرتا رہتا ہے۔ نہ خوب سمجھتا ہے۔ اور نہ یہ مناسب معلوم
 ہوتا ہے۔ کہ بچہ لفظی ہر ایک چیز معلوم کرے۔ نہ بچہ سمجھتا ہے کہ عملی وقت جو وہ اور
 معلوم طور پر کرتا رہتا ہے۔ ایک ہی لفظ کے دیکھو ہر ایک کی محنت کے ساتھ آواز کا جو
 تعلق قائم کرتا ہے۔ جب کسی موقع ملتا ہے۔ اور تعلق کو اور الفاظ میں سمجھتا ہے۔

۱۰۰ اور یہ بھی ذہن سیر رکھنا چاہئے۔ کہ سچا سکرور کی یا نہ ہو۔ جو
 بہ خود ہی کرتا تھا۔ جو تین طرز اور پر لپٹا ہوئی ہیں۔ اور غیر وقت و ناوقت
 ۱۰۱ کہ آواز اور علامت کے تلقین پیدا کرنا چاہئے۔ نہ کہ ہر ایک سے علیحدہ ہے۔ لیکن
 یہ ممکن ہے۔ کہ درغیر سے ہر ایک طریق سیر و تھانہ میں پائی جائیں۔
 جو ہر اصل سے پیدا ہوتے ہیں۔ کہ لفظ کے آواز اور علامت و صوت کی خاصہ شے
 نبی و دیگر معنوں پر قائم ہونے چاہئے۔ اور نیز انی خاص شرائط کی پابندی ہونی
 چاہئے۔ جو اصول اندر سے عائد ہوتے ہیں۔ پھر ہر ایک طریق سیر و تھانہ میں
 کہ کیا اور میں شک و باطل پائیں پائی جاتی ہیں۔ یا نہیں۔ آواز کو علامت کے
 ساتھ تلقین دینی کا طریق خواہ عام ہو۔ خواہ مختص ہو۔ خواہ دیکھو اور خواہ
 غرض ہے۔ کہ خورد کوئی سا طریق ہو۔ پھر جب تک عقل اور محسوسے شوق
 سے برتا گیا۔ وہی زیادہ سوچنا ہوگا۔ یہ سمجھنا کہ ہر ایک کو اس اور کا خیال
 ۱۰۲ ہمارے ہر ایک سیر و تھانہ میں ہر ایک طریق کا طریق نہ ہوگا۔ البتہ ہر ایک
 میں وہی تعلیم کے ذریعہ طلبہ کو لفظوں کے رسم و رسم اور وہی شے ہے
 رشتہ دار دنیا چاہئے۔ اور جو عرصہ کہ مجہ آواز و تھانہ مقابہ کہ خاص طور پر ہونا
 چاہئے۔ یہ طریق اولیٰ تو فی لفظ چاہئے۔ اور پھر بعد از اس سے ہر ایک
 جو دلائل اور دیگر شے خاص و عام طرز پر کیا کرتے ہیں۔ علوہ ذلک اگر کوئی طالب علم
 جو علم طریق سے غرض نہا سکے رہا ہے۔ اور یہ سے میں داخل ہو۔ چنانچہ ہر طریق سے
 تعلیم ہوتی ہو۔ تو ہر ایک کو لفظ ہونا چاہئے۔

درج ہر درج بطرح پڑھنا سکھانا چاہئے۔ (۹۵)

ذیل میں تفصیل کے ساتھ درج ہے:

حروف کچھی۔ جتنے درج میں ض ہ لہ اور کو سب سے پہلے حروف سکھانے چاہئیں

حرف اکثریت درج کیا مناسب نہیں۔ بلکہ جو حرف ایک ہی شکستہ ہوں۔ یا

ایسی اجزاء سے ترکیب ہوں۔ اور کچھ الگ الگ مجموعہ بنانے پائیں۔ وہ

ہی ب پ ت ث ن ک گ ہں ر ژ و ژ دہی د و ذ و و

دھ ل۔ ل۔ ق۔ س۔ ش۔ ص۔ ص۔ ج۔ ج۔ ح۔ خ۔ ع۔ غ۔

رہ، ڈاٹا۔ (۹۶) د و ی۔ سے

ایک ایک مجموعہ لینا چاہئے۔ اور یہ وہ جو آسان ہو۔ اور ہر ایک حرف کو جوڑ پر بنا کر لکھو
اور دیکھاؤ۔ اور مختصر طور پر اور کچھ بنا لینی ترکیب سمجھاؤ۔ اور یہ بھی بتاؤ۔

کہ کچھ کہ ہر حرف میں اور ای مجموعہ کے اور و ح و ن میں کیا فرق ہے۔ حروف
نام بتانے سے یہ غرض نہیں۔ کہ بالکل آسانی پر نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ اکثر آدمی کو

پہلے کا کھانا پڑتا ہے۔ اور کچھ عرصہ بعد پھر کچھ دوسری چیز پڑے گی۔ حروف
کی شکستہ بننے کا کیا بھی نتیجہ دینا چاہئے۔ تاکہ پھر صدی ترقی
کریں۔ پھر ہر سے بڑا خوش ہوتا ہے۔ یہ کہنودہ اور قوت سے کام لیتا ہے۔

پھر اس میں زیادہ زور پڑتی ہے۔ ان حروف کا شناخت زیادہ تر وہ ہیں

دشمن بر سطح ہو سکتی ہے۔ کہ لغت حروف میں ہر حرف کی شکستہ بنا کر

نام اور نام بنا کر شکستہ پڑ کر نیٹک ہو جو۔ یا کا غرض وہ ہے کہ بنی حروف کو

ایک صنف تو پر وال کر دوسری شقی کر دو۔ اور درمیان عقل چہ امر
تو شقی کہ نسبت طریق نقل سستہ ہے۔

پڑھنے کا اول درجہ

دوسرے درجہ میں سائنس کا پڑھنا ہے۔ جب اچھے تخیلوں پر چھی ہوئی سستی
یا بڑوں سے لفظیوں کی چھی ہوئی پرائے۔ ہر ایک سن میں صرف خدائے
موتی ہوئی ویت پر پڑنے چاہیے۔ تاکہ نسبت سے وہ دونوں کا ویتنے سے کر کے
آئینہ پریشان ہو۔ وضرر کہ اول سستی میں یہ فتویٰ ہیں۔ کہ سب آتیا۔ تو جا
وگائیے۔ مگر کر کے ہے۔ کہ یہ اول فتوہ کے ہر ایک لفظ کو الفی سے تباہ
اور جوئے۔ اور ہر ایک لفظ علی ہے انکہ انکہ اور کل سے ایک سائنس
مکھواری۔ ہر کل فتوہ اس طرح سے پڑھو۔ اور طلبہ سے کہو کہ باقی
فتوہ کے ساتھ ہی ایسا کرنا چاہیے۔ جب طلبہ ان فتوہوں کو ترتیب وار
حکمہ لکھی ہیں۔ پڑھنی لگا جائیے۔ تو نہ ہر کر کے ہے۔ کہ ہر صفحہ میں سے
الفظ کو اور کئی طرح ترتیب بدل بدل کرے۔ لیکن ہمیشہ یہ خیال رکھو
کہ دوسری سستی فتویٰ نہیں پڑھو۔ اور یہ یہ سمجھ کر چاہیے۔ کہ بچوں کو لفظ با ہر
با ہر حکمہ بدل رہی ہیں۔ ہر درجہ میں اور جتنے سستی ہوں۔ اور سب اس طرح
سکھانا چاہئے۔ ہر ایک سستی کے اختتام پر اور سستی کے چھی سستی فتوہوں کو
طلبہ سکھانا چاہئے۔

اس درجہ سیریز کی فہرستوں پر چھپی ہوئی سب سے زیادہ جابجائی ہوئی ہیں۔
 ہر درجہ کی نسبت پر فرق ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک سیریز میں الفاظ کی تعداد زیادہ ہوتی ہے
 فوری سطح پر مرکب ہوتی ہیں۔ کہ ان کی چھٹی جگہ پر ہر ایک سیریز میں ایک
 ہوتی ہیں۔ اور ہر ایک سیریز میں سے الفاظ چھٹی جگہ پر ہوتے ہیں۔ تاکہ فوری طور
 پر زیادہ زیادہ ہو۔ ان سب سیریز میں الفاظ کے علاوہ ہر ایک سیریز میں ایک
 چند مہینوں میں چھٹی جگہ پر ہوتے ہیں۔ ان کو سب سے زیادہ سیریز
 ہوتے ہیں۔ تاکہ سب سے زیادہ ہو جائے۔ کہ سب سے زیادہ سیریز میں سے الفاظ آئیں گے۔
 جن سے سب سے زیادہ وقت نہیں۔ اور سب سے زیادہ سیریز میں سے سب سے زیادہ سیریز
 کریں۔ اور سب سے زیادہ سیریز میں سے سب سے زیادہ سیریز میں سے سب سے زیادہ سیریز میں سے

{ اُم کلام
 و اُم کلام
 ن اُم کلام }

آج کا دن چھٹی۔ اس کے و اُم کلام۔ ن اُم کلام۔ و اُم کلام۔ و اُم کلام۔
 سب سے زیادہ۔ و غیرہ۔ کہ ہر ایک سیریز میں ہر ایک سیریز میں ہر ایک سیریز میں
 فوری کے الفاظ کی طوالت ترتیب اور ہر ایک سیریز میں ہر ایک سیریز میں ہر ایک سیریز میں
 آج کا سیریز۔ اور کو خود سب سے زیادہ۔ جو الفاظ میں ہوں۔ اور کو خود سب سے زیادہ۔
 ہوں۔ و سب سے زیادہ۔ کہ سب سے زیادہ۔ یا اور کو سب سے زیادہ۔ ہر ایک سیریز میں
 کے سب سے زیادہ۔ اور کو سب سے زیادہ۔ کہ سب سے زیادہ۔ ہر ایک سیریز میں

(۹۸) ریس ایک اور بُری عادت ہے جو سچائی سے کہ سوچنے کی محنت سے بچنے کی ہے وہ یہی لفظوں کی ہی تحریر نہ لکھنا۔ جنکو وہ ابھی طہا جانتے ہیں۔ سہ تر کو چاہئے۔ کہ ہر ایک نئے لفظ کو ایک کٹ لٹ لٹ سے اور کل جی جی سے کہو ائی۔ اور فزوں کو بھی رسیطہ پڑانا چاہئے۔ جب حاجت اور سبق کو سمجھتے اور دلی کے ساتھ پڑھنے لگے۔ تو نئے الفاظ اور لفظ لفظ کی طرح ادنیٰ پر توجہ کرنی چاہئے۔ اور یہ سبق کے شروع میں قسط وار جی جی سے پڑھتے ہیں۔ انکو وہ پڑھنے کے بعد ایک ایک دیکھنا چاہئے کہ آواز اور علامت کی خامی سے اور نسبت بہت سے۔ پہلا پہلا ہی دفعہ ہر کو یہ موقوفہ لکھنا۔ کہ طبع کو ایک ایک حرف کی آوازیں مسکائی۔ اور ان کے منہ بونی نہ لکھیں۔ ہر ایک سبق میں یہ سبق لکھنا چاہئے۔ کہ سبق کے شروع میں جو الفاظ لکھے ہیں۔ انکو بھی انہی فزوں پر نقل کریں۔ یا معلوم لکھنے طور پر کہو ائی۔ ان سبقوں کو کئی بار پڑھنا چاہئے۔ تاکہ جو الفاظ انہی کے ہیں۔ انکو انہی فزوں پر نقل ہو جائے۔ کہ معلوم ہر ایک سبق کے الفاظ کے

نئے نئے فقرے طبع سے جو کر پڑھائے۔ تو بہت مناسب ہے۔
 تیسرا درجہ۔ ہر درجہ میں بھی کہ کتاب پڑھانے میں۔ اور پڑھنے کے الفاظ سے پہلے ہر ایک وقت سے۔ وہ ایک فقرے الفاظ اور کی دیکھنا کہ جو پڑھتے ہیں۔ انکو انہی فزوں پر نقل ہو جائے۔ اور پڑھتے وقت انکو انہی فزوں پر نقل ہو جائے۔

۹۹
 ۵۔ بیلہ کی نسبت اب دوسکو بہت زیادہ مشکل نظر آتی ہے۔ درمشتکل کا مقابلہ
 کر بغیر غلوں کو بہت آسانی ہو جائیگی۔ اگر پہلی کتاب اتنی بنائی جائے، یہ سیر مفید ہی
 الفاظ داخل کئے جاویں۔ جو بچہ پہلا پڑھ چکا ہے۔ نئی الفاظ داخل کر نیسے اور کسی
 مشکلات جو پہلے ہی بہت بڑی ہیں۔ اور یہی زیادہ ہو جائیگی۔ اگر دوسرے طبیبوں میں
 کتاب کے پہلے چند صفحے اچھی طرح پڑھا گیا۔ تو دوسرے درجہ میں کثرت ہوگی۔ اگر
 معلم دوسرے درجہ کی اچھی طرح نگرانی کرتا رہے گا۔ اور اور کو شکایت نہ رہے گا۔ کہ
 ان میں وہ الفاظ کو پڑھتی تھیں۔ منہ سے بولے۔ اپنی اٹھائی کو ہی ایک لفظ
 کے بعد دوسرے لفظ کی طرح پڑھتا جائے۔ جو کسی بھی پڑھنے والی سطح پر کثرت
 ہوگی۔ بہت کتاب کو بار بار پڑھنا چاہیے۔ تاکہ بچہ اسے آسانی سے سمجھ جائے اور
 جو کچھ اور ہے۔ دوسری کتاب بہت الفاظ ہوتے ہیں۔ لیکن گمان ہے کہ بچہ صغیر
 پڑھنے سے پہلے کتاب میں مشکلات نظر آتی ہیں۔ اور انہیں ان کی طبیعت کو پڑھنا
 نہیں کرتے۔ بلکہ دوسرے درجہ کے سبق دوسرے درجہ کے سبق لکھتے ہیں۔ اور اسطرح
 سے بنائی گئی ہیں۔ اور دوسرے درجہ کے جاتے ہیں۔ چنانچہ بہت کتاب کو پڑھ چکے
 تو یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اور کو پڑھنا آگیا۔ اور غرض جو عملی مشکلات ہیں۔ حل نہیں
 ہوتی اور یہی اہل مشکلات الفاظ سے آگاہ ہو گئی۔ اور زبان کے الفاظ میں جو خامر
 مشابہتیں ہیں۔ اور نیسے ہی آگاہی ہو گئی۔ اب بچہ آسان فرقہ کو پڑھنے کو قابل ہو گیا۔

۱۰۰
مکملی صحت میرا کوئی مہبت بخیر کی تعلیم کی باج نہ ہو۔ تو وہ ہر کام کے لئے دھڑلے
سال کے شروع میں طیارہ جاتا ہے۔

ٹیرمنا سکپا نے کوئے اصدقی اعانتیں :-

حد شر کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جو کئی ترقی تعلیم پر ترقی فراہم اور صنعت کا اثر صحیح
طرز تعلیم کی نسبت ہوتا ہے۔ ہر میں حکم نہیں۔ کہ ہر اور تعلیم کے ہر درجہ اور ہر مضمون کے
لئے درست ہے۔ کمینڈر اس وقت سب سے خاصہ مفید ہے۔ جبکہ بچہ میوزن ہوتا ہے۔
اور پچھلے سال خاصہ مضمون کی تعلیم ہوتا ہے۔ اگر مضمون تعلیم کے ہر مضمون کو دیکھ کر اس کے ساتھ
نہ پڑھنا چاہئے۔ تو یہ موزی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ کو ناہیوں اور کامیابیوں کی وقت بچہ کا تئیں
حل رہے۔ اور جو کہ طبیعت سیدوں کے عقل اور ہمت پر ہی کام لے۔ اگر دیکھ کر
طرح تعلیم میں کوئی نقص ہی ہوگا۔ تو اور کئی غرضیں اور اسے غور سے دیکھنا چاہئے۔
دیکھنا اور کئی دیکھنے سے علم کے علم طرز تعلیم سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ اگر مضمون ہر ابتدائی درجہ
میں پڑنا ہو سکتا ہے تو یہ سب سے زیادہ کامیابی حاصل کی جاتی ہے۔ اور کئی دیکھنے ہوئے

بہ خوشخوانی اور فصاحت سے ٹیرمنا :-

خوشخوانی کے تمام اوصاف ان دو باتوں میں آجاتے ہیں۔ سمجھنا۔ سمجھنا۔ سمجھنا۔ سمجھنا۔ سمجھنا۔ سمجھنا۔
کہ عبارت کو سطح کی طرح جانے۔ کہ اگر کمال مطلب نقل آئے۔ سمجھنا۔ سمجھنا۔ سمجھنا۔ سمجھنا۔ سمجھنا۔ سمجھنا۔
پھر۔ کہ عبارت مطلب اور پڑھنے کی آواز میں ایسی مطابقت ہو۔ کہ اگر کمال مطلب ہو سمجھنا

آواز ہر جادو سے :-

خوشخوانی کے اوصاف

بنا لکھو سے بڑھتی ہوئی معصومیت اور صحت مندی ہوتی ہے۔
 دلی صحت تلفظ - اگر کتب سے ہیر - کہ زبان کی حرکتوں کو اور کئی دیرت اور دیکھ سہانہ
 ہونا چاہئے - اگر کتب کا خلاصہ کر دے اور کتب سے بڑھتی ہوئی ہو۔

دلی صحت تلفظ - یہ وہ خاصیت ہے - جسے بعد از کئی لفظ یا مجموعہ الفاظ کی پوری پوری
 آواز نہائی دینی ہے - اگر کتب اور کتب کا خلاصہ کر دے اور کتب سے بڑھتی ہوئی ہو۔
 یہ سمجھ لیتے ہیں - کہ ہر کتب اور کتب کی کئی کئی دے - طالع علم کی طرح ہوتے ہیں - خواہ کتب یا
 اور کتب اور کتب سے - خواہ جدیدی جدیدی - یا دیرت اور کتب سے - اور کتب اور کتب سے
 ہوتی چاہئے -

دلی صحت تلفظ - اگر کتب اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے
 اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے
 تلفظ سہانہ چاہئے -

دلی صحت تلفظ - اگر کتب اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے
 اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے

دلی صحت تلفظ - اگر کتب اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے
 اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے
 اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے اور کتب سے

اور ہر کی طبیعت صحت ہوتی ہے۔ وہ بہت آہستہ بڑھتا ہے۔ دماغ سے آراہنہ ہرگز
کی فتن کرتا ہے۔ تو بڑھنا اور کو اپنی طبیعت کے خدش معدوم ہوا کرتا ہے۔

د، صوت کا صحیح درجہ (صحت مقام الصوت)

ہر کی صوت اس درجہ سے ہے۔ کہ بڑھنے والے کو آواز مطلب بھائی اپنی آواز پر قائم ہے۔
(تجاوری) طبیعت کی مختلف حالتوں نے ظاہر کیے ہیں کہ کبھی آواز کا درجہ اونچا ہوتا ہے
کرتا ہوتا ہے۔ کبھی نیچا کرتا ہوتا ہے۔ اگر وہ کسی ہی غایت درجہ کی اور بڑھتا ہی آواز سے
بڑھنا شروع کر لیا۔ تو دوسری گنجائش میں آواز کی آواز میں آواز میں آواز
مقام یا درجہ ہوتا ہے۔ جو اس قسم کے بڑھنے والی مناسب ہوتا ہے۔ ہر شخص کو
ہر سے خوبی وقف ہونا چاہئے۔ اور ہر قابل ہونا چاہئے۔ کہ جب کسی۔ اور اعتبار
کر کے۔ آواز کا درجہ یا مقام کو آواز کی کئی بہت سی فرق نہ کرنا چاہئے۔ کہ کبھی
درجہ کی آواز کم زیادہ انداز کی ہر قسم ہے۔

د، مد و قصر صوت۔ زمین تعیین ہی داخل ہے۔ مختلف مقام کے پہنچ
محوں کے بڑھنے میں مد و قصر ہوتا ہے۔ خوب۔ تنہا۔ حکم دینا کی ہر قسم کی خاص
خاص الفاظ ہر آواز کو تنہا گشتا۔ بہرہ نانا پڑتا ہے۔ ہر کو زمین یا زمین کی ہے
ہیں۔ خاص مد و قصر صوت سے طبیعت کی مختلف کیفیتوں سے صحت درجہ کے خاص
کر کے ہی آواز کا اونچا نیچا کرنا راہ ہے۔ یہ وصف خدا داد ہوتا ہے۔ جب ہم
کئی کئی غصہ۔ خوب۔ خوشی یا رنج سے خطا کرتے ہیں۔ تو ہم اپنا غصہ

عجب فوجی پانچ آواز دے دی ہر ایک کرتی ہے۔ یہ پھر نہیں۔ کہ ہر عام
 سے عام و قریب کر سکیں۔ کوئی بات کہ سکیں۔ سوال پوچھ سکیں۔ یہ حکم دے سکیں
 جبکہ کہ حسبِ مقررہ اپنی آواز دے دینا چاہتے کر سکیں۔

۸، سندست۔ دوسرے یہ غرض ہے۔ کہ بڑی سنی والدہ بڑی بڑی چوڑا۔ بڑی بڑی
 نہ پڑی۔ اس کو طلاق اللہ کا کہتے ہیں۔ یہ اور نہت حاصل ہوتی ہے۔ کہ بڑی والدہ
 غور کا مطلب سمجھ جائے۔ اور اور کی آئندہ لفظوں کی ضرورت آئے ہو جائے۔ اچھا
 طرح بڑی سیکھنے کی تھی۔ قیہ۔ تقلید۔ عشق بتوں دیکھا بہتر
 پڑ سیکھ کر بڑی سنی تھی تعلیم و تہذیب

سمجھ کر بڑی تھی یہ غرض ہے۔ کہ بڑی سنی دے کو یہ عادت ہو۔ کہ جو غور پڑے۔
 دوسرے مطلب پر خیال کرتا جائے۔ چہ بڑے بچوں کی جانتوں میں بڑے سے بھی سیکھ
 جو کچھ سیکھتا ہے۔ وہ سمجھ کر بڑے سے بڑی دوستی ہے۔ بڑی جانتوں میں قریبی
 زبان میں اور سنی زبان میں غفلت پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ غفلت نہ ہو۔ تو تباہی
 کی زبان ہمیشہ عینا دوسری ہے۔ اور پوری پوری سمجھ کر بڑے آگے۔ اگر یہ نہ ہو۔
 غور نہ کی بڑی کرنا اور سبوں کے مطلب کو اور کرنا ہی سمجھ کر بڑے کوئی معنی نہ ہو۔
 کیونکہ دوسرے دیوہ عام عام اور ان کی سمجھ کر آجائے۔ جو سمجھ کر بڑے کوئی غور
 ہے۔ یعنی جو حقے غور نہ کی اور یہ منطقی نہ تھی ہیں۔ اور یہ دیکھ کر بڑے وقف
 دیکھ کر بڑی چاہئے۔ لیکن جن الفاظ سے ہر ایک حد کرے۔ وغیرہ وقف نہیں
 ہونا چاہیے

حیرت خوردگی تجزی کی جائے۔ - در وقت طبع کو ان مقامات تک پہنچا کر
 کرنا نہ سبب۔ - جب پڑنی میں دھنویا جائیگا۔ - کہ نہ وہی قوم اور تجزی کی حیرت
 تائیں گے۔ - خود طبع پر خودی دینا ہو جائیگا۔ - پان تکرار سے یہ نتیجہ
 لفظ معلوم ہوئے۔ - کہ حیرت میں پڑنا صرف تجزی اور تشریح کے بعد ہی
 نہ ہونا چاہئے۔ - بعد دیکر کہ میں ہی سبق کو خوشنوائی کی غرض سے پڑھانا
 چاہئے۔ - نہ تکرار یہ یاد رکھنا چاہئے۔ - کہ طبع میری عادت پیدا ہوگی۔ - ہر
 پڑتے وقت یہ ہی خیال رکھیں۔ - کہ جو کچھ پڑھتے ہیں۔ - اسکا مطلب
 ہے۔ - جب تک کہ دیکر کا طرز ایسا ہوگا۔ - کہ حیرت میں ان کو ذہان و دریا
 طبع کے دو غیر متعلق پیدا ہو جائے۔ -

لب جو سے پڑنی کی تعلیم دیکار ہے۔ -

دل صحت تلفظ۔ - ہر سطح عام ہو سکتی ہے۔ - ہر سطح میں طبع جو
 غلط کریں۔ - خود پڑنی وقت۔ - خود بولنی وقت۔ - دل سبب اصلاح
 ہونی چاہئے۔ - ہر سطح کی غلطیاں اگر خام خام مقامات یا دیات کی بولی میں
 ہو دیکر ہی۔ - بصورت سیرانی اصلاح، مشہد ہوئی ہے۔ - یہ طبع کی طبیعت
 میں جگہ پڑ جاتی ہے۔ - اگر کوئی غلطی کسی طبع عام کی طبیعت میں مستحکم ہو جائے
 خود غلطی ہو۔ - کہ وہ ایک اور بولی کی جگہ دوسری اور بولتا ہو۔ - جب کو خام
 خام مقامات یا دیات کی بولی میں ہو دیکر ہے۔ - خود وہ غلطی خام اور طبع عام

مخلص ہو۔ جیسے اُعلیٰ حضرت کی جگہ دوسرا حوت بولے۔ اسی بچہ کو ہمیں بھی بچانے کی طہ پر
 بھی قیام دینی چاہئے۔ دوسرے کو دوزخ کا آگسٹ و تعینیت ہو۔ اور ہر سو وقت
 وہ طبع کرتا ہے۔ کہ صحیح آموزندہ لکھائی کے نئی کمر آد کو کس جگہ دیکھا جاتا ہے۔

تو در جیب سر دسرتو سُرِی رو عیسی می

[illegible]

اسی تغنیج - پر چڑھ کر شک ہے نہیں - تقبید سے حاملہ ہو سکتی ہے - طبعی
 غلطیاں کریں - انکی اصلاح ہونی چاہئے +

۱۵، تو کچھ ترسٹ پر منحصر ہے - کہ قاری جو فزہ پڑھی - اور کچھ منہ سمجھتا ہے -
 پس ایک کی تخریج دوسری پر منحصر ہے +

۱۶، ترتیب - اس صفت میں حد باتیں داخل ہیں - ایک تو آوردن کے وقوع
 متوں کا خیال رکھنا چاہئے - دوسری اعراب کی آوردن کی مقدار کا خیال
 رکھنا چاہئے - آوردن کے وقوع کے مقاموں سے وہ توقف راو ہے - چنانچہ قاری کو
 یہ طلب ہے آوردن کے نئی پڑنا پڑتا ہے - یہ ان جہیں ہے وقوع سے مختلف ہیں -
 جو گزرنے کا یہ کہ موقع متور ہوتے ہیں - بعض وقت یہ گزرنے منطبق ہو جاتے ہیں
 مکتا ہے - اگرچہ چھپ چھپ وقوع کی ضرورت ہے - وہاں آوردن کے وقوع
 کو داخل کرنا پڑی - کیسے اور جس کو کل اور چھپ چھپ پڑنا چاہی - جس
 ہیں کو جتنے درجہ نہ کہنا چاہئے - روٹ اور پہلے کو لٹ اور پس نہ
 کہنا چاہئے - رند کی آمدیں اکثر آتا کرتی ہیں - انکو ہمیشہ کہ کر دینی ہے
 جب وقت کل فقیر کے پڑنے میں صرف ہونا چاہئے - اور اسے کہ ہو جائیگا - اور
 اسے کل کی مشین اور ٹکینی جاتی رہتی ہے +

(۱۷، محنت مقام لغت - سو فقرہ صحت - اسی دونوں کو ساتھ ساتھ بیان کرنا
 چاہئے - پہلے سے آوردن کا وہ درجہ راو ہے - جس سے پڑنا چاہئے - سو فقرہ
 سے ادعا نما کرنا مقصود ہے - سو فقرہ صحت ساتھ پڑنا سکتا نہیں

جو مشہور اور ہوتی ہیں۔ اور کئی کئی بیٹی انکی صحبت پر سمجھدے۔ (جلد دوم)۔
 سکون کے طلبہ ہر کوئے آسانی حاصل ہتی ہیں۔ کیونکہ ایک تو انہوں نے اپنی نگہ
 میں گفتگو کے ذریعے اور کو پسے ہی سے حاصل کیا ہے۔ اور دوسری انکی
 اپنی خیالات کے مختلف اور کس کے روبرو اطمینان کے ساتھ چل کر نیکی عادت ہو جاتی ہے۔
 جو بچہ عام سر میں نہیں ہوتا ہے۔ وہ بچہ اور انکے ان کو باتوں سے عوام سے الگ ہوتا
 ہے۔ اور کو اچھی طرح تفریق میں کے ساتھ نہیں ہاں کیا ہے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔
 بجز ہر کے حیطہ نشانیہ گوئی کے بچہ حاصل ہتی ہیں۔ اس کو چاہئے کہ یہ قبول کے مضامین
 کی نسبت طلبہ سے گفتگو کیا جائے۔ ہر سے وہ زیادہ آزادی کے ساتھ ہوش نگاہ کے
 اور تفریق میں کی نسبت ہی سرور سے ہوتی جائیگی۔ کیونکہ کھلے ساتھ تفریق میں کو قدرتی
 ملحق ہے۔ تفریق میں کے ہیں میرے امتیاز کی جائیگی نہیں۔ اور اولکھ خدمت پر ہے
 کہ طلبہ کو چاہئے۔ قدرتی طور سے ہر بچہ کی کوشش کریں۔ عبادت کے خیال کو ایسی
 ملت لکھ کے ساتھ اور کچھ۔ کہ گویا وہ اپنی ہی خیالات کو ظاہر کر رہی ہیں۔
 بجز ہر کے اور کوئی صورت نہیں۔ جس سے طلبہ کی طبیعت پر اثر ہو۔ اور وہ میں سے
 کے موافق عمل کریں۔ اگر وہ گفتگو میں اپنی اور کو دوستی کے ساتھ نہیں ہو سکتے
 تو ہر بچہ میں اور کاربن اور کو ہرگز نہیں آئے گا۔ اعلا جی عتوں کے طلبہ جنہوں نے
 تفریق سے تفریق میں کس قدر نصیحت حاصل کی ہے۔ صرف وہی اور کے اصول کی
 تبلیغ میں غائر اور ہاں سکتے ہیں۔ جو سبق کی تفریق کے بعد میرے نے چاہئے۔

۱۸۵ء
بہت سی قرینہ کہ مہر طلبہ کی توجہ مندرجہ ذیل امور کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

۱۔ بہت سی قرینہ کہ مہر طلبہ کی توجہ مندرجہ ذیل امور کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

۲۔ آواز کے وقتوں کی نسبت مستور۔ اور اون وقتوں کی وجہ

۳۔ جن لفظ یا جن الفاظ پر زور ہو۔ اور اور زور دینے کی غرض سے

۴۔ جہت سے عبادت کو پڑنا چاہئے۔ خورہ کل کے الفاظ سے۔ خورہ اور کے اجزاء

کی غلطی سے۔

۵۔ بہت سی قرینہ کہ مہر طلبہ کی توجہ مندرجہ ذیل امور کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

۶۔ ۲۰۰

۷۔ سلاست۔ بہت سی قرینہ کہ مہر طلبہ کی توجہ مندرجہ ذیل امور کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

۸۔ معلوم ہو جائیگا۔ محض مشتق پر ہے۔

۹۔ غلطیوں کی اصلاح

۱۰۔ عبادت ورنہ کی نتیجہ صرف عبادت کے پانچ کہ نسبی عہدہ غلطیوں کی اصلاح ہے

۱۱۔ ان غلطیوں کی مرمتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۲۔ تلفظ کی غلطیاں جو علیحدہ علیحدہ الفاظ کے ساتھ آوازوں سے متعلق ہیں

۱۳۔ بہت سی قرینہ کہ مہر طلبہ کی توجہ مندرجہ ذیل امور کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

۱۴۔ تیز رفتاری کا خیال ہونا۔ پہلی قسم کی غلطیاں چھوٹی عبادتوں

۱۵۔ پھر ہوا کرتی ہیں۔ اور دوسری قسم کی غلطیاں اعلیٰ عبادتوں

اصلاح کو مقیم کیا ایک گرو درویش بن گئی تھی۔ (۱۰۹)

۳۔ اور مزید اس پر۔ غلطیوں کی اصلاح سکھاتے۔ اس کے بعد غرض ہے۔
کہ اصلاح اس طور پر کی جائے۔ کہ جو غلطیاں ایک طبیب میں ہیں۔ ان کی طرف توجہ عیبت کی
توجہ کرانی چاہئے۔ اور جو دیت آواز ہو۔ وہ کل طبیب کے ذہن نشین
کرانی چاہئے۔ جو چھوٹی عیبتیں جو حیوت غلطی کے۔ دیکھ کر اور کہ اصلاح
دوسرے کی کرانی چاہئے۔ اصلاح کا ہر طرز دوسرے تک پہنچا چاہئے۔ کہ
عیبت آسان فقہ کو بے لطف دیکھ لی جائے۔ اعلیٰ ہی عیبت کی یہ چیز
مصلح ہوتا ہے۔ کہ ہر سزاوارتہ جہ فتنے کو فتح کر چکا۔ دوسرے اصلاح کرانی
چاہئے۔ ہر سزاوارتہ جہ فتنے کو فتح کر چکا۔ دوسرے اصلاح کرانی
وہ اور ہی رہا دوسرے میں کرتا ہے۔ اور جو غلطیاں اعلیٰ اور کم کی ہوئی ہیں۔
منہ دین علیہ علیہ انی ظا کے تلفظ کے سبب واقع نہیں ہو سکتی۔ اور
حقیقت غور کرنا چاہئے۔ نہیں ہوتا۔ اور دوسرے کو عیبت یا دوسرے کو
کی توجہ غلطیوں یا اصلاح کی بات اچھی طرح روح نہیں ہوتی۔ جب کہ طبیب
پر ہو گیا۔ اور باتوں کے ان کی غلطیاں جو بھی جاویر۔ تو مصلح کو یہ احتیاط
رکھنی چاہئے۔ کہ طبیب پر عیب جوئی اور نقطہ چھینوں کے عادت سے اجتناب
دیکھ کر چاہئے۔ کہ طبیب کی غلطیوں کو صبح کو اس پہنچا کر۔ اور جو غلطیاں
ان کی سمجھ اور پہنچا کر۔ اور ان کے لکھنے میں طبیب سے دوسرے

۱۱۱ دور طالع علم جو غلطیوں کا اصل بچہ سر سے لٹھ لیں۔ اور
 سختی میں فوت کئے۔ جب کسی غلطی کا صلہ ہو جائے۔ تو جس طالع علم نے
 غلطی کی تھی۔ اور اسے اور اگر عزت ہو۔ تو کل ہی عسک اسلحہ کو
 کہہ دینا چاہئے۔ ہر بات کا تصفیہ کر دیا کوئی غلطی ایسی باری باری
 یا نہیں۔ کہ کھنڈوں کو دوبارہ ٹھکانا چاہئے۔ ہر قسم کی عقل اور
 دین پر چھوڑنا ہیر۔

۲۔ غلطیوں کی اصلاح چاہی ہوئی ہے۔ یعنی اصلاح صرف اپنی ہی
 کی غلطیوں کی نہیں۔ بلکہ دوسرے کسی سختی میں سب سے غلطیوں کی ہونی
 چاہئے۔ عموماً دوسرے کو یہ دیکھو۔ کہ جب کسی دوسرے کا اتنا
 یعنی کوفت کہتا ہے یا نہیں دیکھو۔ اور اسے دیکھو اصل حشر و قیامت
 معلوم نہیں دیتا۔ جب دوسرے کو چاہی ہوئی ہے۔ کہ طالع علم کیا کر لگا
 تو بہت ہی غلطیوں معلوم نہ دیکھتے۔ بہت ہی غلطیوں کر دیتے ہیں۔ اور
 اور بہت خبر دہری کے ساتھ نہ کہ چینی کر سکتا ہے۔ کہ وہ صرف کافوں سے نہیں۔ اور
 پر دیکھو۔ کہ عبادت کا مطلب سمجھ میں آتا ہے یا نہیں؟
 چھٹی جماعت کی حقیقت میرے طرز امتحان سخت ہو گا۔ لیکن اعلیٰ جماعت کے
 لکھ کر خیال کیا جائے۔ کہ بہت ہی غرض ہے۔ تو کچھ سخت نہیں۔ ہر مصلح کو چاہئے
 کہ طلبہ سے معقول کا صوبہ کر دیا ہو کہ دیکھ کر ہنس کر لیں۔ اور بعد از اسانی سے وہ دیکھ کر

وہ چہ ہے دلائل سناہ سہارہ سے - اور مطلب سمجھ سے - اور ستراد سے
 پڑنا اچھا ہے - ہر بات نہ کوہ بالا خیال پہنچی ہے - کہ جو کچھ علم ہر اور سے نوبی وقعت ہے
 کہ پڑنا سناہ چاہئے - لیکن جو کہ اچھا ہے پڑنا سناہ کہتے ہیں - وہ اکثر نہ چھتا
 سند ہوتا ہے - جو پڑنا غلط کیا کرتے ہیں - اور کچھ ہی کہتے ہیں - پھر پڑو -
 پھر پڑو - ہر غرض سے کہ یہ غلط ہے منہ سے نہیں کہتے - کہ پڑنا کو بتائیں - کہ رہنے
 کیا غلط کی ہے - اور کچھ کو وہاں کہیں پڑنا چاہئے - ہر طریق سے جو تہ ضابطہ
 ہوتا ہے - یہ ثابت اور نقصان ہے - نہ نقصان تا یہ ہے - کہ سطح بار بار دہرائے
 سے غلط پڑنا کہ وہیں جگہ پڑنا جاتی ہے - اور کچھ کہتے ہیں کہ مشق سے لغت پڑنا
 گنتی ہے - یہ اور غرض ہے - کہ پڑنا ہر ایک لب علم کو جو تہ دیا ہے - اور ستر
 خیال رکھنا چاہئے - جو کچھ اور مفید ہیں ہوتا ہے - اس میں اس کے کمال جانتا کہ
 فائدہ پہنچی - پڑنا کے سبق میر جانت کی ترتیب اکثر ایسی ہوتی ہے - اس فائدہ حاصل
 نہیں ہوتا - اگر طالب علم سطح پیشہ ہوں - کہ ایک پڑنا کو باقی سب مشق سکیں
 تو کچھ پڑنا جو تہ جو تہ دیا ہے - اور سے سب فائدہ نہ اٹھا سکتے - یہ پڑنا وہی
 صرت میں ہو سکتی ہے - کہ طلبہ مہم یا تو سر کی صرت میں بیٹھے ہوں - جو عجت پڑنا میں
 صرت ہو - اور کہ اس پاس جانتیں اور کہ کچھ میر فضل انداز ہوں پڑنا

پڑنا تعلیم سے آتا ہے پڑنا

جو کچھ اچھا ہوتا تعلیم سے آتا ہے - کہ سطح اچھا پڑنا ہی تعلیم سے آتا ہے -

و حقیقت یہ ہے - نہ دراپہ میری حال صاحب ہو - دوسری میں بھی دل
صاحب جاتا ہے - گرجی کو اپنی طرح بوٹی کی عادت ہو گئی ہے - تو اس پر ہے - کہ وہ بھی
خوب پڑھتی ہیں یہی آج بھی - خدمت کر کے دراپہ میری طرح بوٹی کی عادت ہو گئی ہے -
تو دراپہ کا خوشنویس ہونا بہت مشکوک ہے - دراپہ منظور ہے - کہ طلبہ کو اپنی طرح خوشنویس
پڑھنا سیکھنے میں سہولت ہو - تو دراپہ کے دراپہ بوٹی اور شپٹ کی عادت بخوبی ہونا چاہئے
میرے معلم کو چاہئے - کہ اپنی کل پڑاؤ میں طلبہ کے ساتھ صحیح طرز عمل اختیار کرے - خود
وہ کوئی سبق پڑھا ہو - خود دراپہ کے ساتھ گفتگو کرے ہو - جو عادت وہ طلبہ میں پیدا کرنا
چاہتا ہے - اور کئی جوہت اور کوشش ہے - وہ بہت کم ہے - خاصہ کہ جب یہ
خیال کریں - کہ جو گفتگو وہ میرے بارہ منتی ہیں - وہ صحیح کھانا کاغذ نہیں پڑھتے
یہ امید کر سکتی ہے - کہ رسم کی کھانج کی صفات کم دیکھیں جو اس کی کھانج میں پڑھ سکیں -
جب کھانج میں پڑھ رہی ہو گئی - تو وہ دراپہ کے پڑھنے میں پڑھ رہی ہو گئی - میرے صاحب میں
مدرسہ کا کھانج جی پڑا اور صاف ہو - دوسرے طلبہ کے پڑھنا نیکو پڑھنا اور کہ خدمت
بہت آتا ہے - مدرسہ کو مٹ بھی نہیں چاہی - کہ اپنی صحیح کھانج کو غور کے طور
پر پڑھ رہے - کہ جو غلطی طلبہ کریں - ان کی اصلاح میں کوئی اور نوڈ نہ تھکتے
جب معلم اپنی محبت کو یہ سمجھا سکا - کہ کسی عبادت کو سرسری پڑھنا چاہئے -
یا یہ چاہی - کہ حسب علم ادنیٰ پڑھنا ہے - دیکھ بہر طور سے پڑھنا
تو دراپہ کو چاہئے کہ دراپہ کے خود پڑھ کر دیکھوں - تاکہ طلبہ اور اس کی تعزیر میں کو

سنیں۔ برقی کی مشق جتنا گاہ لگا نہیں۔ بکرا کتہ باقہ طور پر ہونی چاہئے
 ایک اور پتہ ہے۔ جسکی نسبت دیگر کتب جیسے ہریت کی ہے۔ ہنوزی ہے۔ یعنی اور کر
 چاہئے۔ کہ معیاد قات ہر کی و حسب کتاب ہے بڑا کتہ کونسا پارہ ہے۔ یعنی جیسے
 معیار ہے۔ اسکی زیادہ خوشگوار ہے۔ ہر سے اور کئی دلیں خوشخوئی کے کمال پیدا کر دیتا
 شوق ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خوشخوئی سے جو خوشی اور لطف حاصل ہوتا ہے۔ وہ نہ تو
 معلوم ہر دے گتا ہے۔ اور کئی عام و غریب ہر ہر ہے۔ خوبصورتی اور عسکی کا نہ اس
 طبیعت میں پیدا ہوتا ہے۔ اور کئی مسکرات و مسکرات کی عادت ہو جاتی ہے۔ جو
 فائدہ دے گی خاصے خوشخوئی سے صرف درجہ پر ہے۔ اگر ہر کا نظام و تنظیم کی
 سادہ کیا جائے۔ تو ہم بڑھتی ہے۔ اور طبیعت میں تحصیل علم کی خوشتر مستحکم ہوتی
 اگر موجودہ غرض کی خاطر سے ہر دیکھیں۔ تو یہ فائدہ ہے۔ اور کئی ہر ہر خوشخوئی کے
 مسئلہ کا ایک نونہ موجود ہوتا ہے۔ کیونکہ کتہ اور کئی یا ادوں کی تعلیم کی لئے
 خوشخوئی سے کام لینا پڑے گا۔ ہفتہ سیر و تہن بارگاہ ہر ہر منہا جانے۔ تو عجب
 کہ ہر ہر خوشی میں بہت کچھ ترقی دیکھی دینی لگی۔ ان باتوں پر غور کر لیں
 ایک بڑا پتہ یہ لکھتا ہے۔ کہ معلم خود بھی خوشخو ہو۔ اور اپنی نیتوں اور پوچھ
 بچوں کے بڑے ہی کیوں بہت کچھ دے رہی۔ جن کو غیر ہر ہر پوچھ بچوں کی سہولت
 ہوتا ہے۔ وہاں خوشخوئی کی تعلیم اور مضامین سے اچھی ہونی چاہئے چاہے

بد پرھنا مشق سے آتا ہے

سکھو وغیرہ پرھنا سیکھنا نئی بالخصوص مشق کو دیکھ خیال کرتے ہیں اور اچھا دیکھ
کہ طلبہ کو پڑھنا اچھی طرح نہیں آتا۔ حیرت میں طلبہ کی تعلیم کے مئی خوشحال اپنی کاغذ
بیشتر نہیں کیا جائیگا۔ اور اس کے بارے میں کچھ تعلیم دیا جائیگا۔ تو عمری مشق سے
طلبہ کو پڑھنے کا اچھا طرز آئیں گی یعنی پڑھنا پڑھنا جائیگا۔ اور اس میں طلبہ کو پڑھنے کی
مشق کرائی جاتی ہے۔ اور اس میں اول یہ نقص ہے۔ اس مشق سے کام لیا جائیگا
ہے۔ جو عمری مشق سے مراد نہیں ہوتا۔

درستہ عام نقص یہ ہے۔ کہ طلبہ کو مناسب پڑھنے کی عادت نہیں ہوتی۔ جو مختصر اور
معقول بن سیریت میں ایک فقرہ پڑھنا۔ بعد ازاں دوسرے فقرے میں کیا جائیگا
شوق پیدا ہوگا۔ اور اس عمری اس کو مسلسل پڑھنے کا پڑھنا۔ خود اپنی تعلیم
کے مئی۔ خود اور اس کی تعلیم کرنے۔ پھر اگر یہ منظر دیکھیں اپنی توجہ قائم
رکھنے کے عادت ہو جائے۔ اور اس کو اپنی آواز پر قدرت حاصل ہو جائے۔ تو اس کو
شیکسپیر پڑھنے کا عادی کرنا چاہئے۔ سن کو وقت یہ مشق کچھ بہت نہیں ہو سکتی۔
لیکن جس قدر کہ خود پڑھ کر محنت کو سنا سنی عادت ہے۔ وہ پڑھ کر لے لے لے لے
اور مقررہ کھال لے لے۔ یہ شکر انقص ہے۔ کہ پڑھنے کے مئی وقت دیا جائیگا
وہ کافی نہیں ہوتا۔ اس کو اس زمانہ ان کے سبق کا خوب خیال کرتے ہیں۔ اور اس میں
غرض اس کو سوچنا چاہئے ہیں۔ کہ صرف وہی اور ترقی کے ذریعہ اس میں غلطی مشق
کے لئے نہیں ہوتا۔

۱۱۵
 مکیں انصاف و امانت میں اور کسی نئی اور سفوح سے زبردستی موزوں نہ ہو سکتے۔ اور اور سوت
 میں نیز کچھ سود اور کچھ باکھشت ہونا چاہئے۔ سکول کی تعلیم پر جسے مفہم داخلہ میں
 اور میں سب سے پہلی اس کے درمیان کافی وقت موزوں نہ ہو سکتے۔ اس کے کوئی نوازی میرا دل حاضر نہ کیا
 مٹی طبع کا دوسرا بہت کچھ شوق اور خواب پیدا ہو گئی ہے۔

بڑھتی کی کتابیں

بڑھتی کی مشق سے جو غرض ہے۔ وہ اچھی طرح حاضر نہیں ہو سکتی۔ جب کہ جن کتابیں بڑھتی
 سکھاتی ہیں۔ وہ اچھی ہوں۔ جو کتابیں آج کل کے ہیں۔ اور میں اور اسے ان کے ساتھ ساتھ
 ۱۔ مشقوں سے تدریس و درجہ درجہ داخل نہیں ہو سکتی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ہوتا ہے۔ کہ بڑھتی کو کسی درجہ
 میں بڑھتی کی کافی مشق نہیں ہوتی۔ اور ہر وقت مشقوں میں رہنا پڑتا ہے۔ بڑھتی کو حق
 میں بڑھنا مصیبت کا کام ہوتا ہے۔ قسم قسم پر مشغول ہوتی ہیں۔ اور ان میں سے وہ بہت
 زور دے کر لکھتا ہے۔ مکیں مشقوں پر غالب کیا کہ بڑھتی سے کسی لطف اور خوشی حاضر نہ ہوتی
 جا رہے۔ وہ انصاف نہیں ہوتی۔ عداوت ہرگز اگر سود سے ایسی کتاب کو بہت کچھ بڑھتی
 سے حاصل ہوتی ہے۔ جن کو طبع معقول کسی سے سمجھ سکیں۔ تو اس سے کسی ناقص کتاب کو بڑھتی
 سے یہ وصف ہی حاضر نہیں ہوتا۔ بڑھتی کے لئے ہرگز میں جو کتابیں ہوتی ہیں۔ اور میں
 عبارت کے شک کے لحاظ سے بہت سی درجہ چاہئیں۔ اور ہر ایک درجہ میں بڑھتی کی مشق کا مٹی
 کافی عبارت ہونی چاہئے۔ جب عداوت کتابیں موزوں نہیں۔ تو مصلح کو چاہئے۔ کہ موجودہ
 کتابوں کو عداوت کرنا اپنا کام نہ کرے۔

۲۔ بڑھنے کی گتہ وغیرہ میں درج ہوتے ہیں۔ وہ خوشنودینے میں نہیں ملتا
کا کہ نہیں ہوتے۔ جو مضامین خاص۔ علمی مضامین کو طلبہ اعلیٰ طرح میں بڑھتے
بکثرت اذکورہ کی مشق ہوتا ہے۔ بڑھنے کی گتہ میں بھی بن سکتی ہیں۔ جنہیں طلبہ کے
معلوم بڑھانے کی کافی سال موجود ہیں۔ اور عبادت بھی ایسی دلکش ہے۔ کہ اذکورہ
بڑھنے کی طلبہ کو طلبہ بڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ بڑھنے کی گتہ میں درج ہوتے ہیں۔
کی خاص۔ یا نہ۔ اور اگر نہ۔ تو بالکل بڑھنے کی گتہ میں بن سکتی ہیں۔ جنہیں طلبہ کے
چاہئے۔ اور یہ کچھ شکایت نہیں ہے۔ مگر جو چاہئے۔ کہ جب عبادت کو
عبادت بڑھانے کی۔ تو طلبہ کو بھی ہر گز اس میں اپنا شریک نہ لیا جائے۔ جو کہ یہ کہ
دوسرے خود بڑھانے کی گتہ میں منتخب کی ہے۔ طلبہ کے بڑھنے کی گتہ میں بھی وہی گتہ کا
دی گتہ ہے۔ کہ بڑھنے کی گتہ میں نہیں۔ کہ بڑھنے کی گتہ میں نہیں۔ کہ بڑھنے کی گتہ میں نہیں۔
جب عبادت کو بڑھانے کی گتہ میں زیادہ تر اعلیٰ جنہیں طلبہ کے بڑھانے کی گتہ میں ہے۔ جو کہ یہ کہ
وہی بڑھنے کی گتہ میں ہے۔ جنہیں طلبہ کا بڑھانے کی گتہ میں ہے۔ کہ بڑھنے کی گتہ میں ہے۔
ہوگا۔ کہ بڑھنے کی گتہ میں اس وجہ کی تابلیت چاہئے۔ کہ بڑھنے کی گتہ میں ہے۔
سنا کیے کام میں اذکورہ کی شریک کریں۔ اس عرض کی کہ طلبہ کو بڑھنے کی گتہ میں زیادہ مشق ہو
اور یہ امر کے ذریعہ اس فن میں اذکورہ کی مشق بڑھیں۔ اور سب سے خاص ہے۔
مگر میں بھی عمری طلبہ کے لئے جبکہ۔ لیکن عموماً گتہ میں ویسی ہوتی چاہئیں۔
جن کا مضامین پسند ہوں۔ کہ بڑھنے کی گتہ میں۔ کہ بڑھنے کی گتہ میں۔ کہ بڑھنے کی گتہ میں۔
کہ بڑھنے کی گتہ میں۔ کہ بڑھنے کی گتہ میں۔ کہ بڑھنے کی گتہ میں۔ کہ بڑھنے کی گتہ میں۔

کو سہرا ان لکت بھینس باقاعدہ طور سے امتحان لے۔ صرف یہ کافی ہے۔ اگر گاہ لکھنا
اور نئی دہشت لکھ رہی۔ اور اٹھنا و تقسیم میرا روتو ہے۔ نو جوان ب۔ اور کئے زیریں کو ہے۔
اور کئے کو کر کے۔ ہر طرح سے رسم میں بڑی عمر کے طلبہ کو چھٹی کی عادت ہو جائیگی۔ اور ان کے
عام مصلحت میں ترقی ہوگی بشر

بشر اجماعی پڑھنا مگر

اجماع طریق سے پڑھنا چھوٹی عمر والوں کے لیے جو پڑھنے کی عملی شکلوں کو سمجھ کر چکی ہیں۔ نندہ
میں کی ہوگا۔ اس کے ساتھ ہر اصول پر ہوتا ہے۔ کہ جو طلبہ اچھے پڑھنے والے نہیں۔ ان کو
میرا کو پڑھنا چھوٹی عمر والوں کے موافق پڑھنا پڑتا ہے۔

۱۔ پڑھنے میں صفائی آجاتی ہے۔ کل طلبہ کو ساتھ ساتھ پڑھنے کی جو شرط کرنی پڑتی ہے۔ ہر سے
ایک بوجہ ہر جہاں ہے۔ کہ جب تک پڑھنا اس کی سہا ہوتا ہے۔ طلبہ کے
تلفظ میں صفائی بہت آجاتی ہے۔ ۲۔ پڑھنے کی رفتار زیادہ تیز ہو۔ تو درست ہر جہاں
جو بہت جلدی پڑتا ہے۔ اور اس کی رفتار کم کرنی پڑتی ہے۔ اور جو بہت آہستہ آہستہ
پڑتا ہے۔ اور کو اپنی رفتار بڑھانی پڑتی ہے۔ تو بہت جلدی بھکت دونوں کو اپنی خام عادت
چھوڑنی پڑتی ہے۔ کہ پڑھنا چھوٹا ہے۔

۳۔ لمن اور صورت کی شکل میں ہر جہاں ہے۔ شروع میں جو گڑبڑ ہوتی ہے۔ وہ ترقی
نہ ہر جہاں ہے۔ اجماعی پڑھنے کے بعد بھی اگر وہ یہی حال رہے پڑھنا چھوٹا ہے۔ کہ وہ پڑھنا
وہ کو حیرت ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنی جگہ پر مشغول ہوا ہے۔ دیکھ کر کہ ان کو مبالغہ
نہ ساتھ نہیں خیال کرنا چاہئے۔ ہر گز وہ جو سے غلطیاں تو ہر جہاں ہے۔

۱۱۸
 ایسے خوبیاں پر اپنی ہمتیں۔ کیونکہ اعلیٰ اور بڑی خوشنودی و درمیر انفرادی عیب ہوتا
 اور ہر کام کا اچھا ہونا ذاتی فہم۔ مذاق اور مزاج پر منحصر ہے۔ پھر جماعت کے خوشنودی سبب ہوتی
 طبیعتی طبیعت اور عادت کا لی فطرتی عیب ہوتا ہے۔ مگر کتنا چاہیے ہے۔
 حفظ یا دکرنا

عبادت حفظ یا دکرنا دماغ اور جماعت میں بڑھ کر شایع ہوتا ہے۔ جس سے بڑھ کر یہ
 پہلے اعلیٰ اور بڑھ کر میں انتہا جاتی ہے۔ لیکن عام سکول و معین سکول و دینی سے ترک کرنا
 اگر عبادت کو محض طوطی کی طرح نہیں سمجھ سجدہ حفظ یا دکرنا چاہیے۔ تو بہت فائدہ ہے
 ہر وقت ہرگز۔

۱۔ اعلیٰ۔ علم کا نقطہ مضبوط ہوتا ہے۔ لیکن جب تعلیم کا نام عقلی ہوگا۔ اس وقت کی
 ترقی کا خیال معلوم نہیں کیوں اور کیا۔

۲۔ عمدہ عادات رنگین عبادت و تعلیم سمجھ جاتی ہے۔ سکول و معین اور
 یہ نقص ہوتا ہے ہر۔ کہ وہاں کے طلبہ سب کے سب ترقی کے ساتھ
 گفتگو کرنا عادت نہیں ہوتی۔ بلکہ اسے اتر کر رہتا ہے۔ کہ اگر معلم ہر بات کے

دور کرنا کوئی شکر کر لگا۔ تو اس کی تعلیم زیادہ موثر اور بڑھ کر ہوتی ہے۔ علم
 لہذا تعلیم کے اس باب میں اس کی تعلیم نہیں ہوتی۔

۳۔ ہر سے بڑھ کر ترقی پاتی ہے۔ ہر اور کو وضاحت ساتھ ساتھ
 ہر روز کی باب میں بیان کیا جائیگا۔

۴۔ اور جو وہ عمر پہنچا لیا جا - واسطہ دیکھا میرا ہر روز ملے ۔
 کیونکہ اولیٰ جو کچھ طبع کو یاد دہتا ہے - اور کو وہ زیادہ اہمیت ط اور نصیحت کہ سب سے پہلے
 میں - وہم - میری قوم ہی خوشنوازی کے اور منہ کی طوط زیادہ رجوع کرتی ہے -
خوشنوازی کی ضرورت - اور وہ کہ کام میں میری بڑی ضرورت ہے - درجہ
 میرا کو جانے - ہر آج کل اس کا طوط جہد قوم دہاتی ہے - اور اس سے زیادہ دے
 جب طبع کہ جو وہ زیادہ اپنی حالت کو نہیں دانتے تھے - اور اس کی تعلیم کی ضرورت ہی ہوگا -
 جو یہ تعلیم دے اور فریاد کو کام میں اس کی طاقت کہتے ہے - اور جب سکول میرا تھا - تو اس کو
 اسی تعلیم ہوتی - اس میں کہ کام میں لاندہ سے خطا اور بھاننا تھا - تو ضرورت وہ دنیا میں داخل
 ہوگا - اس سے پہلے کہ شرف کر لیا - اگر وہ زیادہ سے اس کی تعلیم کو ترقی ہوتی ہوگی - اور روز
 جو دنیا میں پہنچے ہیں - اس کی تعلیم حاصل کر لیا - لیکن جب سے جو میری - تو یہ روز
 کہ بہتر میں اس کو سیدھا صحت حاصل ہوگا - اس کی وجہ وہ بڑھتا جا رہا ہے -
 کیونکہ وہ ہے کہ جس کا اور شرف اچھی طرح کر سکتا ہے - اس کو وہ ملوث سے کیا کرتا ہے -
 اگر اس کو بڑھنے کی مہارت ہوتی - تو وہ بڑھتا چھوڑ دیا - کیونکہ اس کا شرف کا جی سے کام نہ
 کہ اس کو نہیں جانتا - جو کو وہ بڑھتا بہت کر سکتا ہے - اور وہ ہی مشہور ہے -
 میرا کہ یہ ضیاء کی ہے - یہ طبع کو اس کی ضرورت کے موافق ہر فن میں اہم دور کی
 نہایت حاصل ہے - طبع کے لب بہتہ کو جس سے زیادہ نقش کر لیا کو شرف سے
 کیونکہ بہت مشہور ہے - کہ وہ بہت میر طبع کی اگر اس میں کام حاصل ہوگا - یا وہ
 کہ طبع کو میرا اس دور کی مشہور کام ہوگا - جو اس دور کی تربیت دینا ہے

صاحب دلی ہے۔ ہر از منہ ادا ہوتے جواد نے احصا نہیں کیا۔ پہلا
 دسویں۔ اور اٹھنیاں کو کام سیر نہ لاسکیگا۔ تو طبعی ہی سیر میں بہت عرق نہ
 نہ سیر۔ ہر ہی سیر چھوڑنے تک اونکو پڑھنی میں استند بہارت حاصل ہوا مگر۔ ہر
 زندگی سیر خود کوئی بیتہ یاقین اختیار کریں۔ اونکو پڑھنی کا بہت بہت رکت رہے گا۔

حساب

ابتدائی تحکیم۔ کما مانت و میر۔ کہ جو کچھ قواعد کی قیمت اور ان کے عمل
 جو قصہ ہے۔ اونکو نہ دیکھا جائے۔ شاید کی خاصیتوں میں قیاد ہی داخل ہے۔ بچہ اول
 عمر کے ساتھ ہوتا رہتا ہے۔ اور انکو عددوں کے ابتدائی عمل کے وقت اور قریب
 دیر میں ہوتا ہے۔ کہ انکو کی بنیاد پر حساب کے ابتدائی قصور اور انکو ان میں سے کتنے ہیں

اس تعلیم میں مندرجہ ذیل امور کا اجماع طرکنا چاہی کہ

۱۔ ہر سے قاعدہ نہ بتانا چاہئے۔ اگر بتاؤ گے۔ تو تم کو یہ سمجھ لے گی۔ کہ جو خیالات طبع میں
 پیدا کرتے ہیں۔ وہ ان غیر نہیں ہی اسے موجود ہیں۔ سب کو چاہئے کہ جو طبعی قواعد کو حاصل
 کیے۔ اور اس کا ہم ہیں۔ اونکو ایسی عددوں میں۔ جو آہستہ سے اسے خاص طرح پر
 مختلف ہوں۔ ہر سے اونکو عددوں کی نسبتی قیمت کا تصور چاہئے۔ ہر ایسی عددوں کو
 کہ۔ جن طبعی وقت ہیں۔ انکو طرح طرح سے گھٹاؤ۔ بڑھاؤ۔ ہر سے اونکو اعداد کے مختلف
 خیالی چاہئے۔ جو بچہ کی فوج میں ہر ایک کی طرح کرنی چاہئے۔ کہ وہ ان چیزوں اور اس طرح کے
 دیکھ کر اعداد و مقید کے مانتا ہے۔ طبعی اعداد کو صرف اعداد ہی کی غرض سے کام میں نہیں
 لیتے۔ بلکہ چیزوں کے شمار کرنے کی غرض سے کام میں لگاتے ہیں۔ وہ چیزوں کو ان میں سے

دیکھ کر غارتہ ہر۔ چیزیں جو اعداد کو ادا کرنے کی طاقت دینے نہیں ہوتی۔

وہ یہ جانتیں۔ وہ پہچانیں کہ پہچانیں کہ یہ ہوتی ہیں۔ لیکن اعداد پہچاننے کی نسبت
کچھ بڑے نہیں کر سکتے۔ غرض یہ ہے۔ اعداد کو علم کے طور پر نہیں۔ بلکہ حساب کی خاصیت
کی طرح مشابہت۔ شکل کے ساتھ نہ جانے۔ البتہ تدریج معیہ اعداد کی ذریعہ ان کی توجہ

جو اعداد کی طرف رجوع کرنی چاہئے۔
اس تعلیم کا لکھنا یہ ہوتا ہے۔ سیٹ پر بحث کرنا چاہئے۔ اور سیٹ پر عمل کرنا چاہئے۔
اسی حساب کے لئے بنائی ہوئی چیزیں جو اعداد کی اور کوس کے۔ جو اعداد کو اور ترقی پانچ سو
پر درج میں شمار کے ذریعہ سمجھائی جاسکتی ہیں۔

بہ ابتدائی تعلیم کی حد تک

اس تعلیم میں جو باتیں بنائی جاتی ہیں۔ وہ مجیدہ طور پر بنائی جاتی ہیں۔
وہ قدرت اعداد۔ عملی طور پر۔ ہمیں عددوں کی قیمت شمار کے ذریعہ سمجھانی چاہئے۔ ایک سو ایک
ہر ایک ہندسہ پر علیحدہ علیحدہ سبق ہونے چاہئیں۔ اور پھر سو تک اور سو سے زائد ایک ایک سبق
ہونا چاہئے۔ اعداد کو عملی ہتھیار بنائیں۔ وہ بھی سکھانی جائیں۔ لیکن عملی طور پر نہیں
بلکہ عملی طور پر۔ گنتی کے ساتھ ہی جمع اور تفریق کے عمل کی تعلیمیں۔ جب ہم گنتی میں
تو ایک ایک جمع کرتے جاتے ہیں۔ اور جب بڑے گنتی میں۔ تو ایک ایک گنتی کرتے جاتے ہیں
جمع کے عمل میں اہل دو چہرہ دو چہرہ عدد جمع کرنے چاہئیں۔ اور صاف جمع اور مجموعہ کو باری
مارا ساتھ رکھنا چاہئے۔ ہر ایک خاص عدد دینا چاہئے۔ اور جن اعداد میں وہ ہیں

وہ پوچھو۔ یعنی اجزاء کی دہائی دینے کی دہائی۔ پھر
 زیادہ عدد جسے جمع کرنا ہی مشکل ہے۔ ہر کہ دو دہائیوں کو دہائیوں
 اور اکانوں کو جمع کرنا چاہئے۔ ترقی کے محکمے کے آسان طریقہ یہ ہے۔
 کہ دس یا کسی اور عدد میں سے کسی سے بڑے اعداد کو ترقی کرنا چاہئے۔ پھر کرنا
 چاہئے۔ کہ موزون منہ ساکن رہے۔ اور موزون ہوتا رہے۔ اس کے بعد حاصل ترقی اور
 موزون یا موزون منہ بتا کر تیسرا عدد دینے کی دہائی چاہئے۔ پھر کسی عدد میں سے دو عدد کو
 گنتنا چاہئے۔ ہر کہ بڑی بڑی سے عدد کو ایک سے کسی سے ترقی کرنا چاہئے۔ ہر
 جمع اور ترقی دہائی کی مشق کرانی چاہئے۔

ضرب کو جمع کے ذریعہ سمجھنا چاہئے۔ پہلے جو ترقی جوڑے عدد دینے چاہئیں۔ موزون
 رہے۔ ہر موزون منہ کو ساکن رکھو۔ بعد میں دہائیوں کو دہائیوں کے غیر ضرب دلاؤ۔ پھر
 کئی اعداد سے ایک یا زیادہ اجزاء ضرب دینے کی دہائی چاہئے۔ ایک سے زیادہ عدد دہائی
 ضرب سکھائو۔ اور ہر پانچ حفظ یاد کرنا چاہئیں۔

تقسیم کے عمل سے آگے نہ لائیں وہیں۔ جمیع مقسوم علیہ ساکن رہے۔ اور مقسوم
 بڑے بڑے جات۔ لیکن ایسی عدد دینی چاہئیں۔ کہ تقسیم کے بعد کچھ باقی نہ رہے۔ ہر کہ دہائی
 ایسی منہ میں دینی چاہئیں۔ جمیع کچھ باقی نہ رہے۔ ہر کہ دہائیوں کی تقسیم دہائیوں سے ہر کہ
 دہائیوں ضرب اور تقسیم دونوں کی مشق کرانی چاہئے۔ ایک خاص عدد سکھائیے سوال دیکھنے چاہئے

کے ساتھ ہی یہ ابتدائی عہد سبب نہ جانے۔ مگر کہہ سکتے ہیں کہ مسکن نامہ سبب ہی
 دین ہے۔ جب اس صحیح عدد کے ساتھ۔ بہتر کیفیت میں ہی عمل ہوں۔
 جو کہ درپہ پانچ ہوا۔ دو کثیر مجموعہ اعداد کا ذکر آیا ہے۔ سینکڑوں ہوا۔ ہر ہفتہ ہوا کی
 مثالوں کو دیکھنا چاہئے۔ ہر غرض کہ نئی گولوں کو جو کہ کاہل ہے۔ سینکڑوں گولوں کو
 چاہئے۔ ہر صبح اس طرح کام دے۔ کہ ہر روز جو عہد ہے۔ طلبہ کی انگلیوں اور سن کی
 رچی طرح پوری کر سکیں۔ اور ان کو چاہئے۔ کہ ہر کوئی وقت و ذبح بھیجے اور دعا کرے

مقررہ اوزان اور پیمانے

ابتدائی تعلیم کے مقاصد کے لئے مقررہ پیمانوں کا مشہور نامہ اور مندرجہ ذیل ہوتا ہے۔
 ۱۔ ان کی اگلیاں معتد ہوتی ہیں۔ وہ روزانہ کے مین دین میں پانچ سے گیارہ ہوتے ہیں
 ۲۔ ابتدائی تعلیم میں اکثر یہ نقص ہوتا ہے۔ کہ مجرد اعداد کو معتد چیز کی مثال
 دینا سکتے نہ ہوتے۔ بلکہ معتد اعداد کو ہی جس اوزان اور پیمانوں کی جدولیں تیار
 ہوتی ہیں۔ مجرد اعداد کے طور پر سمجھتے ہیں۔ پس اسکا سیکھنا بچوں کو دلچسپ اور خوش گوار
 نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ مصیبت مملو ہوتا ہے۔ طویل پیمانوں کی ایک مثال سیکھ ہم اور کر کے
 سیکھنے کا طریقہ بیان کرتے ہیں۔ اس کی نسبت طلبہ کو اتنی باتیں یاد کرنی ہوں گی۔

۱۔ پیمانوں کی ہر ایک گائی کی قیمت

۲۔ گائیوں کی باہم نسبت

۳۔ روزانہ کے کام اور اوقات

۴۔ ہر چیز کی گائیوں کی مثالیں دینے کے لئے ہیں۔ وہ انہیں

۱۶۱ گڑھ عالم ہر ایک عمل کی وجہ سے ہے۔ توبہ جانتا چاہے۔ کہ ذکر کو اپنے اصول
 و کیفیت ہے۔ سمجھا کر پڑھائیں گے لیکن خودی ہے۔ کہ طبع ہر ایک کے وقت ہو جائے۔
 صبر و استقامت ہر مضمون میں عام قاعدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اصل سے اصول۔ خاص سے عام
 اور معلوم سے نامعلوم حاصل کیا جائے۔ یہ اس طرح ہوتا ہے۔ کہ معلوم طبع کے ساتھ ایسا
 نہ لیں جس سے کہتا ہے۔ جن سے آشنا ہیں۔ خاص خاص صورتیں جو عورت نے
 پڑھنے ہیں۔ ان کو کہتا ہے۔ اور اس میں ذکر لکھتا ہے۔ جو عام اصول میں عام ذکر
 مکتبہ ہیں۔ جب معلوم نہ ہو۔ بہت سی مثالیں دیکھ اصول اور عام سمجھا کر طبع کے
 ذہن نشین کر دیں۔ تو ذکر کو چاہئے۔ کہ جو تباہی حاصل ہوں۔ ان کو مختلف عبادت
 میں بیان کر دیں۔ یعنی ایک چوٹا سا عقوبت ہو۔ جب معلوم نہ ہو۔ اخذ کر
 تو ذکر کو چاہئے۔ کہ اس میں ذکر لکھ کر عقوبت ہو۔ جو عام سے عام
 ہوتا ہے۔ اور طبع کو سمجھا کر۔ کہ عام و خاص میں کوئی نیا یا فرعی بات نہیں ہے۔ بعد
 پوری عبادت ایک سال اور مختلف صورت ہے۔

بعض قاعدہ ایسی ہوتے ہیں۔ کہ ان کو ذکر نہ کرنا بلکہ طبع سے پکارنا و سننا ہوتا ہے۔ یا طبع
 سمجھ سے باہر ہوتا ہے۔ تو اس صورت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا عام و خاص
 میں پڑھنا چاہئے۔ اور یہاں اصول عامی طبع کیا ہے۔

دل حیرت ہے کہ طبع خدا کمال مکتبہ ہیں۔ ان کو خود انہیں سے لکھنا چاہئے۔
 جو عمل اپنی بات ہے اور استغناء کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ اور یہی طرح یاد ہوتا ہے۔

(۴) اگر قاعدہ یہ ہو۔ طالب علم اور خود افعال سکین۔ لیکن تباہی سے اکثری اصول کو سمجھ سکتی ہیں۔ تو ایسی صورت سیر قاعدہ تباہی ہے۔ اور اگر اصول سمجھنا چاہیے (۵) اگر قاعدہ ایسا ہو۔ کہ تباہی سے ہی کیلئے علم اور اصول نہ سمجھ سکین۔ تو اگر کوئی جوڑ دینا چاہیے۔ حسب ایسا علم ہی۔ کہ اگر کمین ہر ایک بت دیں سے ثابت ہو سکتی ہے۔ اور کی دیکھیں باتوں کو اور دیکھ اعتبار یہ ان کی سے بہت نقصان پہنچتا ہے۔

حساب میریوں تربیت ہو۔ لیکن چار ابتدائی یا سبب ہیں۔ یہ بھی جمع۔ تونقی ضرب۔ تقسیم۔ باقی سے قاعدہ ضرب ہے۔ اور انہیں کہ منہ جینے کی جتنی ہیں۔ اولیٰ کہ دو قاعدہ تونقی نسبت اور قدرت اعداد کے اصول سے یہ طریقہ پیدا ہوتا ہے۔ باقی قاعدہ تونقی انہیں دو قاعدوں کے ذریعہ سے لفظی ہیں۔ ہر ایک قاعدہ جو خاص صورت اختیار کرتا ہے۔ وہ ان دو باتوں پر موقوف ہے۔ مدعا ہوا کہ تونقی میں ہر لفظ کو تونقی و جمع اصول حسب وہ مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً ایک ہی تمام کی مقداروں کو جمع اور تونقی اور متاثر کرتے ہیں۔ (و.ج۔ تونقی)

وکی کسی عدد کی اجزاء پر ہر ایک کی کل عدد پر جمع ہوتا ہے۔ (و.ج۔ تونقی۔ ضرب۔ تقسیم) وہی اگر ایک مقدار دوسری مقدار سے کسی گنا ہو۔ تو ایک کی نسبت دوسری نسبت کو تونقی گنا ہوگی۔ نیز طیکہ دو مقدار میں ایک ہی تمام کی ہوں۔ (مثلاً سبب) قاعدہ کا بنانا کی ہے۔ منہ ان اصول کی کچھ موزن ابتدائی عملوں کو ایک صوبہ جمع کرنا یا پڑھو۔ کہ اصول اور ایک کی نسبت کا ایک نتیجہ ہے۔ حسب پڑھانے کے ہر طرز کی نسبت دو ہاتھ رہتانی ضرور ہوں۔

دل اگر صحتِ قاعدہ اور اصولِ علمی طور پر سمجھائی جائیں۔ تو اپنی عورت کی سبقت
 سے باقی اور عورتِ آئین ہو جائے گی۔ اگر یہ نہیں سمجھ جائے۔ کہ اپنی عورت سے
 درسلوئے عہدہ لفتہ ہے۔ یا بیجا ہو جاتی ہے۔ طبع کو عداوت کی حالت میں رکھتے ہو جاتی
 اور اوپر کے ساتھ صفائی سے عمل کرنا ہی مہارت ہو جاتی ہے۔ اور غلو کی نسبت گشتی میں
 ہر شے کی مہارت کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔ اور گشتی سے ہی یہ مہارت ہوتی ہے۔ اگرچہ
 مناسب بھی ہوتا ہے۔ اور ہر عورت کی ہر ایک چیز سے شروع سے پڑھنا یا جاننا۔ اور نہایت
 آئین اور سیدی کی سادہی ٹھانی دیکھا جائے۔ سکھائی بھی یاد کرنا چاہئے۔ جو کہ
 طالب علم علم سیرت کی رتہ جائے۔ ان ٹھانی کی توفیق ہونی چاہئے۔ کیونکہ ایک
 قاعدہ میرا عدد اور اذکار باہمی تعلق سے جو اذکار و کیفیت ہو جاتی ہے۔ اور اسے دور
 نہ سمجھنے کی اصل کریمہ آسانی ہو جاتی ہے۔ اور اپنی عورت میرا دینی کار سہولت کے لئے
 جو ترکیب اختیار کی جاتی ہے۔ اذکار و رتہ سے دوسرے عہدہ کی شروع نہیں ہی وہ
 ترکیبیں جو جہیں گئی ہیں۔
 دوسری چیز مضمون میرا سبب کا عہدہ سبقت ہوتی ہے۔ چچ دلیہ کی مشق کہانی بہت
 کچھ موزون ہے۔ قوتِ استدلال اور فہم کی ترقی کہانی طالع صبا کی تہذیب میں
 دیکھا گیا ہے۔ اور تفسیر علیہ درجہ کی تعلیم میرا دینی ہے۔۔۔ حسبِ گوہ و شبہ کی سادہ
 قوتِ تفسیر سمجھنا چاہئے۔ اور اوپر کی تعلیم طریقی نذر میرا کی جائے۔ تو یہ علم مضمون و اسباق
 نہایت ہے۔ جو طبع کی فہم سے بہتر ہے۔ اور جبر کے قوتِ استدلال کو بڑی ترقی ہوتی ہے۔

قاعدوں کے احتمال میں قواعد عقلیہ کی ترقی

(۱۲۹)

حسب قواعد کے سیکھنے پر اگر قواعد عقلیہ بہت زور دیتا ہے۔ لیکن اگر اسے سمجھنا چاہے
 اور بغیر اورانی بت باقی نہیں رہی۔ جس سے ادنیٰ قواعد عقلیہ کی ترقی ہو۔ اور علم طبع کو
 ان قاعدوں کو بدلیں گے۔ اور خیال نہ کرنا چاہئے۔ کہ اب علم کی خاطر اس کے
 ہی رشتہ کوئی ترقی نہ ہو۔ جس طرح علم نے حساب قاعدوں کو ترقی دیا۔ کہ حساب۔ اور
 قواعد عقلیہ کی ترقی ہی قاعدوں کے احتمال کو محدود نہ کر سکتے ہیں۔ بلکہ اس کے معلوم قاعدہ کائنات
 اور ان کی کمال دستی اور ترقی پانچ گوی۔ اور یہ ہی اس کو چارہ اور خیال نہ ہو۔ کہ یہ معقول
 و تہائی تہیہ قواعد عقلیہ کی ترقی ہی یہ ایک اچھا ذریعہ ہے۔ اور قاعدوں کے حساب
 قواعد عقلیہ کو جس قدر مشق ہوتی ہے۔ اور عقیدہ کے زیادہ اور قاعدوں کے احتمال کے نہیں
 ہوتی ہیں۔ اس امر کی تشریح کے لئے ہم صرف نوکی اکٹھا کر دیتے ہیں۔ اور ان کے حکم اور اثر
 کو اور نوکی قاعدہ حساب کے قاعدوں کے سرفہرست کیا جائے ہیں۔ یعنی تمام مشاغل و ذریعہ
 علم ستغرائی سے بعد اخذ کئی جائے ہیں۔ اور ان کے حساب کے نہیں طبع کی قوت و استدلال کو
 بہت کچھ مشق ہوتی ہے۔ لیکن سچ بتا رہے۔ کہ صرف نوکی تعلیم سے قواعد عقلیہ کی مشق
 اور قوت ہوتی ہے۔ اور جب صرف نوکی قاعدوں کو تہہ کتب تجویز کی حکم سے پرہیز نہیں
 ہی کیفیت حساب میرے۔ اور مغفوں میں طبع کی قواعد عقلیہ کو اور قوت خوب مشق ہوتی ہے
 درجہ عبادت سوال کو سمجھنے اور اصل کے نہیں کا جس کے ہیں۔
 سوال، پارکینٹ کی مبرکی ٹی خود امید رہی۔ ایک طریقہ اور دیگر طریقہ دردی
 لیکن دوسری کی نسبت اور کی رہی ہیں۔ اور انہیں۔ تہہ کتب تجویز کی ہیں۔
 در کمال سبب و تہہ کو۔ (۱۸ + ۱۹ + ۲۰) = ۵۷ = ۲۹۹ کے

اور سوال کی مقررہ صورت خارج کرنی پڑی۔ اور ہر محنت کے نتیجہ لکھائی پر یہ ۱۳۰

جن سوالات میں بعض نام نہ رکھائے جاتے تھے۔ اور کچھ جن کے بغیر طبیعت پر زور نہیں پڑتا
کسیں جو سوالات میں بڑے بغیر۔ اور بغیر دیکھنا پڑتا ہے۔ کہ نونہ تا عدد لکھنا۔ اور کچھ سوالات
وہاں دیکھنا۔ تو وہاں ضرور دیکھنا پڑتا ہے۔ اور بغیر طبیعت کے ذہن کے سیاسی اور کچھ کی
صنفی کچھ سوالات ہیں۔ لیکن ان کو سوال کی شرائط سمجھ کر ان کو عدالت کے درجہ بن کر نام نہ لکھنا
یہ تجربہ میرا ہے۔ کہ طبیعت موری عدالت کو چاہتے ہیں عورت کچھ کئی جا رہی ہیں۔ لیکن جب تک
سادہ و عادی سوال دیا جاتا ہے۔ تو سنہ استہتے ہجرتی ہیں اگر کچھ موری سوالوں کی مشق
پر لکھنا کر لکھنا۔ تو جو یہ لکھنا دیکھنا کا بار بار لکھنا دیکھنا ہے۔ کہ جو کچھ تا عدد لکھنا
دیکھنا کچھ نہیں پڑتا۔ بلکہ دیکھنا سوال سے لکھنا ہی نہیں پڑتا۔ بلکہ لکھنا۔ اور کچھ حل
کر لکھنا کچھ تا عدد لکھنا۔

معلوم ہو جائے۔ کہ عقلی اور عبارتی سوال اپنی طبیعت سے ترتیب لکھنا ہوں۔ وہ چاہے کہ
وہی مشق سے استہتے عدالت میں لکھنا ہے۔ اور کچھ طبیعت کے سوال یہاں کچھ ہیں۔
کسیں کچھ دیکھنا ہے۔ کہ لکھنا دیکھنا کچھ تا عدد لکھنا۔ کہ جو کچھ تا عدد لکھنا۔ اور طبیعت
کی عدالت موری سے اچھی طبیعت سمجھنا ہوں۔ لیکن ان کو کچھ ہیں اور وقت دیکھنا ہے۔
اور مثال سے چھ لکھنا ہیں۔ کہ طبیعت کچھ تا عدد لکھنا کی مشق کر لکھنا ہوں۔ اور طبیعت کچھ
ہی مشق کر لکھنا ہوں۔ کہ جو کچھ تا عدد لکھنا۔ کہ طبیعت کچھ تا عدد لکھنا۔ کہ جو کچھ تا عدد لکھنا۔
اور کچھ موری سوالات ہر عدالت کچھ تا عدد لکھنا۔ اور ہر عدالت کچھ تا عدد لکھنا۔
وہ چاہے ہیں۔ یعنی ایسے سوالات دئے جاتے ہیں جنہیں طبیعت کو تا عدد لکھنا اور مثال کچھ تا عدد لکھنا
کرنا پڑے۔ یہ طبیعت کچھ تا عدد لکھنا کے متعلق ہر غرض سے سوال ہونے چاہئے۔

[illegible]

اسی سے ہمیں یہ سمجھنا چاہیے۔ کہ صرف ایک جزئی چیزیں جو ہوتی ہیں
 ۴۔ یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ ایک ہی دفعہ بنو گئے جم کر نہ تھے۔ جب وہ بنے جو
 عدو کی صورت میں بنے۔ اور ہر ایک کو جو ہی بنانی چاہئے۔

۵۔ اور اگر وہ بالکل یہ فریاد ثابت کرو۔ کہ کو اعدا کو لا در بدر جم کر نہ چاہئے۔ اور غیر ملک
 حاصل کو جم کر نہ چاہئے۔

۶۔ ہر غیر ملک کی سمجھاؤ۔ کہ اعدا کو کھلم کھلتے ہیں۔ اور چھڑتے ہیں۔ کہ ان کو قہر
 دے۔ کہ وہ یہ کہ سب سے پہلے یہ سمجھ کر نہ چاہئے۔ اور ہر وہ ملک تو وہ
 کو ایک سرور کے ساتھ ایک قلم سر ج کر نہ ہیں۔

۷۔ پھر غیر ملک حاصل کو جم کر نہ سمجھ کر نہ چاہئے۔ کہ ان کو اصل مروت ان کو
 سے جو ایک ہی حاصل کی ہے۔ اور ان کو ان کے ساتھ چھڑ کر نہ ہیں۔

۸۔ ہر ایک جو ہر ایک عدو بنانا چاہئے۔ اور ان کو ہر ایک جو کو ہر ایک کی ر عمارت جو

کہ فریاد سمجھنا چاہئے۔

۹۔ کہ ہر ایک جو ہر ایک عدو بنانا چاہئے۔ تو ہی نہیں۔ کہ ایک ہی عمل تو عمارت

کیا چاہئے۔ کہ عمارت جو عمارت سمجھ کر نہ چاہئے۔ اور ان کو ہر ایک عمل کی وہ جو چھڑ کر نہ چاہئے۔ جب ایک

عدو کی جگہ۔ تو ان کی اور کی مشق کرانی چاہئے۔ کیونکہ میں وہ جو ہر ایک مشکل ہونی

چاہئے۔ اور ہر ایک جو ہر ایک کہ ہر ایک ہونی چاہئے۔

۱۰۔ ۵ + ۴ + ۱ = ۱۰ پہلے طبع کو وہ عمل جو بنانی کر چھڑ کر نہ چاہئے۔

۱۱۔ ۵ + ۴ + ۱ = ۱۰ پہلے طبع کو وہ عمل جو بنانی کر چھڑ کر نہ چاہئے۔

۱۲۔ ۵ + ۴ + ۱ = ۱۰ پہلے طبع کو وہ عمل جو بنانی کر چھڑ کر نہ چاہئے۔

or, $r_{40} = r_{24} + r_{16}$, $r_{16} = 0.5 + 0.5 + 0.5$

اور $132 + 24 + 1 = 157 = 109$ کے برابر ہے۔ اس کے لیے سب سے زیادہ مناسب

(تغریق)

[illegible]

$$\begin{array}{r} 240000 \\ 240000 \\ \hline 480000 \end{array}$$

$$\begin{array}{r} 040000 \\ 240000 \\ \hline 280000 \end{array}$$

$$\begin{array}{r} 020000 \\ 240000 \\ \hline 260000 \end{array}$$

ہر ایک صوفی مشق کی صحت پر مبنی ہے۔

۵۱۱۱ ۵۱۱۲ ۵۱۱۳ ۵۱۱۴ ۵۱۱۵ ۵۱۱۶ ۵۱۱۷ ۵۱۱۸ ۵۱۱۹ ۵۱۲۰

لیکھ موقوف اور موقوف موقوف کے صورت اور نسبت بدل گئی ہے۔

عمدہ و ذوق قرب قریب کیا ہے۔ التبادل میرا اصول کی سادگی پائی ہے۔
جن سوا غیر صنف ہو گئے۔ اور کئے صلی غیر صنف نے کو طریق سے طبع و ثبوت ہوئی۔

کسیک صفراء و صنف جابر۔ تو یہ ثبوت وضع ہو جائیگی۔ اولی السیرال یعنی جابر
صنفیث اہل صنف۔ جب کئی صنف ہو جائے۔ تو یہ اسیرال یعنی جابر۔ صنف

دو صنفوں۔ علیٰ ہذا القیاس۔ ہر ایک صنف غیر ثبوتی کے مثال میں چاہئے۔ مثلاً کٹر
گرمی کا ایک نہ دیا ہے۔ اور ہر ایک صنفوں۔ تو کٹر و دنی۔ جتنی۔ اٹھنی بھٹانی

پڑتہ۔ گرمی ہی ہوں۔ تو یہ تو دنی پڑتا ہے۔ تو یہ تو احتیاط کرنی چاہئے
کہ اصل ہی اول ثبوت اعداد نے۔ ہر ایک صنف کی طبیعت کھجور جاتی ہے۔ جب کہ ثبوت

اعداد میں بیان ہو چکا ہے۔ جو اعداد یہ ثابت کیا جائے۔ اور کٹر ثبوت ہی سمجھنا چاہئے
ہر صنف خود عقیدہ کی مشق ہوتی ہے۔ لیکن ثبوت کو ثبوت ہوں ہی ثابتنا چاہئے۔ بعد

اور کٹر اصول اور دنی کو سمجھنا چاہئے۔ مثلاً جہاں ثبوت پر ثبوت پر ثبوت ہے۔
مگر جہاں اعداد کو سمجھنا چاہئے۔ تو دنی کو خود کیطہ سے جم کر ہے۔ حالہ ج

ایک ہی گنگا۔ ثبوت کا ثبوت پر ثبوت پر ثبوت ہے۔ اور ایک عدد کو کٹر عدد سے
کٹر ہے۔ ثبوت کا ثبوت پر ثبوت پر ثبوت ہے۔ جو کٹر ثبوت پر ثبوت ہے۔

ثبوت کا ثبوت پر ثبوت پر ثبوت ہے۔ تو دنی کو کٹر ثبوت پر ثبوت پر ثبوت ہے۔
ثبوت کا ثبوت پر ثبوت پر ثبوت ہے۔ تو دنی کو کٹر ثبوت پر ثبوت پر ثبوت ہے۔

جمع اور غزلیں کا استعمال
یہ تو پس بنا ہوا ہے۔ رتہ ہی رتہ نہیں طبعاً ہلکا کر نیے لئی انہی سے بنائی عشق کرانی
جائز۔ غزلیں عشق سے نہیں دینی زبان عشق بنی جا چکی۔ تاکہ لفظ حسنہ چھوڑیں
مست ہونے۔ لیکن یہ وہ ہے کہ یہ سنن اصول اور مدد کی گوانق ہونے چاہیں۔ مثنوی
کے ذریعہ عشق کرانی لکھی ہوتی ہے۔ زبان عشق کا یہ یہ ہونا چاہیے۔ ہر طبع اور اصول اور
معا کے مثنوی حسب ہر سنن مہارت ہونے۔ اگر نتیجہ جدیدی حاصل ہو جائے۔ تو اصل کو
مختلف طرح پر استعمال کرنا کچھ مضائقہ نہیں۔ مثلاً وہ کہ کہ زبان جمنا کر۔ تو یہاں
اصل ایک سطح پر ہوتا ہے۔ دراصل ہر جاتی ہر۔ زبانوں کو پس جب کہ کہ کہ کہ
جمع ہوا کہ ساتھ جمع کر۔ زبان تقصیر میں ہی اسے خوب کام لگتا ہے۔ مثلاً وہ کہ
گرد و مائیں کو پس تقصیر کر۔ نوعیت یہ رہا ہے۔ کہ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱

وہاں سے مراد وہ ہے جو اس دنیا میں پیدا ہوا ہے اور اس دنیا میں ہی رہتا ہے۔
 یا نہیں۔ کہ جس شخص نے اس دنیا میں پیدا ہوا ہے۔ لیکن جو اس دنیا میں پیدا ہوا ہے۔
 جس سے مراد ہے۔ جب یہ دنیا میں پیدا ہوا ہے۔ کہ اس طرح قاعدہ اس دنیا میں پیدا ہوا ہے۔
 دلچسپ معنی ہوتا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں سب سے پہلے ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا ہے۔ اس کے
 سوائے بھی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے اس میں آؤں اور اس پر توجہ کرے۔ پھر اس کے
 کہ جس میں اس کے لیے یہ ہے کہ وہ اس میں آئے۔ اور اس کے لیے یہ ہے کہ وہ اس میں آئے۔
 سوالیہ نہیں کہ اس کے لیے یہ ہے۔ اور اس کے لیے یہ ہے۔ کہ اس کے لیے یہ ہے۔ اور اس کے لیے یہ ہے۔
 اس کے لیے یہ ہے۔ سوالیہ اس کے لیے یہ ہے۔ کہ اس کے لیے یہ ہے۔ اور اس کے لیے یہ ہے۔

ف

ضرب
ضرب اور تقسیم کا منہ ہی ہے، طبع کو اپنی طرح یہ سمجھا دینا چاہئے۔ اران عدول کیا غفر
ہے۔ سب اعلیٰ جماعتوں کے طبع بھی یہ نہیں تھا سکتے۔ مرد کیا کر رہی ہیں۔ راز
روشنی پر چاہئے۔ مرتع کیا کر رہی ہیں۔ تو ہی جو یہ دیتی ہیں۔ کہ جناب جو ب کفال سے
ہیں۔ حاصل ضرب یا خارج قسمت کفال رہی ہیں۔ آسان شکل کے ذریعہ اذکر بخوبی
سمجھا دینا چاہئے۔ ضرب میں تو ہم یہ دیتے کیا کرتے ہیں۔ اران کسی عدد کو بار بار بڑی دفعہ
جمع کیا چاہئے۔ تو حاصل جمع کی ترقی ہے۔ اور تقسیم میں یہ دیکھتی ہیں کہ ہر ایک عدد کو
عد میں کتنی دفعہ شامل ہے + ضرب جمع کا مختصر عمل ہے۔ ہر ایک اس کو حجم کے ذریعہ سمجھا
چاہئے۔ تقسیم تقوین کا مختصر عمل ہے۔ ہر ایک اس کو وزن کے ذریعہ سمجھا چاہئے۔
پہلے ضرب اور تقسیم ہر دو کی بنیاد ہے۔ اس کے گولیک کے چوکوں کی مدد سے پہلے

سب سے پہلے - طالب علم کو معلوم ہو جائے - کہ اسے اور کتنے گھنٹے ہوں گے
 معلوم ہو جائے کہ - پھر بار بار دہرائے اور مشتق کرے تو سب طالب علموں کو اکتا دینا چاہیے
 اگر کوئی چاہے ہی طالب علم فوراً اچھی طرح نہ بتا سکے - تو سمجھنا چاہیے - کہ وہ کوئی بڑا اچھا طرح
 نہیں آتا - نہ ہی مشتق کے ذریعہ آگے بہت تک پہنچ سکتا ہے مناسب ہوگا -
 ضربت سے کہیں اس سوال سے پہلے - کہ جس میں ضربت نہ ہو اور وہ اس کی
 کہانیاں ہیں - غیر ممکن ہے کہ اس کو حاصل کرے اور اس کے لئے طریق بتانا چاہیے - یہ
 اس کے مسائل کے ذریعہ ہی غور کرے کہ وہ کچھ کام دیکھے - جن میں ضربت نہیں کیا کہ وہ دیکھ لے
 ہوگی - اگر طالب علم کہانی اور دہائی کی ضرب لگائے اچھی طرح سے کہانی جائے گی - اور وہ کو
 جو بڑی اچھی طرح سمجھنے کی مہارت کر لے گی - (دہائیوں کی ضرب کا حکم میرے محضر کے اوپر مضموناً
 تو دہائیوں کے مسائل میں اور نو وقت ہوگی - جبکہ ضربت سے کہانیاں اور دہائیاں ہوں
 ہوں گی - اگر کسی عدد کو ۱۰ سے ضرب دیا جائے - تو اس کے دہائی کی ضرب سے کہانی سے نو وقت
 ہوگی - تین کو تین سے کہانی چاہئے - یہ کتابت اعداد کے خلاف ہے - اور عمل
 پیچیدہ کر دیتا ہے - دیکھ کر تین کہنا چاہئے - اور ضربت ہی ضربت دال تو یہ خیال کرنا
 چاہئے - وہ کیا ہے - اور ہر طالب علموں کو یاد دلادو - دہائی ہر - اس لئے
 ضرب ہی دہائی سے شروع ہوگی - اگر تین لکھتے کہتے اعداد اور ضربت سے کہانی چاہئے
 کہانی سے کہیں - تو یہ کوئی وقت ہوگی - کیونکہ طالب علم اچھی طرح سمجھ جائیگا -
 دہائیوں کی ضرب تین کہانیوں کی ضرب سے کہیں مختلف ہے - اور ضربت

۱۴۵) جسے غریب ایک تہائی اکائیاں سیر سے دوسری قسم کی اکائیاں عامہ بنی
 ہیں۔ اور دوسری غریب صحت کا اصل نمونہ گنے کے فی نام سے جو تفریق کے
 مطابق ہے۔ کیونکہ اعلیٰ درجہ کی اکائیوں سے اور درجہ کی اکائیاں نمونہ بنی ہیں۔ اور
 صحت جو کہ مطابق ہے۔ کیونکہ دوسری درجہ کی اکائیوں سے اعلیٰ درجہ کی اکائیوں
 کی طرف جانا ہوتا ہے۔ بات یہ ہے۔ ہر درجہ میں صیغہ قدرت یا کثرت بعد اس کے
 ہوگی۔ اور یہ کہ مطابق امر کو وقت یا آسانی ہوگی۔ اور کہ خود جو وقت تقسیم
 سے مشرب کی جاتی ہے۔ وہ بالکل جاتی رہتی ہے۔

ہر گز سب سے پہلے جو طریق اختیار ہوتا ہے۔ اور دوسری صحت کو پورا پورا دیکھا
 جاتا ہے۔ مثلاً $9934 \div 23 = 431 + 20 + 200$ عام میں صفیں اپنی اپنی جگہ
 دیکھی گئی ہیں۔ بشیرک عمک صحیح اصل تو یہی ہے۔ لیکن مختصر طریق کی نسبت
 دوسری جوں کو وقت معلوم ہوتی ہے۔ اور طبع کو قدرت اور کثرت اعداد اچھی طرح
 سمجھائی گئی ہے۔ تو ۹ چار ہزار کی جگہ ہو۔ خود مسکندہ کی وہ دوسری عمک سے
 ہو گیا وہ اکائیاں ہیں۔ البتہ جو بے سیر یا ایک ہزار کو اپنی اپنی صحیح مشرب پر رکھیں۔
 سیر سے ملتا ہے۔ اور عام طریق میں کوئی وقت نہیں۔ ۹۹ میں ۲۲ قریب قریب
 وہ نوشتہ ہیں۔ اور جو کہ نہ نونی ہیں۔ خود دماغی حوزہ اکائی خود سکند
 وہی چار ہزار۔ چونکہ نہ نونی ہیں مسکندہ ہے۔ تم بھی پہل مسکندہ ہے
 اب ۲۲ جو باقی ہیں۔ دوسری ۲۲ تین دفعہ جا سکتا ہے۔ اور چونکہ ۲۲ دماغی
 ہیں۔ دوسری تین ہی دماغی ہونگے۔ اور ہی اس کو مسکندہ سے دوسری طرف

کھنچا جا رہے ہیں۔ اب یہ ہوتا ہے کہ میری ہمت اور جاکستہ ہے۔ چونکہ وہ ایک عورت
 تھیں۔ ان ہی اکائیوں ہونگی۔ اور اگر کوئی عورت کی طرف سے کھنچا جا رہے ہیں۔
 اگر طبعی طور پر عمل کو نہ سمجھ سکیں۔ تو یہ جاننا چاہئے۔ کہ یہ عورتیں کتنی کمزور ہیں۔ اور اگر عورت
 معتد بہرہ ور اور فورا کوئی یا جاوے۔ تو ہنس سکتی ہیں۔ قرب کے ساتھ ہنس کر اور غیر مکمل حاصل
 میرے صغیر کے ہی جانیں۔ تقسیم کے ہتھیاری عمل میں صغیر کا لگنا اچھا نہیں۔ اور
 نہ سبب نہیں۔ البتہ خارج قسمت میرے جو غیر مکمل نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ ان کو عورتوں کے لئے
 نام بہرہ ور جانیں۔ تو کچھ مفاد تو نہیں ہیں۔

[illegible]

دہائی ہر قسم کے سلاطین پر غیر محبت صحت کے اصول میں ذرا کام پڑتا ہے۔
 لیکن سادہ عوام کی بنیاد پر اصل اور گنتی کے اصولی پر ہے۔ اور سچو دعوہ میں
 جمہور تفریق کے عمل کی بنیاد پر نہیں ہر اصول پر ہے۔ وسیط میں مسکینوں کی
 ضرب کے بعد مسکینوں کو انہیں مسکینوں کی فہم سکھانی چاہئے۔ نئے تہذیب
 کو ملا کر مغرب بنیاد بنا کر۔ اور اعلیٰ کے ذریعہ غربت پر موقوفہ نہیں بنانا چاہئے
 اگرچہ طبیب اور دینی شاوکیں ذریعہ آسانی دیکھ رہے اور سمجھ رہے ہیں۔ مثلاً ۱۶ x ۱۶
 منہ دی ہر۔ جو ۱۶ x ۱۶ ہے۔ لیکن فہم کے طور پر۔ اور سمجھ رہے ہیں اصل
 کام میرا ہے۔ ہر قسم کی احوال اسے ملنی چاہئے۔

تقسیم

جب طبیب کو یہ سب دیا گیا۔ ہر تقسیم کر کے دیا گیا۔ اور دوسری کیا غرض ہے۔ تو ہر تقسیم
 بھی زمین سکھانے چاہئے۔ اور انہیں انہیں ہی سمجھائی جائے گی۔ اور ہر قسم کی۔ جو ضرب پر
 سکھائی گئی ہے۔ صرف ان کو ادا دیا۔ یہ خیال ہے۔ ہر جہت میں قاعدہ پر سکھائی
 گئے ہر۔ اور انہیں نسبت تقسیم کا سکھانے کے لئے زیادہ مشغول ہوا کرتا ہے۔ اور ہر کی وجہ
 پر چاہئے ہر۔ یہ جہتوں قاعدہ غیر تو اور درجہ کی اکائیوں کی طرف سے اعلیٰ درجہ کی
 اکائیوں غیر جاتا ہوتا ہے۔ اور تقسیم میں اعلیٰ درجہ کی اکائیوں سے اور درجہ کی اکائیوں کی
 طرف جاتا ہوتا ہے۔ یہ سمجھ رہے ہیں کہ۔ ہر قسم کی ہر۔ کہ ہر سمجھ رہے ہیں
 دوسرے دعوہ میں کام پڑتا ہے۔ ہر قسم اور ابتدائی علم غیر پڑا۔ ہر قسم کی ہر کام

وہو

تحریر

نوٹ۔ نویں، چھٹے مرتبہ اس سوانح کو عبادت سیر بن کر سمجھنا چاہئے۔ جسے اسکا حاکم
عامت ہے۔ اول اس کے غرض کے تحت اصول کا استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ اصول کو ہر ممکن
مفہوم نہیں۔ بلکہ جس کھلے عام غیر آتا ہے۔ طالب علم دیکھ کر بخوبی رہنمائی ہے۔ یہ پس ہے۔
عمالت ہوتا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ سیر ضرب دیتی ہیں۔ سب سے پہلے یہ کہیں کہیں ہے

THE
CHINA

۱۰۰۰
 بحرِ جوبِ روا یہ یعنی ہیں ۔ - دوسرے ہر روز میرے ہاتھ تک پہنچیں ۔ یہ جوبِ ایسا منفرد

ج۔ ملازم سے عمل کریم اور جی طرح اور منج نہیں کرتی۔ صرف اس طرح تو رہتا نہیں گستا۔

[illegible]

وہ ایک بڑا میراث شغف ہوتا ہے۔ میراثی شغفوں کی تعداد چوتھوں کی نسبت آٹھ

گناہ پرستی۔ امیساہی جو بے نیسوں کی نسبت مرنے چاہئے۔ اب یہ تینوں چوند

نباء۔ پاپ عین صحت کے اصول کا ذخیرہ اور شریعت و عزائم نہیں۔ ہر کہ صلی علیہ وسلم جو

عصیت جابر۔ اور کی بولی پوری وجہ پناہ لینی چاہئے۔ بچے چونکہ ایک سنگ سیرا

پنیر پرفہر - یہ کہ میرے شہسوار ہوگا۔ جتنی دغا اور سب آتشیں میرے

اور یہ کہ اگر آپ انفسیہ رسی میں گویا۔ ہونے نہ بن کر رفت ہی اسطرح ہوری کری

وہ بیان ارادنی جو ہے۔ در کتب عدد و کتب نجوم و کتب طب و کتب جہاں طرہ خداوند چاہے۔

اصلی شہر کی قیمت پر کہ فرق نہیں آتا۔ ایک نر ازل کو جنہ ۶-۱۰-۱۶ کو

پنرسین عورت - پرکھ من ارجیٹ صدی کے یہ لکھا کہ ہر پرکھ میں خرب 30

اور حضرت پر کھڑی ہیں۔ ۱۶-۱۰-۱۷ سب مسلمانوں کو آج میں قرب دو۔ اور کو گویا

۶۰ گنا از دھیر۔ مکتبہ غریب مرگن کر نیچے کیا نقش۔ غریب مرگنی حد بہت زیادہ

معصوم کو چاہئے۔ ہر عورت کو سنا ہے۔ نبیؐ۔ اول اول عورت جو نور محمدؐ کو دیکھا، چاہے

۶-۱۰-۱۴
۶-۲۳-۳۰

میں شنگہ، روتہ
میں شنگہ، روتہ

۶-۱۰-۱۴ = ۶-۲۳-۳۰

$$n = \frac{12}{5,4944}$$

پہا تہی مٹ مٹ ہوتی ہے۔ ثبوت سیرتیں۔ اور یہی ٹولہ ۱۴۹
سودت سیرتیں ہی تھیں تو صلیح ہوں چاہئے۔ اگر طالب علم ان اشعار کی احوال کو اچھی طرح
سمجھ جائیگا۔ اور جو کچھ غلط ہوگا۔ گو وہ نہایت برادر اور صاحبِ اختیار ہو جائیگا۔
نور اللغات مجھ سے کہی دیت ہوں گی۔

سوالیات متعلقہ علمائے شریعہ

[illegible]

وقت ہوگا۔ ایک اور سوال یہی ہے۔ جمیر و عیش میں ہر گرجیہ سوال کے
 معنی جتنے ہیں۔ اگر گز کی قبت ۱۰ شنگ ہو۔ تو ۱۰ شنگ کی قبت کیا ہوگی۔
 ورنہ مقدار کی کمی یا زیادتی کے تحت کتنی ہے۔ سبب اور طبع نہیں۔ جب سوال
 اسی مسئلہ میں ہے۔ تاہم جو معلوم ہوگا۔ اور اسی سوادیت کا جو بھوڑا نہیں ہو
 سکتا۔ اور یہی جان لیجے۔ کہ کوئی نہیں دیکھتی۔ پر مسم کو چاہئے۔ کہ یہ کچھ
 اور ایک گز کی قبت معلوم ہو جائے گی۔ تو سات گز کی قبت مسم از کوئی بڑی بات
 نہیں۔ لیکن وہی کی قبت ہمیشہ معلوم ہو سکتی ہے۔ ہر گز اس سوال میں اصل رشتہ
 علاقہ عد ہے۔ ہر گز ایک گز کی قبت اور پتہ کر۔ ۱۰ گز کی قبت ۱۰ شنگ ہو۔
 تو سات گز کی قبت ہوگی۔ تو گز کی قبت سے نصف۔ تو گز کی قبت اور کی
 تہائی۔ ایک گز کی قبت اور کا چھٹا حصہ۔ اور کی کا چھٹا حصہ ۱۰ پر نصف کر کے
 میں ہو جائے۔ یہاں اصول یہ ہے۔ اصل قبت کی پانچوں پر تقسیم کر۔ تو ایک گز کی
 قبت کھل کر آئے گی۔ اگر ایک گز کی قبت ۱۰ شنگ ہو۔ تو سات گز کی قبت ہوگی
 ورنہ۔ چار گز کی جو گنی۔ ۱۰ گز کی سات گنی۔ درست گنی ایک گز کی قبت
 کو ۱۰ میں ضرب دینے سے قبت آئے گی۔ لہذا اصول یہ ہے۔ اصل چیز کی قبت
 سادہ ہوتی ہے۔ ایک چیز کی قبت ۱۰ ہو تو وہ چیز ۱۰۔

اور اگر معلوم ہو۔ اور عادت ترک مسم کا نہ ہو۔ بکہ ضو سے کام لی۔ تو یہی ہی دلیل
 کافی ہے۔ مثلاً اگر ۱۰ گز کی قبت ۱۰ شنگ ہو۔ تو سات گنی ۱۰ گز کی قبت کیا ہوگی۔ ۱۰ شنگ

سے لے کر - ایک لڑکی ست لڑکی کی نسبت کیا ہوگی - سہ عشق کا یہ لڑکا دلا

بے آہستگی - پر ادنیٰ سوال کرو - جبکہ نوکر ہے اچھا ہے - جس کی عمل پر نہیں

عمدہ پڑتی ہیں - ایک شخص کی عمر ۲۵ سال کی ہے - اور دوسری کی ہفتہ کوئی ۲۰ گنی ہے

اور دوسری مہ ماہی خرچ ہو رہی ہے - ترجمہ یہ سال ہوگا - دوسری نسبت ہوگی

دل جو کچھ چاہتا ہے - وہ ادا کر دیتا ہے - جو کچھ دوسری دوسری ہے - جو کچھ دوسری دوسری ہے -

دوسری - جو کچھ دوسری ہے - وہ سیدھے میں ہے - جو کچھ دوسری دوسری ہے - دوسری

دوسری لڑکی ہے - جس نے دوسری دوسری ہے -

سہ - اور جو کچھ خرچ کر لگا - یہ سیدھے میں ہے - ایک ماہی خرچ چاہتا ہے - دوسری

کے لڑکی - جس نے دوسری دوسری ہے -

ان تینوں باتوں میں سے ہر ایک - اس سوال میں بڑا عمدہ ہے - اور جو کچھ خرچ

ہیں - اگر سوال کوئی حل کرے - اور دل کو یہ دینا ہے - ایک ماہی خرچ کیا ہے -

ہے - اور دوسری دوسری ہے - جس نے دوسری دوسری ہے - نو ماہی خرچ

پڑتا ہے - لیکن دوسری دوسری ہے - اور دل کو یہ دینا ہے - ایک ماہی خرچ

دوسری دوسری ہے -

دل سوال میں تو ایک ہی ہے - دوسری میں دوسری ہے - لیکن دوسری ہے -

ایک عطا ہے - اور دوسری دوسری ہے - طلب علم اگر یہ کیا کرتے ہیں - اور دوسری دوسری

خیالی ہوتا ہے - اور دوسری دوسری ہے - سوال کو آسانی سے حل کر دیتا ہے - لیکن

سوال کو حل کرنا محض اتفاق ہے - دوسری دوسری ہے - اور دوسری دوسری ہے -

۱۵۶
 کہ سوال میں کسی چیز پر سوچا جائے۔ اور کوئی کیا عادت چاہے۔ اور کونسا عادت چاہے۔
 ۲۔ اور کونسا عادت متعلق۔ اور میں طلبہ جو بہ اکثر چھ سواریں۔ اور خود عقیدہ و فتنہ ہوگی

تجارت

ابتدائی عادت و توجہ میں رہنا کہ چاہے۔ اور اور کو حسبِ توجہ کہتے ہیں۔
 جبکہ اہل طلبہ کو توجہ دینا چاہے۔ تو مذکورہ ذیل کے کام کی فائز چاہے۔ ۱۔ ایک سال
 ۱۵۶۰ اگست کی نسبت حساب۔ ۲۔ ۱۵۶۰ فی گھنٹہ کے حساب کرد۔ ۳۔ سوال کو طلبہ کے حساب
 کرنا چاہے۔ کہیں توجہ دینا چاہے۔ اور توجہ حاصل کرنے کی مختلف عادت دینا چاہے۔
 ۲۔ فوٹوگرافی میں اصول کو چند دن کے اندر کے ذریعہ سمجھو۔ ۳۔ ایک سال کی نسبت حساب
 ایک ٹینک۔ ۴۔ پیر تو سب سے پہلے سب سے پہلے۔ ۵۔ ایک سال کی نسبت حساب
 ۶۔ پیر تو سب سے پہلے سب سے پہلے۔ ۷۔ ایک سال کی نسبت حساب
 ۸۔ پیر تو سب سے پہلے سب سے پہلے۔ ۹۔ ایک سال کی نسبت حساب
 ۱۰۔ پیر تو سب سے پہلے سب سے پہلے۔ ۱۱۔ ایک سال کی نسبت حساب

۳۔ اور اور میں نے مذکورہ ذیل کے کام کی فائز چاہے۔ ۱۔ ایک سال
 ۴۔ پیر تو سب سے پہلے سب سے پہلے۔ ۵۔ ایک سال کی نسبت حساب
 ۶۔ پیر تو سب سے پہلے سب سے پہلے۔ ۷۔ ایک سال کی نسبت حساب
 ۸۔ پیر تو سب سے پہلے سب سے پہلے۔ ۹۔ ایک سال کی نسبت حساب
 ۱۰۔ پیر تو سب سے پہلے سب سے پہلے۔ ۱۱۔ ایک سال کی نسبت حساب

۱۲۔ پیر تو سب سے پہلے سب سے پہلے۔ ۱۳۔ ایک سال کی نسبت حساب
 ۱۴۔ پیر تو سب سے پہلے سب سے پہلے۔ ۱۵۔ ایک سال کی نسبت حساب
 ۱۶۔ پیر تو سب سے پہلے سب سے پہلے۔ ۱۷۔ ایک سال کی نسبت حساب
 ۱۸۔ پیر تو سب سے پہلے سب سے پہلے۔ ۱۹۔ ایک سال کی نسبت حساب
 ۲۰۔ پیر تو سب سے پہلے سب سے پہلے۔ ۲۱۔ ایک سال کی نسبت حساب

و در تعینت بود چنانکه - تو از کس نام بتنا چنانکه - ابتدا بهی سزایم شمس سبب نیست - بهر کس نام
 نام منهنی سطر طبع کویشال آنگاه - هر یک کوئی نیامده - حال آنکه به کوئی نیامده نیست -

نوٹ - جب طبع سلیوں پر سوال دیکھتے تو دیکھتے تانکہ کوئی چیز ہے - ہر ایک عمل کی
 توجہ یہ ہے کہ یہ تانکہ کوئی چیز ہے - کہ کیا عکس ہے - اور کہوں - جب طبع کوئی
 سوال کی چیز کی چیز - تو دیکھتے تانکہ کوئی چیز ہے - کہ بڑی صفائی اور صفا طبع کوئی چیز

کسور عام

جب میں نے یہ چیز دیکھی تھی - اور طبع کوئی چیز ہے - وہ دیکھتے تانکہ کوئی چیز ہے -
 ہر ایک چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے - ہر ایک چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے -
 لفظ یہ ہے - طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے -
 گئے - اور طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے -
 طبع کوئی چیز ہے -

اور جب طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے -
 اور طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے -

اور جب طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے -
 اور طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے -
 اور طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے -
 اور طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے -
 اور طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے - اور طبع کوئی چیز ہے -

اور علیہ السلام نے چاہیں۔ بھائی بھائی کہہ کر میں نے اسے سمجھایا۔

۱۰ = ۲۰ = ۳۰ = ۴۰ = ۵۰ = ۶۰ = ۷۰ = ۸۰ = ۹۰ = ۱۰۰ = ۱۱۰ = ۱۲۰ = ۱۳۰ = ۱۴۰ = ۱۵۰ = ۱۶۰ = ۱۷۰ = ۱۸۰ = ۱۹۰ = ۲۰۰ = ۲۱۰ = ۲۲۰ = ۲۳۰ = ۲۴۰ = ۲۵۰ = ۲۶۰ = ۲۷۰ = ۲۸۰ = ۲۹۰ = ۳۰۰ = ۳۱۰ = ۳۲۰ = ۳۳۰ = ۳۴۰ = ۳۵۰ = ۳۶۰ = ۳۷۰ = ۳۸۰ = ۳۹۰ = ۴۰۰ = ۴۱۰ = ۴۲۰ = ۴۳۰ = ۴۴۰ = ۴۵۰ = ۴۶۰ = ۴۷۰ = ۴۸۰ = ۴۹۰ = ۵۰۰ = ۵۱۰ = ۵۲۰ = ۵۳۰ = ۵۴۰ = ۵۵۰ = ۵۶۰ = ۵۷۰ = ۵۸۰ = ۵۹۰ = ۶۰۰ = ۶۱۰ = ۶۲۰ = ۶۳۰ = ۶۴۰ = ۶۵۰ = ۶۶۰ = ۶۷۰ = ۶۸۰ = ۶۹۰ = ۷۰۰ = ۷۱۰ = ۷۲۰ = ۷۳۰ = ۷۴۰ = ۷۵۰ = ۷۶۰ = ۷۷۰ = ۷۸۰ = ۷۹۰ = ۸۰۰ = ۸۱۰ = ۸۲۰ = ۸۳۰ = ۸۴۰ = ۸۵۰ = ۸۶۰ = ۸۷۰ = ۸۸۰ = ۸۹۰ = ۹۰۰ = ۹۱۰ = ۹۲۰ = ۹۳۰ = ۹۴۰ = ۹۵۰ = ۹۶۰ = ۹۷۰ = ۹۸۰ = ۹۹۰ = ۱۰۰۰ = ۱۰۱۰ = ۱۰۲۰ = ۱۰۳۰ = ۱۰۴۰ = ۱۰۵۰ = ۱۰۶۰ = ۱۰۷۰ = ۱۰۸۰ = ۱۰۹۰ = ۱۱۰۰ = ۱۱۱۰ = ۱۱۲۰ = ۱۱۳۰ = ۱۱۴۰ = ۱۱۵۰ = ۱۱۶۰ = ۱۱۷۰ = ۱۱۸۰ = ۱۱۹۰ = ۱۲۰۰ = ۱۲۱۰ = ۱۲۲۰ = ۱۲۳۰ = ۱۲۴۰ = ۱۲۵۰ = ۱۲۶۰ = ۱۲۷۰ = ۱۲۸۰ = ۱۲۹۰ = ۱۳۰۰ = ۱۳۱۰ = ۱۳۲۰ = ۱۳۳۰ = ۱۳۴۰ = ۱۳۵۰ = ۱۳۶۰ = ۱۳۷۰ = ۱۳۸۰ = ۱۳۹۰ = ۱۴۰۰ = ۱۴۱۰ = ۱۴۲۰ = ۱۴۳۰ = ۱۴۴۰ = ۱۴۵۰ = ۱۴۶۰ = ۱۴۷۰ = ۱۴۸۰ = ۱۴۹۰ = ۱۵۰۰ = ۱۵۱۰ = ۱۵۲۰ = ۱۵۳۰ = ۱۵۴۰ = ۱۵۵۰ = ۱۵۶۰ = ۱۵۷۰ = ۱۵۸۰ = ۱۵۹۰ = ۱۶۰۰ = ۱۶۱۰ = ۱۶۲۰ = ۱۶۳۰ = ۱۶۴۰ = ۱۶۵۰ = ۱۶۶۰ = ۱۶۷۰ = ۱۶۸۰ = ۱۶۹۰ = ۱۷۰۰ = ۱۷۱۰ = ۱۷۲۰ = ۱۷۳۰ = ۱۷۴۰ = ۱۷۵۰ = ۱۷۶۰ = ۱۷۷۰ = ۱۷۸۰ = ۱۷۹۰ = ۱۸۰۰ = ۱۸۱۰ = ۱۸۲۰ = ۱۸۳۰ = ۱۸۴۰ = ۱۸۵۰ = ۱۸۶۰ = ۱۸۷۰ = ۱۸۸۰ = ۱۸۹۰ = ۱۹۰۰ = ۱۹۱۰ = ۱۹۲۰ = ۱۹۳۰ = ۱۹۴۰ = ۱۹۵۰ = ۱۹۶۰ = ۱۹۷۰ = ۱۹۸۰ = ۱۹۹۰ = ۲۰۰۰ = ۲۰۱۰ = ۲۰۲۰ = ۲۰۳۰ = ۲۰۴۰ = ۲۰۵۰ = ۲۰۶۰ = ۲۰۷۰ = ۲۰۸۰ = ۲۰۹۰ = ۲۱۰۰ = ۲۱۱۰ = ۲۱۲۰ = ۲۱۳۰ = ۲۱۴۰ = ۲۱۵۰ = ۲۱۶۰ = ۲۱۷۰ = ۲۱۸۰ = ۲۱۹۰ = ۲۲۰۰ = ۲۲۱۰ = ۲۲۲۰ = ۲۲۳۰ = ۲۲۴۰ = ۲۲۵۰ = ۲۲۶۰ = ۲۲۷۰ = ۲۲۸۰ = ۲۲۹۰ = ۲۳۰۰ = ۲۳۱۰ = ۲۳۲۰ = ۲۳۳۰ = ۲۳۴۰ = ۲۳۵۰ = ۲۳۶۰ = ۲۳۷۰ = ۲۳۸۰ = ۲۳۹۰ = ۲۴۰۰ = ۲۴۱۰ = ۲۴۲۰ = ۲۴۳۰ = ۲۴۴۰ = ۲۴۵۰ = ۲۴۶۰ = ۲۴۷۰ = ۲۴۸۰ = ۲۴۹۰ = ۲۵۰۰ = ۲۵۱۰ = ۲۵۲۰ = ۲۵۳۰ = ۲۵۴۰ = ۲۵۵۰ = ۲۵۶۰ = ۲۵۷۰ = ۲۵۸۰ = ۲۵۹۰ = ۲۶۰۰ = ۲۶۱۰ = ۲۶۲۰ = ۲۶۳۰ = ۲۶۴۰ = ۲۶۵۰ = ۲۶۶۰ = ۲۶۷۰ = ۲۶۸۰ = ۲۶۹۰ = ۲۷۰۰ = ۲۷۱۰ = ۲۷۲۰ = ۲۷۳۰ = ۲۷۴۰ = ۲۷۵۰ = ۲۷۶۰ = ۲۷۷۰ = ۲۷۸۰ = ۲۷۹۰ = ۲۸۰۰ = ۲۸۱۰ = ۲۸۲۰ = ۲۸۳۰ = ۲۸۴۰ = ۲۸۵۰ = ۲۸۶۰ = ۲۸۷۰ = ۲۸۸۰ = ۲۸۹۰ = ۲۹۰۰ = ۲۹۱۰ = ۲۹۲۰ = ۲۹۳۰ = ۲۹۴۰ = ۲۹۵۰ = ۲۹۶۰ = ۲۹۷۰ = ۲۹۸۰ = ۲۹۹۰ = ۳۰۰۰ = ۳۰۱۰ = ۳۰۲۰ = ۳۰۳۰ = ۳۰۴۰ = ۳۰۵۰ = ۳۰۶۰ = ۳۰۷۰ = ۳۰۸۰ = ۳۰۹۰ = ۳۱۰۰ = ۳۱۱۰ = ۳۱۲۰ = ۳۱۳۰ = ۳۱۴۰ = ۳۱۵۰ = ۳۱۶۰ = ۳۱۷۰ = ۳۱۸۰ = ۳۱۹۰ = ۳۲۰۰ = ۳۲۱۰ = ۳۲۲۰ = ۳۲۳۰ = ۳۲۴۰ = ۳۲۵۰ = ۳۲۶۰ = ۳۲۷۰ = ۳۲۸۰ = ۳۲۹۰ = ۳۳۰۰ = ۳۳۱۰ = ۳۳۲۰ = ۳۳۳۰ = ۳۳۴۰ = ۳۳۵۰ = ۳۳۶۰ = ۳۳۷۰ = ۳۳۸۰ = ۳۳۹۰ = ۳۴۰۰ = ۳۴۱۰ = ۳۴۲۰ = ۳۴۳۰ = ۳۴۴۰ = ۳۴۵۰ = ۳۴۶۰ = ۳۴۷۰ = ۳۴۸۰ = ۳۴۹۰ = ۳۵۰۰ = ۳۵۱۰ = ۳۵۲۰ = ۳۵۳۰ = ۳۵۴۰ = ۳۵۵۰ = ۳۵۶۰ = ۳۵۷۰ = ۳۵۸۰ = ۳۵۹۰ = ۳۶۰۰ = ۳۶۱۰ = ۳۶۲۰ = ۳۶۳۰ = ۳۶۴۰ = ۳۶۵۰ = ۳۶۶۰ = ۳۶۷۰ = ۳۶۸۰ = ۳۶۹۰ = ۳۷۰۰ = ۳۷۱۰ = ۳۷۲۰ = ۳۷۳۰ = ۳۷۴۰ = ۳۷۵۰ = ۳۷۶۰ = ۳۷۷۰ = ۳۷۸۰ = ۳۷۹۰ = ۳۸۰۰ = ۳۸۱۰ = ۳۸۲۰ = ۳۸۳۰ = ۳۸۴۰ = ۳۸۵۰ = ۳۸۶۰ = ۳۸۷۰ = ۳۸۸۰ = ۳۸۹۰ = ۳۹۰۰ = ۳۹۱۰ = ۳۹۲۰ = ۳۹۳۰ = ۳۹۴۰ = ۳۹۵۰ = ۳۹۶۰ = ۳۹۷۰ = ۳۹۸۰ = ۳۹۹۰ = ۴۰۰۰ = ۴۰۱۰ = ۴۰۲۰ = ۴۰۳۰ = ۴۰۴۰ = ۴۰۵۰ = ۴۰۶۰ = ۴۰۷۰ = ۴۰۸۰ = ۴۰۹۰ = ۴۱۰۰ = ۴۱۱۰ = ۴۱۲۰ = ۴۱۳۰ = ۴۱۴۰ = ۴۱۵۰ = ۴۱۶۰ = ۴۱۷۰ = ۴۱۸۰ = ۴۱۹۰ = ۴۲۰۰ = ۴۲۱۰ = ۴۲۲۰ = ۴۲۳۰ = ۴۲۴۰ = ۴۲۵۰ = ۴۲۶۰ = ۴۲۷۰ = ۴۲۸۰ = ۴۲۹۰ = ۴۳۰۰ = ۴۳۱۰ =

سلیٹ پر اور سلیم علیہ و آلہ و سلم پر ایک خط لکھی۔ اور ہمیں پچھلے صد پر نشان کوس پر ہر ایک حد
کو نصف روپے دینے کا حکم دیا۔ پھر اس خط میں اب بھی قلم کے حصے تھے۔ جو حد

اور کہتا ہے۔ ہر مہنگی بہت سی شے یعنی چاہیے اور حضرت مسیحؑ تو ایسی ہیں۔

جنس فناء ہے تو سزا دے کے جائیں اور مجھ پر زیادہ ۔ اور حضرت سید احمد رضا

جمنیں سے تو خط کرنا وہ حصے کی جائیں۔ اور کدہ میر کی۔ اور طبع سے اڑ کر بطنہ مذکور

اپنی سلیوں پر بکھڑے جا رہا تھا۔ کافرتوں کے مہم طبع سے نہ ہتھ کھڑا جا سکتا تھا۔

نہا کنندہ اور سب علماء کو ایک ہی عدد میرزا و صاحب - اور درویشی عدد پیر تقسیم کیا۔

عاجز۔ توقیت میری کج ذوق نہیں آتا۔ مختلف طرح سے ایسے کی مشق کرانی جائز۔ شک نہ ہو

کے برابر ایک کمرہ بنایا کر دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ انھیں دوسرے بھی دے دیے اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے

میری ہوں - ایک بار ایسی ہی کسوفت آرد - - - - -

لیکن دوسرا نشانہ کشتہ اور سنبہ دوسری چیزوں - کچھ سپر مارکیٹ پر ایک عدد کو نصف

کیا جاؤ۔ یا تیرے ہمہ نفسیہ رہی جاؤ۔ تو تباہی کشی کنندہ اور نجات بخش کئی حصہ

بچے چاہیں۔ مگر اگر کہتے ہیں تو یہ تو ہے۔ بچے سیکھنے کے لئے ہوتے ہیں۔

سیرے پڑھنے چاہتی ہیں۔ تو براہِ یک جمعہ کتنا ہے۔ - کچھ دور ہے گواہ

یہ تمام باتیں دیکھ کر وہ بہت غصہ ہوا اور اس نے کہا کہ میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا ہے۔

۱۔ ہمارے سوسائٹی کے ارادے = پھر لڑنے کو اب بھی ہم نے جبری سے نہیں سمجھا

نزد - ایسا اصول پر سرکاری مجہم اور نفعیاتی نسیا دہر - اور ہر کی شہر میں جیتا رہتا

صرف ہوگا۔ انھوں نے ان دونوں کے سیکھنے کے وقت اس کی مدد کی ہو جائیگی۔

دہائی کی ہے : دہائی کی ہے

دس کھانسیں خط کو تقسیم کر کے



اسطرح کہنا چاہئے۔ الہی ہائے شاہد علم اور تہمت ہے۔

پندرہ سو عام سے متعلق ابتدائی عمل

جو امور اول اور پانچ ہیں۔ اور پانچ لے کر پانچ اور پانچ کا نصف ہے۔ جو اور
توزین کے دس میں طلبہ کو کئی وقت معلوم نہیں ہوتی۔ البتہ جمع اور توزین سے پیشتر
کسور کو ایک صورت میں لاؤ تو وقت اور کو وقت معلوم ہوتی ہے۔ اگر گزروں کو مختلف طرح پر
خط پر نہ کی مشق اچھی طرح راہی گئی ہے۔ تو ہر شکستہ نہ ہوگی۔ مگر کورس بتا کا خیال
رکنا چاہئے۔ ہر شاہدیں درجہ بدرجہ مشہور ہے۔

دہائی سے آٹھ شاہدیں میں تمام کی ہوگی۔ $\frac{1}{2} + \frac{1}{2}$ ہر قسم کے بہت سوال زبان اور سلیٹ
پر حل کرانے چاہئیں۔ اور عام کسور کی صورت میں نہ بھولانی چاہئے۔ معلم طلبہ پر اس بات کو بخوبی
ظاہر کرے کہ صیغہ ہندسہ دہائی کو جمع کرتی ہیں۔ اور ان کا نام میروزت نہیں آتا
طلبہ جو اس غلطی کیا کرتے ہیں۔ بے نسبت اور شاہدین دونوں کو جمع کر رہے ہیں۔ غلط
بہر مشق سے یہ غلطی رفع ہو جائیگی۔

دہائی بھر ایسی سوال دینی چاہئیں۔ جن میں ایک ایک حصہ دوسری لکڑے ایک حصہ کا نصف ہے

شود $\frac{1}{2} + \frac{1}{2}$ و $\frac{1}{2} + \frac{1}{2}$

دس کو کار ہر مشق کے سوال میں چاہئیں۔ شود $\frac{1}{2} + \frac{1}{2}$ چار دونوں کسور کو ایک طرح

[illegible]

اول ای سوال دینی ہے۔ جنہیں کس کو کسی صحیح عدد سے ضرب دینا ہے۔ یا تقسیم کرنا ہے۔
 مثلاً ۳۰۰ دور ہے ۲۰ و کس کو کسی دنیا سے ضرب ہے۔ کیونکہ ۳۰۰ کو ۲۰ سے ضرب
 دینا ہوتا ہے۔ جب ۲۰ ششنگ یا ۲۰ دہائیوں کو ۳۰۰ سے ضرب دینا ہے۔ صرف کہنے
 کا طرز علیحدہ ہے۔ جیسے ۳۰۰ کی ضرب اور تقسیم سے متعلقہ کتنا ہے۔
 درسیطہ کس سے ہوتا ہے۔

دلی دھڑکے بہر سرخ کاشتا لیر بنی جا ہنس۔ شند $\frac{1}{2}$ اور $\frac{1}{2}$ ہنس کرال
جورے $\frac{1}{2}$ دو جو کہ کہ لعل مستابر۔ شند $\frac{1}{2} \times 3 = \frac{3}{2}$ = $\frac{3}{2}$ مسکین ایک ہی ملک
کھانا اجاڑ۔ دو طرز کے شند کی علوی قدر مندرجہ ہو سکتی ہے۔ شند اگر آواز
۱۲ سیر ضربی کے ہر طریق ہنس۔ ایک سیر ہی، سیر صحت کے پر او کہ شند بنائی
یا ایک ہی وغیرہ کہتا ہے۔ کہ دو آواز منجے دو شند ہوئی۔

دوسرا ایک نیکو دوسری کسری ضرب دینی کا تقسیم ہر دوسری امر کی ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً
 پچھلے پچھلے ضرب دینا ہے۔ تو ہمیں کہا کرتے ہیں۔ $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$
 دوسرے صحت کے اصول کے موافق، کتنی کم چار کسری ضرب دنیا منظور تھا۔

یہ باخوشی نصیر - توجہ حاصل فرمائی - وہ اسی صاحبزادہ باخوشی تھے۔

اصل صاحبزادہ باخوشی نصیر - $\frac{1}{2} = \frac{1}{2}$ -

تقسیم ہری سلیم ہوتا ہے - $\frac{1}{2} = \frac{1}{2}$ - اصل تو یہ یہ رہا ہے - $\frac{1}{2} = \frac{1}{2}$ -

تو $\frac{1}{2} = \frac{1}{2}$ (غور سے اصل کا اصول) سیر کے چار پر لکھ کر دیا۔

جائزہ - چار کے باخوشی نصیر تقسیم کرنا - اصل خیریت ہر سے باخوشی ہوگی

بہتر $\frac{1}{2} = \frac{1}{2} = \frac{1}{2}$ - جب سیر ایسی سوال بہتر حل کر چکیں تو بہتر

عام و تباہ ہو کر - اور جن اصل بہتر ہو کر رہیں - اور کھانہ چاہ کر۔

بہتر نسبت و تناسب کے

وہ چاروں عددوں کی جس باہمی نسبت کو تناسب کہتے ہیں - یہ سب سیر طبع کو دیکھ کر نصیر

دلانہ چاہ کر - اور یہ مشابہت بنیں - یہ اصل تو طبع سے ہی جانتی ہیں - کہ وہ

کی نسبت ہو کر کی گئی ہے مطابق کہ وہ سیر ہو جاتی ہے - خاص طور پر ایک گز کا دو حصہ ہے

دو گز کی نسبت ہی ایک گز کی نسبت سے دو حصہ ہوگی - ہاں اگر وہ گز کا حصہ ہے - ۱۰

کی نسبت ہی ۱۰ گز کی نسبت سے دو حصہ ہوگی - ۱۰ گز کے سیر گزوں سے چھ گز کی نسبت

تو ۱۰ گز کے چھ گز کے سیر گزوں کی نسبت ہی چھ گز کی ہوگی - گھنٹہ چار گزوں سے

لکھتے ہوئے سیر - اگر وہ گھنٹہ کے کام چار گھنٹوں کے کام سے نصف ہوگا -

نصف ہاں لکھتے ہیں کہ ہم اختصار سے بہتر و سلیم چاہ کر رہیں - گز کو دیکھ کر

سے ہی نسبت ہو کر - جو گز کی نسبت کو ایک گز کی نسبت سے ہے -

۱۲ گزٹوں کو ۲ گزٹوں کے مقابلت پر۔ جو ۱۲ گزٹوں کی نسبت کو ۲ گزٹوں
 کی نسبت ہے۔ چونکہ حسب سیراعداد کے تعلقات کے ظاہر ہر گزٹے کی عدالت کے
 نتیجہ پر ان تعلقات کو ہی عدالت کے ذریعہ سطح کی ہر گزٹے پر
 ۱ : ۲ :: نسبت دیگر : نسبت ایک :۔ علیٰ ہذا التیاسر

۱۳ ہر اسی شخص کو اعداد و جزو سطح نشانوں کے ذریعہ سمجھنا چاہئے۔ مثلاً سطح
 ۲ کو نصف ہر ایک۔ اسی طرح ۴ نصف ہر ۲ سے یا ۲ کو ہی نسبت
 ۴ سے جو کہ ۴ سے ہر سطح ۶ تہائی ہے ۱۸ کی سطح ۱۲ تہائی ہے یا ۱۸
 یا ۶ : ۱۸ :: ۱۲ : ۳۶۔ اگر کہ ہر اسی سرادت دینی جائیں۔ جسے چھت سطح
 کے ذریعہ میں وہی باہر سطح سے نسبت کہتی ہیں۔ اور کہ ہر سطح کا طریق دو عدالت
 سے کہنے کا ڈنگ بیٹھ جائے۔ مسلم کو ہر ایک نشان سے لفظ غیر کہے۔ اور طبقہ
 کہیں۔ اسی عدالت سے کہیں۔ یا ہر گزٹے برعکس۔ یہاں کوئی تناسب صنفی طرح سے ہی
 ہو سکتا ہے۔ طبقہ کے ہر گزٹے۔ مثلاً ۴ : ۸ :: ۲ : ۴۔ پھر

۴ : ۲ :: ۸ : ۴۔ یا ۸ : ۴ :: ۲ : ۴۔ یا ۴ : ۸ :: ۲ : ۴۔
~~پھر ۴ : ۲ :: ۸ : ۴۔ یا ۸ : ۴ :: ۲ : ۴۔ یا ۴ : ۸ :: ۲ : ۴۔~~

پھر تین رقمیں برابر۔ اور چوتھی درجہ کرے۔ یا دو برابر۔ اور باقی دو درجہ
 کرے۔ ان سوا لکھا جو ب خود سلیٹ پر لیا جاوے۔ خودہ زبانی۔
 جو کہ کسی محکمہ کے لئے چاہئے۔

‘ ’

بستر عذرا کی عزت پر ہر قسم کی نشان و کینہ مست ہے۔ - ۳ : ۱۰ : ۱۲ : ۱۴

در عرض گمانی مسلم و اطراف اور اوساط کے معنی بیان کرنے چاہئیں۔ اور اس آیت میں دور کے
 ذریعہ نتیجہ اخذ کرنا چاہئے۔ ہر اطراف کا صوبہ = اوساط کی خاصیت دور ہے۔

۳:۵:۱۵:۱۴ درست ہے۔ یا نہیں۔

اولیٰ، چہرہ عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ - اور اگر تین برکتیں معلوم ہوں۔ - تو چوتھی معلوم ہوتی ہے

گزشتہ = مہم کے اگر آپ فقیہ ہیں - تو = مجھے گزشتہ فقیہ

اے۔ تو = $\frac{1}{2}$ اور $\frac{1}{2}$ پر نفی ہے۔ تو = $\frac{1}{2}$ چھ جہاں

سیر طبعی صرف مہذب کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ (بقیہ درجہ اولیٰ)

(۵) عبادتی سہولتیں سب سے زیادہ ضروری ہیں۔ - صرف تنہا سہولت بنانا کو نیا قانون سمجھیں

بعد اصرار پوچھی۔ مثلاً ہرگز کی قیمت دے ششماں کو۔ تو ہرگز کی قیمت کیا ہوگی

اصل عبارت: "وَلَا تُؤْمِنُ إِلَّا بِرَبِّكَ" جو "وَلَا تُؤْمِنُ إِلَّا بِرَبِّكَ" ہے۔

۱۰ : ۳۵ : ۴۰ : ۴۵ : ۵۰ : ۵۵ : ۶۰ : ۶۵ : ۷۰ : ۷۵ : ۸۰ : ۸۵ : ۹۰ : ۹۵ : ۱۰۰

چند کلمہ کہ آؤ نہیں کہ مسکتے ہیں۔ اور آؤ آؤی سنی و نویں میں۔

محبوبی آدمی زیاده ہونے لگا۔ اور شاہی فوج کے گھیرنے پر۔

۱۰. آدمیوں - جو ۱۰ آدمیوں کی خدمت میں ۱۰ آدمیوں کی خدمت میں - ہر ایک کے

یہ فریڈ میں ملتے ہیں ۱۶:۱۰:۱۰:۱۰

پچھلے سوال پر غرض سے لیا گیا تھا۔ اے طبیب کو معلوم ہو جاوے۔ ہر سطح مناسب مستقیم میں عکس جاتا ہے۔
 اسی طرح تناسب مکتوس میں ہوتا ہے۔ البتہ یہ غور کر۔ نسبت مکتوس سے طبیب کو وقت کی انتہائی اہمیت
 طبع طبع کی تاثیر دینی جائیں۔ اگر کسی ڈیڑھ سے تئیس بجائیں۔ تو یہ علم کو معلوم ہو جائیگا۔ ہر
 مطلوبہ کو جو تئیس و پچاس رکھنا چاہیے۔ اور ہر چیز کو جو تئیس و پچاس رکھنا چاہیے۔

بہ عمل فی آسانی پڑ

جب معلوم جماعت کے ذہن کو کسی خاصہ کو بڑھاپا پر پناہ دیا جائے۔ تو اس کا پتہ پتہ ہوتا ہے۔ کہ وہ سب
 سب سے پہلے آجائے۔ اے طبیب کو جو مشق کرائی جاتی ہے۔ دیکھ کر اس کے غرض میں ہوتی ہیں۔ اہل تو یہ
 وہ سب سے پہلے آجائے۔ و درستی یہ ہر ان کو مہارت ہو جائے۔ جب ہر سوال کو طبیب کی ہر
 ہر ڈیڑھ پور پور اصل رکھتا ہے۔ اور ہر طبیب ہر سوال اپنی سلیڈ ٹیپ پر ہر سال پر حل کرتا
 ہیں۔ تو یہی غرض حاصل ہوتی ہے۔ یہ سب سے پہلے آجائے۔ کہ یہ کیا کرنا چاہیے۔ ہر طبیب کے
 پورا پورا دور رس و نام کی کاریر۔ و درستی غرض حاصل ہوتی ہے۔ کہ یہ کیا کرنا چاہیے۔ ہر طبیب کے
 دیتا ہے۔ اول تو یہی سوال دیتا ہے۔ جو فقیر کی سب سے مشعل ہوتی ہے۔ سوالات کو
 بنانی کے ان کی نسبت ان کو پہلے سے معلوم ہے۔ وہ ہر سال کے سب سے پہلے آجائے۔ کہ یہ کیا کرنا چاہیے۔
 ہر کرتے ہیں۔ اور طبیب ہر حساب پسند کی صورت پیدا کرتے ہیں۔ کہ یہ کیا کرنا چاہیے۔ کہ یہ کیا کرنا چاہیے۔
 سمجھنا چاہیے۔ سب سے پہلے آجائے۔ کہ یہ کیا کرنا چاہیے۔ کہ یہ کیا کرنا چاہیے۔ کہ یہ کیا کرنا چاہیے۔
 وہ ہر سال کے سب سے پہلے آجائے۔ کہ یہ کیا کرنا چاہیے۔ کہ یہ کیا کرنا چاہیے۔ کہ یہ کیا کرنا چاہیے۔
 کہ یہ کیا کرنا چاہیے۔ کہ یہ کیا کرنا چاہیے۔ کہ یہ کیا کرنا چاہیے۔ کہ یہ کیا کرنا چاہیے۔

روزمرہ کام پر تیار ہو۔ دوسری رویتیں سوائے تھوڑے کچھ سلیب پر حد تک ہوں۔

ان سوائے کوڑھنہ آہستہ اور خوش حال ہوں، جا ہی۔ تھوڑے کچھ سلیب پر ہوں کہ اللہ

سوائے کو صبح صبح لکھ لیا میری بات کا ثبوت ہے۔ درجہ سوائے کو سمجھتے ہیں۔ جب طبع سوائے

میں رہی ہوں۔ تو میں کو میری بات کی وضاحت کرکے جا رہے۔ ہونے لگے کہ کچھ ہی اور

نقل کریں۔ میرے کاسٹ میں عین تدارک تو یہ ہے۔ کہ جب عین اخلاق ابھی ہوں۔

اور اگر اخلاق ابھی نہیں۔ تو یہ سب باتیں فضول ہیں۔ میرے کاسٹ کو جا رہے۔ کہ جب عین

کہ اخلاق درست کر نیکی کو شکر کرے۔ کسی بھی طریق سے یہ نقص کو دفع کرنا ضبط میں

داخل نہیں۔ برعکس اس سے طبع کی ترتیب ہی ہو۔ ہر روز کو ذرا نقل کرنی کی ترغیب

ہو۔ اور میرے علاوہ نگرانی ہی ہونی چاہئے۔ کیونکہ نیک نیت طبع ابھی ہر کسی ضرورت

ہوتی ہے۔ اگر کسی طالب علم سے میری طرح کا تصور سرزد ہو۔ تو اس کو خفیف خیال

نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ بہت بڑی بات خیال کر کے اس کا انتظام کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس سے

درحقیقت جماعت کی عزت بڑھتی آتی ہے۔ دوسرے لوگ کا فرض ہے۔ کہ

چھوڑ دے اپنی عزت کا خیال رکھتا ہے۔ اسی قدر جماعت کی عزت کا بھی خیال رکھ

سوائے اس میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اگرچہ سب باتیں موزاں ہیں۔ درجہ ہوتی

گزر جائے۔ تو سب کے تعلیم بند کرادی۔ اگر وہ ہر ایک طالب علم کا منتظر ہیں۔

تو بہت سادہ بات چہ ہوگا۔ اگر میں سوائے بڑے ہیں اس کے سمجھنا چاہئے۔

تو اس کا ہے۔ دلچسپی میں ہے سوچ۔ ہر ایک طالب علم کی بات چہ ہوگا۔

میں اگر اس کا یہ منت نہیں۔ بلکہ اس عین حاصل دیتا کرتا ہوں۔

۱۹۲
توتینا اور کو لنگور سیارہ سبز نظر آتی ہے۔ نیچے صحت - جدی - صفائی

{ مضمون خیر خیر } { ابتدائی درجہ }

نیچے کی فاس سے اس مضمون کو تیز درجہ غیر تقسیم کر سکتے ہیں۔ جب خیر خیر کی تعمیر شروع ہو جائے۔ تو سب سے اول ان کو خیر خیر کی اصطلاحات کا تصور دلایا جائے۔ اور غرض ان کی ان کو تیز درجہ خیر خیر کی طرف رجوع کرتی جائے۔ جو ان کی جان و لطافت جو خیر۔ جب طبع کو ان کا تصور اچھی طرح ہو جائے۔ تو جو اصطلاح ان کے لیے مقبول۔ بتائی جائے۔ جو خیر خیر میں طلب کیا جائے۔ وہ ان کے متعلق منطوق کا ذکر کر کے بیان کیا جائے۔ مثلاً یہاں سے دیکھا جائے۔ جیب۔ جھٹل۔ ساحل۔ مگر۔ گاؤں۔ قبضہ وغیرہ۔ ان کا تعلق ہے ان الفاظ سے شروع ہونا چاہیے۔ جو طبع و تعلق ہیں۔ مثلاً وہاں کا حال بتانا ہو۔ تو درجہ جیب سے شروع کر دو۔ جیب طبع کو روزمرہ اپنی گاؤں کے پاس سے دیکھتے ہیں۔ کبھی باغی ٹھکانا ہوتا ہے۔ کبھی جھٹل۔ کبھی باغی بہت چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ کبھی اور اٹھتا ہے۔ کبھی رستہ دیکھتے ہیں۔ کبھی اور رستہ دیکھتے ہیں۔ اور جھٹل بڑھتے ہیں۔ کبھی اور کھڑک کاٹ چڑھتا ہے۔ کبھی کبھی شروع جھٹل دار ہے۔ کبھی کھڑک کے میدان + دیکھ کر باغی ٹھکانا اور کھڑک جھٹل کا بہاؤ غیر صحیح لگتا ہے۔ دوسری طرف یہ دیکھتے ہیں۔ اور یہاں برابر بڑھتا جاتا ہے۔ اور ان کا سمجھنا میں جا کر آتا ہے۔ اور ان کا تصور طبع کو ان کے پاس میں یا ٹیلوں کے فروغ دلایا جائے۔ جن پر وہ اکثر چڑھتے رہتے ہیں۔ اور وہ ان ٹیلوں اور چھٹی چھٹی پاس میں کھڑکی طرح دیکھتے ہیں۔ تو خیر خیر میں یہاں لگا چل اپنی ذہن میں بانڈھنا چاہیے۔ مثلاً یہاں سے دیکھا جائے۔

۱۷۱
 ۱۔ آری بس جو درجہائی کے لئے تیار تھی وہ کیفیت دیکھتا رہتا ہے۔ اس کے ذریعہ
 سمجھنے کے نام پر وہ سمجھنا نہ کر کا ذکر اچھی طرح سمجھ گیا۔ اور سچ سچا۔ لیکن اس کے
 کو یاد رکھنا چاہیے۔ ہر ان چیزوں کا عام طور پر نہ کرنا کافی نہیں ہے۔ اگر وہ یہ چاہتا
 ہے۔ تو قدرتی شیطاں کا ذکر جو ائمہ طہارہ کے کتاب میں آیا تھا۔ اور کچھ غور سے سمجھنا چاہیے
 جب تک کہ وہ ایک لفظ نہ دے۔ تو مندرجہ ذیل کے احوال رکھنا چاہیے۔ منہج۔
 یا تو بھڑکے ہوئے ہیں۔ یا وہ کسی چیز سے کھینچے ہوئے ہیں۔
 دریا کا پانی بہت سی چیزیں بہہ کر ان کے اجتماع سے اکٹھا ہوتا ہے۔ جس سے پانی
 سیاہ ہوتا ہے۔ کبھی کبھی چار جہاں سے۔ بھٹ۔ گولہ۔ اور پانی کی مقدار
 و جہ بہ جہ بڑھتی جاتی ہے۔ کبھی رستے میں سے۔ کبھی کسی اور جہ سے۔
 وہ یہ غنیمت ہے کہ ہے۔ اور یہی تیزی بہت ہے۔ جاری میں پانی اترتا رہتا
 ہے۔ ہر جہ سے۔ اور یہی تیزی بہت ہے۔ جس سے غریب و پادشاہ ہے۔ اور
 کیا تیزی ہے۔ اور جو کچھ اور کچھ اور کچھ ہے۔ اور کچھ اور کچھ ہے۔
 اور کچھ اور کچھ ہے۔ اور کچھ اور کچھ ہے۔ اور کچھ اور کچھ ہے۔
 ہے۔ اور کچھ اور کچھ ہے۔ اور کچھ اور کچھ ہے۔ اور کچھ اور کچھ ہے۔
 اور کچھ اور کچھ ہے۔ اور کچھ اور کچھ ہے۔ اور کچھ اور کچھ ہے۔
 جو کچھ اور کچھ ہے۔ اور کچھ اور کچھ ہے۔ اور کچھ اور کچھ ہے۔
 نئی نئی۔ جو کچھ اور کچھ ہے۔ اور کچھ اور کچھ ہے۔ اور کچھ اور کچھ ہے۔
 لیکن۔ مہنات جو کچھ اور کچھ ہے۔ اور کچھ اور کچھ ہے۔ اور کچھ اور کچھ ہے۔

[illegible]

یہ کیا انگو سنا ہوتی تھی کہ گزشتہ روز میں زخمی ہوئی ہے۔ نوٹوں کی رعیت کی رعیت (۱۳۵)
 سوتی ہے۔ یہ بھی تباہ۔ زمین میں جو چیز پیدا ہوئی ہے۔ وہاں پھندہ اور اس کی سطح
 پہنچائی گئی ہے۔ اور اگر زمین میں حیات اور مہاشات بہت کچھ ملتی ہے۔ تو وہاں
 کہ پھندہ کی آتش کاں کی طرح ہو کر رہتا ہے۔ اور جو مہاشا اس میں آئے وہ دفن ہو جاتا ہے۔
 اور وہ دفن ہو کر رہتا ہے۔ مثلاً لڑکے۔ کونو۔ دھوپ۔ گزشتہ روز کی رعیت ہے۔ تو پھندہ اور
 وہ جو ڈھیر لگے یا ان کی طرف ہوتی ہے۔ اور اگر وہ لکڑی کا بنی ہوئی ہے۔ اور پھر اس میں
 رہتا ہے۔ تو وہاں بھی رہتا ہے۔ اگر کوئی لڑکا یا لڑکی ہے۔ تو وہ بھی رہتا ہے۔
 تجارت کو دفن ہوتی ہے۔ پھر زمین پر رہتا ہے۔ اور اگر وہ رہتا ہے۔ تو پھندہ اور
 مہاشاں پر رہتا ہے۔ اور وہ بھی رہتا ہے۔ مثلاً لڑکے۔ کونو۔ دھوپ۔ گزشتہ روز کی رعیت ہے۔
 کیا خیر کی رعیت ہے۔ اور اس میں کہ کچھ چیزیں ہیں۔

{ غنیمت کی چیزوں کو اپنی رعیت کی چیزوں سے متعلق ہو کر نام

پہلا وقت ہے کہ رعیت میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔
 اور اس میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔
 پہلا وقت ہے کہ رعیت میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔
 اور اس میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔
 پہلا وقت ہے کہ رعیت میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔
 اور اس میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔
 پہلا وقت ہے کہ رعیت میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔
 اور اس میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔
 پہلا وقت ہے کہ رعیت میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔
 اور اس میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔ اور اس میں رہتا ہے۔

وہ اپنی قوت متحدہ کے ذریعہ سب شے کی طرف سے مختلف منظر اور معجزات کا
 انصاف بنی زمین پر بندھ گئے ہیں۔ شندہ چوٹی پر پہاڑوں کو ڈالتے ہیں۔ جن پر طبعی
 اپنی کاؤسریوں کو چڑھتے ہیں۔ ان پر بڑے پہاڑوں کا دھن
 انصاف کی شکل میں ہے۔ جس پر پہاڑ ایک ٹوڑی لگتا ہے۔ اور پانی
 اور مکانات سب پر پانی کے بہاؤ۔

اگر کچھ کسی بندے کا یہ خیال بائیں ہے۔ کہ شندہ نہیں ہے۔ صرف
 چوٹی پر ہی ہے۔ جس کے پیروں میں پہاڑوں اور زمین میں
 کچھ ہے۔ اور چوٹی پر ہی ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔
 اور کاف کے پاس ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔
 کچھ ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔
 چلتی ہیں۔ اور سب بات اور دھڑکیاں ہیں۔ اور زمین پر ہی ہے۔
 دلی۔ تو زمین اور سب شے عظیم نشان و یاد کا خیال بائیں کوئی شندہ
 نہیں ہے۔ جو ایک سب سے بڑے کچھ ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔
 بستہ ہیں اور کچھ ہیں۔ اور زمین پر ہی ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔
 وہ رہا ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔
 عین وہ انصاف ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔
 جمع ہو گیا ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔
 یہ ہیں کوئی شندہ نظر آگیا ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔ اور زمین پر ہی ہے۔

موجود

گرچہ موسم سرما کی جو پیش گوئی تھی۔ اور کہ فروری منظرہ صوفی کی جدائی
 گریہا خیل کے ستارے۔ جائز کے موسم میں جو سہی پڑتی ہے۔ اور کہ فروری منظرہ
 بادہ کے میرا خیل خیل کے ستارے۔ جس دن چہرے ہو قوس۔ ہمیشہ بہت رہتی ہے
 نباتات جو بڑے اور حیات بہت کم ہوا کرتے ہیں۔ اگر ذرا اپنے ملک میں یہ سب باتیں
 غور سے دیکھی جائیں۔ اور ان کے ملک کے حیات اور ان کی حالت کی کوئی بات نہ کہیں
 اور ان کے پیشانی کی زمین اب بچھلے اور موسم کے تغیر تبدل کے موافق ہوتے ہیں۔ تو جب
 وہ دنیا کے اور جانوروں کی حالت اور نباتات کا حال سمجھیں۔ اور انسان کی مختلف
 نسلیں۔ جنہوں اور طرز منشیات کا حال سمجھیں۔ تو بہت فائدہ ہو گا۔
 جو خیر کی توجی کا لمحہ یہ دوست کہہ سکیں۔ کہ جب طلبہ تحفہ ملک چوں کو اپنی ملک
 دیکھی ہوئی چیزوں کے ساتھ مقابلاً کر کے سمجھیں۔ یا پوں کہو۔ اگر جو خیر کی توجی
 اس طرح ہوگی۔ تو طلبہ کی قور عقلیہ پر زور پڑے گا۔ اور عقول اور اخلاق دونوں کو فائدہ
 پہنچے گا۔ اگر یہ منظرہ کہ جو خیر کی توجی تباہی اور میں ایسی ہو۔ جس سے طلبہ خوش ہوں
 اور ان کو یاد ہو۔ اور ان کے دل میں شوق پیدا ہو۔ تو دنیا کے اور ملکوں کی کتابیں اور
 لوگوں کے حال تباہی ہوئے۔ جس کی توجی اپنی ملک میں مشاہدہ کرتے رہیں۔

مقامات کے نام
 اگرچہ تباہی اور برصغیر کے نام تباہی نام مخصوص نہیں ہوتا۔ تاہم ملکوں کے نام اور ان کے
 طبیعی حالات اور مجملہ عیسائی قوم مجمل طور سے تباہی نام نہیں۔ اور سچ تو یہ ہے۔ تو تباہی
 پر کام نہیں چلتا۔ مثلاً جیکو وہ دنیا کے حال پڑھتی ہیں۔ اور سو فٹ پڑھتے ہیں
 شیوہ ویاؤں مثلاً نیت یا رٹن کی نسبت کوئی خاص قصہ یا تباہی جاہ۔

۱۶۸۸ تو اگر کو خاص شوق اور توجہ سے سنیں گے۔ اور ان کے تمام سبق و استوق نے

سبب سے کماؤ میں مرقع رہ گئے۔ اور جب جو ندرت سے لکھنے والے صلی منصفیت لکھتے۔ تو وہ

دو کفری مسیح نہیں لکھتے۔ اور جب ان کو دیگر سکون کے جانوروں اور درختوں کے حال پر لایا جائے

تو وہ ان کے ساتھ سکون کے نام کی منسوب لکھتے۔ مثلاً رین کو لکھتے کہ ساتھ

عرب کو انٹ کے ساتھ چیز کو جاء کے ساتھ۔ بھال کو چاند کے ساتھ۔ اور کو گودی

کے ساتھ۔ جب کو کافی کے ساتھ۔ سکین کو ریشہ چاٹنے۔ اور سورت مقامات کے نام

وہ صرف ضنائ اور طبعی حالات۔ اور بعد اس کے تعلق سے سبکدستی ہیں۔ وہ ملک کو

چیزوں کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ نہ اس ملک کے ساتھ چیزوں کو

تصویروں کا استعمال کرنا چاہئے۔

ہر درجہ میں لفظ کے معنی لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے۔ اور میں نے

ہر ایک میں تباہی مچا دی۔ اور اگر مقام تباہی صورت ہو۔ تو یہ تباہی کا فرق۔ ہر

سمت میں درج ہے۔ اور اب ہر ایک کے نام سے لکھ کر لکھتے ہیں۔ طبع لفظ کے ذریعہ

مکمل مقامات کا درست خیال نہیں بانڈھ سکتے۔ کیونکہ ان کو یہ خبر تو ہی ہی نہیں۔ کہ لفظ

کیا چیز ہے۔ اور مختلف قسم کے مشطوں کے خیال ان کو دیکھ کر بند کرنا چاہئے۔ تو تصویر

میں سے لکھنے کا معنی چاہئے۔ صرف مختلف قسم کی چیزیں ہی نہیں ہونی چاہئے۔ بلکہ

متن کی تصویریں ہونی چاہئے۔ جسے مختلف سکون کے طریقہ سے لکھتے اور مدنی حالات میں

مثلاً عرب کی تصویر ایسی ہو۔ اور جس میں گیتان معلوم ہو۔ اور کسٹھانہ پڑی ہوں۔

کسٹھانہ جابج ہوں۔ اور ان کے بزرگ اپنی ذہنی باتیں میں ملے ہوں۔

مصر کی تصویر ایسی ہو۔ کہ اس میں درخت نیل نہ ہو۔ شہرستان کی تصویر میں اس کی کھیت
 حصوں اور دانے تیز نہ ہو جائوز۔ پہاڑوں کے درجہ اور اونچائی کی تقاریر کی قطعاً ظاہر ہونی چاہئے
 جن کی تصویر میں چاروں کھیت۔ اور ان کے جھگڑے شہر کی امریکہ کی تصویر میں ایک کتبہ اور
 رومی کے کھیت۔ لیب لند کی تصویر میں جس کے کھیت۔ رین ویر اور بہت ہر طیلے والی
 گھاٹیوں۔ سوز لند کی تصویر میں رخ و دریا اور مسخوری سبھی کی شکایوں اور ان کے
 کی تصویر میں پہاڑ۔ دریا۔ اور کشتیاں چلتی ہوں۔ کانہ نہ وہیہ ورنہ ہونہ جائیں
 دوسرا درجہ۔ نقشہ کا داخل ہونا۔ دوسرا درجہ کی تصویر میں نقشہ داخل ہونا۔
 اور۔ سطح زمین پر کھانے کا اقامت بنایا جاتا ہو۔ چونکہ زمین کی سمت اور سطح کا طبع
 اچھی طرح تصویر کر سکتے۔ جب تک کہ ان کو اسی تصویر میں وہی بناد۔ ہر وقت ہر
 سوال پر ہوتا ہے۔ نقشہ کا صحیح تصویر طبع کر لیا جائے۔ یہ ظاہر ہر زمین کا
 حال نقشہ کا خوب سمجھ سکیں۔ زمین۔ جب تک کہ نقشہ کا تصویر اچھی طرح ہو۔
 طبع یہ خوب سمجھ سکیں۔ کہ تصویر کیا بنی ہو۔ نیز کہ یہ شکل بہت شہر کا بنی ہو۔ اور
 اگر کوئی ملک یا دولت کی تصویر بنائے۔ خورہ و بڑی۔ خورہ و چوٹی۔ طبع بہت اچھا
 میراث۔ نقشہ کو بھی ملک کی ایک تصویر سمجھ جائے۔ البتہ بہت چھوٹے چھوٹے ملکوں
 بنی ہوئے۔ اور ان کی تصویر بھی۔ جو اور بڑی چیزوں کے چھوٹے بنائیں کی وجہ ہوتی ہے۔
 کتبہ یا پختہ آکر رہتی ہے۔ اور ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں
 درخت ہوتے ہیں۔ کتبہ کا نقشہ میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں
 ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں
 واقع ہوں۔ ہر کی تصویر میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں
 واقع ہوں۔ ہر کی تصویر میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں ان کی تصویر میں

موجود ہے۔ جس میں سب سے پہلے فحش ہوئے ہوں۔ تودہ بزرگ کا کامی۔ اگر وہ موجود
 ہو۔ تو بڑے بڑے کھیلوں کو چاہئے۔ یہ کہ اگر وہ کسی نقشہ کے ساتھ مقابلاً کرے گا تو یہ جادو
 تو یقیناً ہے۔ در وقت طبع کو نہ اس میں کوئی بات ہے۔ در ہر جگہ۔ اگر کہ یہ مقبلاً فیض کا
 نقشہ جمیر سے درخو ہے۔ وہ ناچا ہے۔ طبع مقبلاً فیض کا طبع کا وقت ہوتا۔
 اگر وقت ہوں۔ تو اس میں یہ طبعی حالات فتنہ کرانے چاہئیں۔ جب تک کہ علم باہر پاس
 کی بات ہوں۔ نہیں۔ اس کی طرف سے فتنہ کا شہرہ چھوڑیں۔ تو یہ دونوں نقشہ ہر وقت
 چاہئیں اور اس سے اولیٰ چیزوں کی جگہ درست نقشہ سیر ہونے چاہئے۔ یہ نقشہ
 اور اس سے ہونا چاہئے۔ طبع سے اس کی منتظر کرانی چاہئے۔ تا کہ اس کے کھیلوں کو
 عدالت سے نہ ہر جاوے۔ جو نقشہ کے بنائیں گے اس کی ہر۔ در وہ اپنی دین میں
 عدالت در مقام میں خودی منتظر ہونا چاہئے۔ وہ اس کے بعد اس کا نقشہ دیکھو دیکھو
 چاہئے۔ اس کے لئے تو جگہ چاہئے۔ در ہر جگہ وہ دیکھ سکتے ہیں۔ در ہر جگہ
 کے در ہر سطح کا ہر وقت ہے۔ مقبلاً فیض کا نقشہ سمجھنا چاہئے۔ یہ کہ اس کا
 گاہوں میں کسی سے ہر جگہ۔ در وہ اس کے لئے نقشہ کا تصور دلایا۔ اس کا
 نقشہ سمجھنا چاہئے۔ طبع کو کسی ضیائی عہد ہر جگہ۔ در وہ اس کا تصور دلایا
 میں ہر جگہ۔ یہ ہر جگہ۔ در ہر جگہ اس کے لئے نقشہ کا مجموعہ ہے۔ یہ کہ
 ساتھ ہی ہر جگہ۔ اس کے لئے اس کا نقشہ دیکھنا چاہئے۔ در ہر جگہ
 میں ہر جگہ۔ یہ کہ اس کے لئے اس کا تصور دلایا۔ در ہر جگہ
 اس کے لئے اس کا تصور دلایا۔ در ہر جگہ اس کا تصور دلایا۔

لوگوں کے لئے یہ ہے کہ - لفظ میں سے ہر ایک قسم کے - جو - دریا - قصبہ - و غیرہ کے لئے
تیار - کہ لفظ کا صحیح تصور طلبہ کو کرنا منظور - کہ لفظ کا صحیح تصور
خود کو کرنا چاہیے - یہ نقطہ طول و عرض پر

بر پتہ ایسا بنائی جائیگی۔ دریا کا لفظ عربی ہے۔ لیکن یہ سمجھنے کی غلطی
 طرک و طریقہ نہیں۔ ان خطوط کے سمجھنے کا طریق بتانے سے پہلے طبیعت و نفس
 ان خطوط کی صورت کا خیال پیدا کرنا چاہیے۔ دریا ہوا ہے یہ خطا مبنیٰ بر ذہن
 ہوا کے سمجھنے کی ایک جڑ ہے۔ سیاہ گولہ مہر کا نام تھا ہے۔ دریا ہوا سے متشابہ

موسم بہ - اور اگر کسی نے یہ نقطہ نہ پا جو - اور طبع ہو جائے

در نقطه کاف، بابت یک تباد - توده چو در بیا بین - هر دو سر تباد

دور از تنهایی مضطرب ترین تو از کج روی سحر سحر است تو - در نقطه کائنات یوں ہی

ہنسے تباہ تھے۔ سیکر ونگز کی موفی اس وقت ہر۔ لیکن اگر لوگ کی سطح پر قطبین سے

کئی طرح کے شوق و کینہ کی گنجائش۔ اور اوپر بندہ کتنی ہی جاوے تو طبع کو اور فقط

کام میں عاجز رہیں۔ عیدیں - پر طبع کو یہ بتانا ہے - اگر ان خطوط میں نقطہ کا

مقامی کارکنان کی مدد سے - سکین می کافر نہیں - بس جو گولہ پر دھڑکنے

متر۔ دہنیں سے ایک بڑا وقت نکلتا تھا کہ ایک من عطر پہنچو۔ اور دہنوں

طرح دیگر کے متوازن اور دائرہ کی شکل - اور بیچ کی طرح دو چیزیں نہ ہر قسم کے محو - اور

مذہبہاء خطوط و ذریعہ لفظ کائنات عید سعید ہجرت - حضرت ابن عباس

"موتو زیاچہ ہوگی۔ اور سید نقیہ کا متاع ہی زلیخہ محبت کا تہ عای ہو گیا
 جن کی لکھا لکھا اور ذکر ہوا ہے۔ وہ گویا خطوط نصف النہار۔ وجات الوض۔ اور
 صوفیہ و سنیہ و شیعہ ہر نقطہ کا متاع تاج ہو سکتا ہے۔ اگر سید نقیہ کے بلا طعنہ اقتدار
 کو لکھا۔ تو طبع کو ان خطوط کو سمجھنے سے کوئی وقت نہ ہوتا۔ جو کہ ارضی پر پہنچنے کی
 ہر۔ اگر سیدہ کو وہ ہوتا۔ تو لکھا جسے کام دے سکتے تھے۔ اور ہر عرصی اور عوامی
 خطوط پہنچ سکتے تھے۔ اور ان کی ذریعہ کثرت کا متاع تاج ہر مکتبہ تھے۔

تعلیم کی ترتیب 2

فخر۔ طبعیہ جانگزی۔ ہر نقشہ کیا چیز ہے۔ اور اب بدحوال ہے۔ ہر نقشہ کی ترتیب
 مسکنا چاہئے۔ کیا ہے اول روز کے حکم لکھنا چاہئے۔ پھر اول کے باقی
 لغز کے ساتھ تہائی چاہئے۔ یا دوسرا کا نقشہ لکھنا چاہئے۔ تاکہ سطح زمین کا
 حال اور جو حمد طریقی سے ہو جائے۔ پس لڑکی کا مطالعہ تو وہی اصول ہے۔ جس کا ذکر
 میں کر چکا ہوں۔ یعنی سب سے اول طبعی توجہ اور ان چیزوں کی طرف کرانی چاہئے۔ جو ان کے
 دماغ میں موجود ہوں۔ کیونکہ غرض روزگار۔ تو صوفی ہو جائیگا۔ کہ ہر اصول کے مطابق
 خدا کی عزت ہے۔ وہ پہلے ہی بتا دے گا۔ اپنی اس بات کے جو فائدہ دیکھنے
 طبعی طور پر حالت کا تصور ہو جائے۔ اور یہ جان لے لے۔ ہر خود فیہ میں منور ہو جائے
 کیا بدعت ہو جائے۔ اور یہ جو کیا کرے۔ ہر خود فیہ اول گدے شروع ہونا چاہئے۔ تو اس
 بھلائی ہوئی ہے۔ یہ وہی ہے کہ ایک ایک متاع سفر طبعی ہو جائے۔

جو کہ تپ و زرق کا منصف الیٰ شجہ کا طبع و شوق ہنسنا کرتا - خود وہ تپنا
 اسی ملک پہن - خود غینہ لگا - دور طبع کی کیفیتوں کو سمجھ کر غصہ نہیں کرتا
 اب دیکھو کہ ہم اور خیال کو اپنی طرف سے باہر بھجانا سب سے پہلے ہوتا ہے - تاکہ جو اور سطح
 زمین پر - طبع مشعل - ملنے لگے - ہمارا - نائنہ و کچھ حادثہ - کی لفظ طبع کے ذریعہ سے جلیں
 جاتے - تیسرے گرو کی یہ اعتراض کرے - ہر ایک کو ملک اور دوسرے غیر میت کا صدمہ ہے
 تو یہ کہ تپ نہیں ہے - اگر غینہ ملک حادثہ دوسرے ملک حادثہ تو یہ نہیں ہے کہ اس کو سمجھ کر
 جائز - تو ان ملک شوق اور تپ نہ تو بے لطف طے کر جائے گا -
 اگرچہ کل سطح زمین کا حال اپنا چاہتے ہیں - تو کل زمین کا نقشہ کا ہر ملک کا ہے -
 کسی ایک ملک کا نقشہ کو اگرچہ چاہے - ہر ملک زمین کا حال یہاں سے سمجھ سکتا -
 تو نہ سیکھ - کہ ایک طرح سے لکھا دھنیاں ہو سکتا ہے - اور نہ ہی - ہر ملک زمین کا
 شکل ایسی دیکھنا ثابت کرنی چاہئے - جن سے دیکھنا ہوں - یہ اور کو زمین کا
 گڑھ دیکھو - دور دور کو زمین کا نقشہ سمجھ کر شمع
 دل اور درج میں جو زمین کا نقشہ جو دیکھو - یہ کہ نقشہ زمین کا ہر ملک کا چاہئے
 دی خشتی کا ہر خط کو زمین کا نقشہ دوسرے نقشہ سمجھ کر دیکھنا ہر ملک کا ہر ملک
 دی ہر خط کو لکھا ہو نہیں - اور سمجھ کر لکھا ہو نہیں نقشہ سمجھ کر
 دیکھ کر خاص طبعی حادثہ - مثلاً دریا - پہاڑ - جھیل - رگڑن - میدان
 جہاں - ساحل - بحر و غیرہ کافی کام ہے

دلی بوجہ حادث - کھانا - خبریت و سبب و غیہ کی مائے

وہی سطح زمین پر سردی - گرمی - وزنی کا مختلف انداز سے پہنچا - خود بوجہ سبب و غیہ کی

معدن -

دلی مختلف سکون کی بنا پر انداز میں اور فریب جو کچھ پہنچا ہوا ہے

دلی پہنچا کئی خاصیت اور وہ جو بات کہیں نہ ہو وہ پہنچا کئی خاصیت ہے - معدن

جو فریب معدن میں پہنچا کئی خاصیت اور وہ جو کچھ پہنچا کئی خاصیت ہے - معدن

وہی خاصیت جو پہنچا کئی خاصیت ہے - معدن - کئی خاصیت ہے - معدن

جس قدر سکون کی بنا پر پہنچا کئی خاصیت ہے - معدن

سکون کی بنا پر پہنچا کئی خاصیت ہے - معدن - کئی خاصیت ہے - معدن

پہنچا کئی خاصیت ہے - معدن - کئی خاصیت ہے - معدن

پہنچا کئی خاصیت ہے - معدن - کئی خاصیت ہے - معدن

پہنچا کئی خاصیت ہے - معدن - کئی خاصیت ہے - معدن

پہنچا کئی خاصیت ہے - معدن - کئی خاصیت ہے - معدن

پہنچا کئی خاصیت ہے - معدن - کئی خاصیت ہے - معدن

پہنچا کئی خاصیت ہے - معدن - کئی خاصیت ہے - معدن

پہنچا کئی خاصیت ہے - معدن - کئی خاصیت ہے - معدن

پہنچا کئی خاصیت ہے - معدن - کئی خاصیت ہے - معدن

پہنچا کئی خاصیت ہے - معدن - کئی خاصیت ہے - معدن

کیونکہ دھیرا دل تو طبیعت کی مسوکت بڑھتی ہے۔ اور ان کی انسانی کھڑکی مرقی باقی رہتی ہے۔
 مدد کرنا چاہئے۔ اور یاد رکھو وہ طبیعت کو اصل جہان کے چاروں طرف کی مندی اور قطب شمالی
 قطب جنوبی تک راتوں رات کے ہلکے جھلک مجبوری تبادلت اور مکمل ٹھوکر کھینچ چھوڑ
 و قیون کا نام۔ بلکہ ان کی لگاؤ کی گرتیج سے گرتیج تک فقط یاد رکھو۔ اگر دیکھو اور ان کے
 کا خیال نہیں ہے۔ اور ان کی منہ سے سوچنا ہوتا ہے۔

پہلے خیریت کی تعلیم میں کیا کیا ہیں ہونی چاہئیں؟
 مدد کرنا تو ممکن ہے۔ اور مسوکت لفتہ کا مسکن مدعا نہیں ہے۔ بلکہ لفتہ کو دور کرنا
 مختلف ہونے کے حالات مسکن میں مخصوص ہیں۔ لفتہ کو دور کرنا تعلیم سمجھنا چاہئے۔ نہ اس
 مدعا تعلیم۔ اور طبیعت کو صرف لفتہ پر توجہ ہے۔ مگر اسے خطوط اور سبب نشانات کا
 متن معلوم ہو جائے۔ بس ان کے دور کرنا وقت کا خیال دھیرا بدلتا ہے۔ اور اس کے خیریت
 کی تعلیم بالکل ایک چیز۔ خیریت کی تعلیم میں سب سے پہلے تو لفتہ کو دور کرنا چاہئے۔
 دلی ہر ایک چیز کو جو ان کے اور دلچسپ طرح سے بنا کرنا چاہئے۔ اور یہاں صدقہ ترتیب
 کے موافق ہونا چاہئے۔ نہ انسانی ترتیب کے موافق۔ اور یہاں رشتہ۔ اور ان
 یا دوسرے ذہنیت سے طبیعت کو کیا لگاؤ ہو سکتا ہے۔۔۔ جب تک ان کے دیاؤں
 ناموں کے ساتھ طبیعت کو یہ خیال ہو چکا ہے۔ اور ان کے باقی کینے سے بہت کم۔ اور ان کے عجیب
 کیفیت نظر آتی ہے۔ کہیں ان کے یہاں لفتہ آتے ہیں۔ کہیں کوئی قوس منہ کے کھڑا ہے
 کہیں دھرت سے گزرتا ہے۔ اور ان کے یہاں لفتہ ہی جگہ جگہ ہیں۔ کہیں ان کے
 اور قیون کے ہیں۔ جہاں ان کے یہاں ہر جگہ ہوتی ہیں۔ اور ان کے یہاں ہر جگہ
 ہے پھر یہ ہے۔ اور ان کے یہاں ہر جگہ ہے۔ اور ان کے یہاں ہر جگہ ہے۔

نشد دنیا بدن - تو دور کا ذکر تو پہاڑ جیئر سکونیر کی جاتا ہے - طبع کدوں پر پڑتوں
 کے دور کے حال کے گزرتے جگہ گھر کا تصور کیا جاتا ہے - دور کے مسائل کو ہی سہی
 پڑا جاتا ہے - سکونیر طریقہ اچھا نہیں - بہتر بہتر - بہت مجموعہ وقت بدن اور
 دور کے مسائل کا ایک سخت تصور دیا جائے - اور ہر ذریعہ پر ہی کیا تصور ہے - اور
 طبع صحت کو ہی سہی پڑنا چاہیے - کوہ انداز - کوہ ایلین نام یاد کرنے کو فائدہ
 نہیں - اگر دیکھنا تو کس ساتھ یہ خیال نہ آجائے - ہر سال کوئی بڑی اور عظیم شہر
 دیکھ کر دور پر گئے ہوتے ہیں - انسانی سانس بٹھرتا ہے - دیکھ کر سو نہر طوفان اور
 آندھریوں مسکرتا ہے - بھی اور کڑک کی عجیب نگاہ ہے - ہر وقت دنیا تازہ
 دیاں کا دیکھتا ہے - دن سب حال خبر دیتا ہے - کبھی بہت مجموعہ پڑنا چاہیے
 میدانوں کی سہی پڑنا چاہیے - مفروضہ تقسیم سے یہ مسئلہ تقسیم کا حال طبع
 کو پڑنا چاہیے - مشہور اور بڑے بڑے مسائل میں یہ حال ہی سہی پڑنا چاہیے
 جو مشہور بات کی مشہوری ہے - دیکھ کر یہ پڑنا چاہیے - دیکھ کر یہ پڑنا چاہیے
 بعد یہ باب جاتا ہے - اور کن کن مسئلہ پڑتا ہے - ان کا حال علمی علم پڑنا
 نہیں چاہیے - کبھی ایک دور کے تعلق سے - جو پڑنا چاہیے - سبب مشہور ہے - فکر
 سے یہ پڑنا چاہیے - اور ہمیں کوئی شہر کہاں کہاں دیکھ کر - رجحان ہر بات کو
 نام پر تحقیق کے ساتھ دیکھتا ہے - ہر اگر طبع کے دیکھ کر تصور عام کرنا چاہتے ہو -

بے دیکھ کر ہر چیز کا دیکھ کر ہر چیز کا دیکھ کر ہر چیز کا دیکھ کر ہر چیز کا دیکھ کر

دہی دھوا اور یہ ہے۔ اور طبیب نے نثر لکھنے سے علیحدہ کمال پر جسے چاہے۔ کہونکہ ائمہ لکھنے
پرست طبیب یا کرم جو ہو گا۔ بہرہ ور رہے منتظر رہے۔ درخونہ کی شہید طبیب کی خدمت سے۔ تو
اور کو دیکھ دو نیز یہ سطح لکھنے لڑا جا ہے۔ اور یہ میرا دیکھ لکھنے کی عزت نہ رہے۔
نثر مقام اور دیکھ لکھنے کی نسبت ہو گا۔

مقام کا جاننا بھاری ہے۔ جب کہ دیکھ لکھنے کی چیز نہایت کی چیز نہایت کی چیز ہے۔
چیزوں کو بہت مقام کی نسبت متعصب سمجھا جائے۔ میرا کو چاہے۔ کہ نہایت کی چیز ہے۔
میرا عقل کے کام ہے۔ اور طبیب کی عزت یہ نظر رہے۔ کہ زیادہ دیکھ لکھنے کی چیز ہے۔
خبردار ہے۔ غرض نہایت ہی ہے۔ اور طبیب کی دیکھ لکھنے کی چیز ہے۔ تصویر خوبی
مقام ہے۔ اور یہ کل کی کل ایک ہی نہیں۔ بلکہ تدریج حقیقہ ہے۔ ہر ایک کی چیز ہے۔
کہ ایک ہی چیز ہے۔ کہ کسی شے کو جاننا چاہے۔ تو وہ شے نہیں۔ کہ اس شے کو جاننا چاہے۔
سطح نہایت مختلف ہے۔ سطح کو دیکھ لکھنے۔ اور دیکھ لکھنے کی چیز ہے۔
کہ ایک ہی سطح ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔
وہ دیکھ لکھنے کی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔
کسی شے کو دیکھ لکھنے کی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔
ہر ایک کی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔
ہر ایک کی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔
ہر ایک کی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔
ہر ایک کی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔ کہ ایک ہی چیز ہے۔

دو کو دوسروں میں سرخوہ خورہ نہ پڑائی - تیر کو رون مہی جتر تخی نہ کرنی
چاہی - جنکو طبع آسانی سے دگر کہتے ہیں - دوسرے سے لکھنا اور دیکھنا ہی سہی
ہستہ لکھنے سے متاج ہو میر لکھنے کی دوزخ و سز نشین ہوگا - یہ صرف تیرا
کافر ہے - اہل طبع لکھنے کو غور سے دیکھیں - اور لکھنے سے علیحدہ سوادیت پر جس قدر تہات
کی نسبت اولکھ استحال کی ہے -
گروہ دیکھ کر دنیا کا دگر پور لکھنے سے پہلے بیع چکر کر چوگا - تب ہی دگر
فیہم سے شاعر ہوگا - کہ تو کہو دیکھ کر دنیا و لکھنے کو جوئی کی قابضیت ہوئی ہے - خطوط
طویل و ضریح بخوبی سمجھنا چاہیے - اور لکھنا استحال ہی ہے -
سوادیت مندرجہ ذیل کے اندر کسی علم کا اندازہ ہو سکتا ہے -

[illegible][illegible]

خط سواد پر بڑے علم اور ترقی کی چوڑی درستی کرو۔ اور کسی بڑی سے بڑی
بنائی گئی ہے۔ ایک نصف دنیا سے بھری نصف دنیا پر آنیے کتاب کو
دست گئی ہے۔ اور ایک جہ طرز نہیں آفتاب کو تار عرصہ گئی ہے۔ لاسو اور جگہ
کہ وقت میرا شوق ہے۔ لاسو میری جہ کا وقت ہوتا ہے۔ تو نیارک میں
کیا وقت ہوتا ہے۔ نوین و عن۔

زمین کی سطح تقسیم میں جو نشانیاں انسان نے قائم کی ہیں۔ ان سے بحال نقشہ
 بنوئی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر جزیرہ کے برابر شہر اور دور واقعات کے ہر منظر پر
 نوکرہ کے کھلے ہونے چاہئے۔ کیونکہ دنیا کا خاکہ نہایت مختصر نقشہ سے معلوم نہیں ہوتا۔
 جب اگر کہہ سے۔ قطع کر کے تکرار سے بڑی مدد ملتی ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ بہت
 آسانی سے مل سکتی ہے۔ یاد رہے۔ اس موقع پر اور نیز انی اور موقوف پر جب کہ
 حوسر خستہ عقاب غلبہ پاتے ہیں۔ نوکرہ بڑا کھلتا ہے۔ مثلاً اگرہ زمین کو دائرہ
 تاکہ اوپر کا حصہ پنجہ اور نیچے کا حصہ اور چوڑا۔ پودہ نیچے اور اس کے ایک عقاب کی
 چوڑی بھاتی ہے۔ یا مینار۔ اگرہ زمین کو اور اوپر اٹھائی ہوئی ہے۔ چوڑی
 میں بڑھنے سے خیال نہیں گذرے گا۔ جتنا غلو و جمع ہی نہیں ہوتا۔ بعض غلط
 اور جو جھٹکتی ہے۔ اور بعض نئی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ انسانی اور جنوبی گروں میں
 مثلاً اگر کہہ کو وسط رکھیں۔ اور جنوبی قطب پر ہو۔ تو تمام وسیع سطح
 کا تصور اچھی طرح ہو جائیگا۔ جو ہر کے سوا اور طرح نہیں ہوتا۔ اور نیز یہ ہی بات
 معلوم ہو جائیگی۔ کہ خشتی کی سمت برابر نہیں۔ اور بحر جنوبی سیریا نزلتی

۱۴۰۶
بات نظر آئیگی۔ رافضیہ۔ جنوبی لادکیہ۔ پشیا۔ سوسپال کی ریسرچ کیطرح

نکلی ہوئی ہیرت

روزمرہ کے کاروبار سے خیریت کا تعلق
اس تعلق کے سبب کچھ نئی سرگرمیاں ہیں بہت سامان موجود ہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر خیریت
شوق پیدا کر سکتا ہے۔ اور ہر امر کو بڑا بڑا دیکھ سکتا ہے۔ اس غرض کے لئے اجابت
پڑا کام دیتی ہیں۔ انہیں ایسی مختلف اور خوب پختہ لکیر ملتی ہے۔ اور انہیں مسیحا نہیں کہتے
دعوت اور دعوت کا ذکر کرتا ہے۔ جو وہ دراز میں رقعہ ہوتی ہیرت اور جن پر ہیرت
کی بیرونی دعوت ہوتی ہے۔ اور ان کو کوئی نجات کا ذکر ہوتا ہے۔ جو دیکھ کر ہیرت

صرف و نحو

صرف و نحو کی تقسیم کی غرض - صرف و نحو سے صحیح کلام اصول معلوم ہوتا ہے۔ کئی
 زبان کے سمجھنے کی صرف و نحو کا جتنا لازمی نہیں۔ کیونکہ یہ بات عادت سے ہوتی ہے
 شوق سے ہے۔ جو کچھ صحیح کلام کو سنتا ہے۔ اور اس کی صورت سے کلمہ گوشت
 کرتا ہے۔ جبکہ کلام درست اور صحیح ہوتا ہے۔ تو اس کو لغوی زبان سے تفہیم
 ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ کتب پر پڑتا ہے۔ اور جو کچھ اس کی شکل لفظ اور آواز کے
 قوت سے ہے۔ اس کی توجہ اور تفسیر کی جاتی ہے۔ تو اس سے اس کو لغوی زبان کا علم
 حاصل ہو جاتا ہے۔ زبان ہی غرض ہے کہ اظہار کا ذریعہ ہے۔ اور صرف و نحو میں
 زبان کے اصول و قواعد ہوتے ہیں۔ اس زبان پر قدرت حاصل کی گئی صرف و نحو کا سکھنا
 ضروری ہے۔ کیونکہ کچھ کو اس سے پہلے ہوتا ہے۔ اور کلام کے اجزاء کی سیر۔ اور اس کو کلمہ سے
 دیکھ جاتے ہیں۔ اگر کلام صرف و نحو کے ذریعہ طبع کو زبان کے حاکم نہیں کہیں اس طرح
 ہی سہتی ہے۔ صرف و نحو سے زبان کی حکمت و فن کارانہ میسر آتا ہے۔
 دیگر نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ اور جہاں صحیح ہوتی ہے۔ طالب علم اس کو ذرا اظہار میں نہ
 حاصل کرتا ہے۔ اور جہاں غلط ہوتی ہے۔ اس کو اپنے ذہن میں نہیں دیتا۔ میرا
 صرف و نحو کی تقسیم کا نفع دیکھو۔ اس صحیح کلام اصول معلوم ہو جائے۔ اور غائبانہ میں صحیح
 ہونا اور کتب سے ہے۔ صرف و نحو کو مدد سے غیری زبان کی ایک رو ہے۔ کہ اس کی طبعی
 ذہنی قوت کو ایک خاص شرح کی مشق ہوتی ہے۔ دیگر مفاسد سے بڑھتا ہے۔
 نیا و کتب میں دین سے طبع کی ذہنی ترقی قوت ہوتی ہے۔ اور یہ ہوتی ہے۔
 مغرب میں جو ذہنی تقسیم نہیں ہوتی۔ نیز۔ کتب۔ کتب۔ میں نہیں ہوتا۔

عدالت یا لکھناغ رسم نہ ہے۔ - اور یہ ایک شیخ کی تجویز ہے۔ - دیگر اجزاء کلام کی ہی
 یہ کیفیت ہے۔ - صرف خود اس لیے اس کی بحث نہیں ہو سکتی۔ - جن کو اپنی آنکھوں سے دیکھ
 سکتے ہیں۔ - بعد اسی چیزوں کی جو کہ نہیں دیکھ سکتے۔ - صرف خود کی فہم میں طلبہ کو اصل
 ہی اول تجویز اور فقہ کی مشق ہوتی ہے۔ -

صرف خود کی تعلیم کو تین درجہ غیر تقسیم کرتے ہیں۔ -
 پہر درجہ صرف خود کی باتا عدالت تعلیم کی عمدہ سمجھا جائے۔ - اور اس کا ترجمہ ہے۔ - طلبہ کو
 کلام کی شائع اور اس کی گردن سے وقفیت ہو جائے۔ -

اول درجہ کا طریقہ تعلیم۔ - ۱۔ - تعلیم با کھٹ بنی ہوئی چاہئے۔ - اور کھٹ بنی
 طاقی بننا چاہئے۔ - یعنی قیود سے بننا نہ چاہئے۔ - بعد ازاں خود کو خود طلبہ سے لکھوانا چاہئے۔
 ۲۔ - ابتدا تعلیم مفرد فوڑ سے ہونی چاہئے۔ - اور اس کلام کل کلام کو فوڑ سے سمجھا
 جائے۔ - کیونکہ کلام کے درجہ اور کمال استعمال اور ناسبت کی عمدہ بخوبی ہو سکتی ہے۔ -
 لیکن کلام کا چھوٹے سے چھوٹا کلام فوڑ ہوتا ہے۔ - اور کلام خود فوڑ سے شروع کرنا
 چاہئے۔ - اور یہی ابتدا ہی تعلیم کا اصول ہے۔ - اور کل کے درجہ ذرا سمجھا جائے
 ۳۔ - تخصیص بن کا اثر اول ہے۔ - اور زبان کی عربی اور خودی ترکیب کا
 علی معنوں پر مبنی ہونا چاہئے۔ - جب طلبہ کو کلام کے شائع کا بخوبی تصور ہو جائے۔ - پھر مقررہ

تجانی جاہل

دوسری۔ - تنبیہ کی جو فوڑ ہے جاہل۔ - جتنا کہ ہوگا۔ - زبان بنی ہوئی چاہئے
 کیونکہ زبان بنی ہوئی آسان اور دلچسپ ہو سکتی ہے۔

تسلیم کی ترکیب

مذوقہ کو صرف کوئی نہ سمجھ سکے اول لکھ کر سمجھنا چاہئے۔ - مذوقہ نہیں

لو۔ - آگ جلتی ہے۔ - وہ آگ جلتی ہے۔ - وہ آگ خوب جلتی ہے

وہ بڑی آگ خوب جلتی ہے۔

اِن فقرہ کے معنی آگ لگے، ایک دوسرے کے مقابلے سے غور کرنا چاہئے۔ - درجہ طبع کو
یہ سمجھنا چاہئے۔ - مذوقہ فقرہ میں دو خصوصیات ہوتی ہیں۔ اول تو وہ دو اجزاء کے ساتھ
ہوتا ہے۔ - ایک جز اول کو لکھ کر کا کا کہتا ہے۔ - یا حال کہتا ہے۔ - دوسری خصوصیت
ایک کتب خیال کا اظہار ہوتا ہے۔ - مختلف طرح کے گرد و اجزاء کو علیحدہ علیحدہ
کہتا ہے۔ - تو یہی نہ یا خیال کا نہیں ہوتا۔ - ہر کہ بعد دوسرے اور بہت سی مثالیں بیان
کرتے۔ - اور ہر کہ دوسرے کہیں۔ - ہر ہر کہ کے لڑکوں کو مثالیں بتانی چاہیں۔
دو ٹکڑے، اول ہی فقرہ کے دو اجزاء کے لئے جو مطلقا ہوتے ہیں۔ - دوسری بتانی چاہیں۔ - جب طبع
کو مذوقہ فقرہ کا تصور پہنچائے۔ - تو ہر کہ اور فقرہ کا تصور دلانا چاہئے۔ - دیکھ کر تصور سطح
دلانا چاہئے۔ - اول بورڈ پر چند فقرہ لکھنے چاہیں۔

۱۔ آدمی جلتا ہے۔ - ۲۔ لڑکا دھرتا ہے۔ - ۳۔ لڑکے دھرتے ہیں۔

لڑکوں کے پرچہ۔ - اِن فقرہ میں الفاظ تباؤ۔ - جن سے تخفیف ہوتا ہے۔ - اور

کھیر دہنی اور سب الفاظ پرچہ۔ - جن سے تخفیف ہوتی ہے۔ - مثلاً باب۔ - بنائی۔

ہاں۔ - بنیاد۔ - اور پرچہ سمجھاؤ۔ - وہ سب الفاظ ایک تخفیف کوئی نہیں کرتے

مثلاً لڑکے سے ہر شخص مراد نہیں ہوتی۔ - جو مراد ہوتی ہے۔ - تباہ ہے۔ - کرشمہ

کسی نہ کسی قسم کا تخفیف مراد ہے۔ - ہر ہر کہ کے الفاظ کے لئے جو مطلق ہو۔ - یعنی تباہ

طبع سے دہنی کی مثالیں پرچہ۔ - درجہ ہی پرچہ۔ - وہ دیکھیں کہ ہر

لفظ بآؤہ اس میں ہے۔ کیونکہ وہ اکثر شخص کی ہر کتاب ہے۔ جو ایک ایک حکومت
 کرتا ہے۔ لفظ کتابت ایک ہی ہے۔ کیونکہ اس سے وہ منحصر ہوا ہے۔ جو زمین
 کی حالت کرتا ہے۔ ہر کتاب ایک کتاب کے نام کی کافی ہے۔ باقی ہم کہ سبق غیر یہ ہونا
 چاہئے۔ اور یہ جبکہ کائنات اور چیزیں نام کو کہتی ہیں۔ ہر کتاب کے بعد ہم کی توفیق یاد
 کر دینی چاہئے۔

فصل کا سبق۔ ہر طرح پرانا ہے۔ جب فقہ بود پر ہوتا ہے۔ منہ و نہایت اگتا ہے
 کتاب کا گروہ پر۔ دوسروں کو دیتا ہے۔ ذیل طلبہ سے دن چیزوں کا نام یاد کیا ہو۔
 حقیقت کو کہہ۔ اور ہر پوچھ۔ اہل کیا ذکر ہے۔ اگتا۔ گہنا۔ اگتا۔ اگتا۔
 یاد کیا کرتے ہیں۔ ہر طلبہ سے پوچھ۔ اور ایسے اہل علم پوچھ۔ جن سے کسی چیز کا ذکر
 یا کرنا ہی ہر۔ منہ و نہایت۔ کون۔ نہ ہوتا۔ وغیرہ۔ اور ہر ہوتا۔ اہل علم اہل علم
 فصل کہتے ہیں۔ فصل نامی ایک سبق کے نام کی کافی ہے۔ ہر کتاب کے بعد منہ و نہایت اور
 اور صوت اور مجمل فلوں پر ایک ایک سبق ہونا چاہئے۔ یہ طلبہ کو اس کی مختلف قسم
 شاہد کے ذریعہ طلبہ کو سمجھانی چاہئے۔ اور ہر ہر ایک متن پر علیہ علیہ سبق ہونا چاہئے
 دینی گہنا ہونا چاہئے۔ جبکہ طلبہ کو ان امور سے ہر روزی و غفلت ہونا چاہئے
 یعنی اگر دوسرے کوئی فقہ بتایا جاوے۔ تو دوسرے کوئی کتاب اور۔ مگر ان درجہ صفت ہے

کون مزید ہے۔ ہر کتاب کے بعد میں صرف نیچے چاہئے۔ اور لفظی سادہ کتابیں ہر کتاب کے بعد ہر کتاب
 ہر کتاب کا قصہ ہوگا۔ تو توفیق یا مصلح بتاتی ہے۔ ہر کتاب کا ہر طلبہ ہر کتاب کا ہر

لوگوں سے ہوا کرتی بہت ترکیب میرٹھ سے نوکھا خیال رکھنا چاہئے۔
 اس ترکیب کا یہ خاص مورد مطابقت کرانی چاہئے۔ اور مزید کہتے ہیں۔ ایک
 نوعیت خام کیفیت چند۔ اور صرف اس سے علیحدت۔ اور کامیاب رہا۔ اور گزری
 میرٹھ میں ترکیب ہو سکتی ہے۔ پر تہا یہ نہیں لگائی جا سکتی وہ حالت
 اور حقائق۔ یا اگرچہ یہ ترکیب میرٹھ سے بہت
 اس ترکیب سے کرانی چاہئے۔ یعنی سوال پر چونکہ یہ طالب علم بہتر ترکیب چاہئے۔
 نہ کہ وہ بڑے سوال پر چکر لگائے۔
 دوسری ترکیب بھی خیال لگائی ہو۔ اور فرقہ کے ان خاکے کی ترتیب سے ترکیب
 کرانی چاہئے۔ اگرچہ یہ تہا ہے۔ اور ترتیب سے ان خاکوں پر کیا جیسے ہو کر رہے ہیں
 دوسری ترتیب سے ترکیب کرانی چاہئے۔ لیکن ان خاکوں سے منطقی رابطہ اور فوجی ترکیب
 کرنا مناسب ہے۔ اور جو میرٹھ کو یہ لگتا ہے۔ اور اگر ترکیب ہو۔ تو
 وہ فوجی فائنل میں چاہئے۔ جن سے خیال و فطرت کا بہتر ہو۔
 دوسری ترکیب سے ہر ایک لفظ کی ترکیب کرانی چاہئے۔ لیکن یہ میں صرف لکھنا
 ان خاکوں کی ترکیب کرانی چاہئے۔ جنہیں کی فوج کی فوج ہے۔

[illegible]

دے، مصلحت کا صحیح استعمال۔ ہر ایک مصلحت کو ٹھیک ٹھیک درجہ دے
منوعہ کی سرینہ جا ہے۔

شیر (درجہ دوم) کا

درجہ دوم ترکیب کی ہے۔ ترکیب درجہ اول کی ہوتی ہے۔ درجہ دوم ترکیب
درجہ اول کی ایک لفظ کو کون سے قسم سے۔ درجہ اول کی ترکیب کوئی۔ مقررہ مختلف
ان الفاظ کا کوئی شوق سمجھ کر یہ دیکھنا ہر ذائقہ کو حق سے کون سے ترکیب ہے۔

لیکن ترکیب کی سب سے پہلی جگہ مختلف انواع کے وقت ہونا چاہئے۔ اور یہ بھی ممکن
ہونا چاہئے۔ ہر ایک جگہ کے اجزاء کی کیا کیا صورت ہو سکتی ہے۔ مثلاً نا عمل رسم
ہی ہو سکتا ہے۔ مجرور ان کا ہر ہو سکتا ہے۔ بیروہ ہونی سے نہ ہونا چاہئے۔

بیروہ ہونا درجہ نہایت ہے۔ درجہ اول کی جگہ ہی ہو سکتا ہے۔ یہ طریقہ منقول کی ہی
حالت ہے۔ مثلاً پس زمر کے غلط کو مارا۔ بیروہ کہنے کی حالت چھوڑ دو۔ اس کے ساتھ
جیسے جاؤ۔ مقررہ مختلف اجزاء کے باہم شوق کی نسبت جو واقعے ہوں۔ وہ کوئی بھی غلطی

طریق سے ہرانا چاہئے۔ درجہ اول کی شوق کوئی چاہئے۔ یہ درجہ ہو سکتا ہے
درجہ اول کی شوق کوئی چاہئے۔ درجہ اول کی شوق کوئی چاہئے۔ یہ درجہ ہو سکتا ہے
بیروہ ہے۔ اس کے ساتھ بیروہ کوئی چاہئے۔ وہ چھوٹا درجہ کوئی چاہئے۔

پاکہ درجہ اول کی شوق کوئی غلطی ہو۔ زبان زیادہ تر عادت سے حاصل ہوتی ہے
درجہ اول کی شوق کوئی چاہئے۔ اس کے ساتھ بیروہ کوئی چاہئے۔ وہ چھوٹا درجہ کوئی چاہئے۔
درجہ اول کی شوق کوئی چاہئے۔ وہ چھوٹا درجہ کوئی چاہئے۔ وہ چھوٹا درجہ کوئی چاہئے۔

- ۷۷ -

۲۔ یہ کچھ گوریلان بناتے ہیں۔ ہر بار خریدت اور گولن تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور انہوں کی
خطا کرتا ہے اور خریدت خود پر کھنکھرتے۔

۵۱ - ہر سحر نواق ترقی دہان ہے - اور صفائی اور باق عدلی کی حالت پیدا ہوتی ہے -

وہی عالمِ سادہ میں اس کی یہ غرض ہوتی ہے۔ - درطبع اپنی سزا کی گنت کیے فقرہ اندک نہ دیر
آسانی و درخشاں سے کہہ سکتیں۔ -

۵- اگر خوردن میسر نمی آید و غلبت و سوزش در جانی است - اور و میرکات کاهنی ۵-
۶- یہ طلبہ کو دوا کے تحت دیکھو - جس سے وہ خوش تر ہو کر سکے تھیں - اور یہاں میں سفید میوے
ہیں - اور کبابی خاص کر سکے تھیں -

[illegible]

اردن خونہ مندرجہ ذیل -

مشقات پچیدہ سہل ہیں۔ حقیقت ایک فن نہیں بلکہ نہ اُچھوڑے۔ اس کے چور و دہرائے
 بکثرت لگیں۔ ایک نو سیریت و ترقی نہ کہتے ہیں۔ اگر طبع طبیعت پر افسانہ بیاں ہو سکے تو وہ نہ دیکھا
 و نہ بدلتا نقل کرنا۔ اس لیے علم کی ہر شے کوئی مختلف خطہ کچھ ہوسکتا ہے۔ جس کی اور
 پائیدار نہ کہی ہو۔ محولی سطر کا فی ۵۰۔ جس سے بکثرت سطر میں شریعی نہ دیکھی گئی۔
 مدبر فونٹ طرز تختہ سیاہ پر کندہ ہو۔ کیونکہ تختہ سیاہ پر ہر ایک مدنی تفریح بخوبی ہوسکتی ہے۔ جب
 جماعت الفاظ کہنے لگے۔ تو چھپ چھپ ہر فونٹ بھی چھپ چھپ کا ہر ایک کام کرتے ہیں۔ لیکن
 ہر بی فونٹ سیاہ کا استعمال لازمی ہے۔

دلی ہو جو نقل کرنا۔ لیکن بکثرت اس کے ذرا نیل کھنا ایک بڑا کام ہے۔ ہر طبع ہر فونٹ میں
 اس میں کمال ہے کہ مشد بہ ذوق پر غنت صوم ہوتے ہیں۔

۱۔ ایک شریعی شریعی شریعی فی ۲۔ طبع فونٹ کی لغات بڑا بڑا ہی ہر فونٹ
 کی لغات تہ ہیں۔ اور ہر کچھ خیال نہ ہر شے۔

۳۔ ایک صفحہ بہت ہی شریعی شریعی شریعی چھپ چھپ ہوتی ہیں۔ ہر شے ایک ہی
 کھتے طبیعت تہ ہر شے ہے۔ دوسرے صفحے کے آخر میں غور کا خیال نہ ہر شے۔ کیونکہ فونٹ جو
 اور ہر شے ہر شے ہے۔ اب بہت بڑا رہتا ہے۔

۴۔ عقلمند نہ تعلیم۔ ہر ایک نئی شے میں تفریح اور توجہ ہر شے۔ فونٹ ہر فونٹ کے ہر شے
 سوائے کیا کر۔ جب جماعت کندہ رہی ہو۔ اور ہر شے سیاہ پر کچھ تہا اور ہر شے کرنا جاتا ہے۔
 تو ہر شے کل ہی ایک لیکن نہ کیا جائے۔ ہر شے کو چاہئے کہ عام غلطیوں کو خیال میں رکھے۔
 اور جماعت میں ہر شے کے ہر شے سیاہ کے فونٹ اور ہر شے ہر شے۔

۱۔ کہنے کا عمومی نام - معذرت ہے - دیکھ کر مل رہا - چورنا - ایدہ سنا -

۲۔ کہنے کی طرح بنا -

۳۔ روزانہ حرف کی مشق - جب عت عامی اچھی طرح سمجھ سکتی ہے - نوادہ ہوتے ہی ان کو

حرف کے مختلف تصورات سے روزانہ حرف کی مشق سمجھ سکتے ہیں -

کہنے کی خوبیاں -

۱۔ کہنے میں خوب درجہ درجہ ہے - آ - ج - گ - د - ب - ت - ن - ہ -

۲۔ جلدی اور آسانی سے کہنا ہو - نہ - خواہش اور خوشی ہو -

طریق ایسا

۱۔ کہنے کا طریق - کنگھڑی سے کہنا -

۲۔ کہنے کا طریق - یعنی فکری سے کہنا شروع کرنا -

۳۔ کہنے کا طریق - حرفوں کو مختلف خود غرض سے کہنے اور خود غرض سے کہنے

۴۔ کہنے کا طریق - کہنے کے وقت متناہج کہنا - اور کہنے کے وقت آسان آسان کہنا

۵۔ کہنے کا طریق - کہنے کے وقت آسانی سے کہنا

خود زبان کا کہنا

۱۔ کہنے کا طریق - کہنے کے وقت آسانی سے کہنا - ۲۔ کہنے کا طریق - کہنے کے وقت

۳۔ کہنے کا طریق - کہنے کے وقت آسانی سے کہنا - ۴۔ کہنے کا طریق - کہنے کے وقت

۵۔ کہنے کا طریق - کہنے کے وقت آسانی سے کہنا - ۶۔ کہنے کا طریق - کہنے کے وقت

۷۔ کہنے کا طریق - کہنے کے وقت آسانی سے کہنا - ۸۔ کہنے کا طریق - کہنے کے وقت

۹۔ کہنے کا طریق - کہنے کے وقت آسانی سے کہنا - ۱۰۔ کہنے کا طریق - کہنے کے وقت

دہشت کا بہت بڑا موقع ہے۔ راجہ یہ نسبت بہتر سمجھ رہے ہیں۔ لیکن بار بار پڑھنے سے
 وہ دیکھ دیکھ کر نہیں نکلتے سوچتے ہیں۔ لیکن مگر کوئی ہے۔ اور یہی کہتا ہے کہ عودہ طبع کو
 اور کتا بوس پر بڑی ترغیب دلائے۔ یہ وضع کی مشق کے فائدہ اور فائدہ سے بڑا ہو گا بہت
 عودہ بہت بڑا ہے کہ طبع کو قطع و منقطع کے عودہ مفاد میں حفظ یا کراہے جائے۔ یہ بہت
 غور کے طور پر طبع کے ذہن میں ہے۔ اور انشا پر دہری پر الف بے انتر مانتا ہے۔ یہ بہت
 وقت فٹوں اور مکتوب کی تجویز سے بھی انشا پر دہری پر بڑی سمجھتی ہے۔ فوقانی تجویز
 سے طبع کو جیسے مختلف اقسام کی کیفیت ہوتی ہے۔ وہاں اور منہ لطف کی وجہ سے
 ہوجاتی ہے۔ مکتوب کی تجویز سے خیالات کی ترتیب صاف منہ سمجھیں کہ جاتی ہے بلکہ

مختلف ہوتی ہے انشا پر دہری کی مشق کے جو مکتوب لکھ سیکھ جاتی ہے۔
 وہ وہیں صحت زبان کی صحت اور طرز کی مشق ہوتی ہے۔
 وہ جیسے زبان اور خیالات اور نو کی مشق ہوتی ہے۔

لیکن یاد رہے۔ و مشق کی وجہ سے زیادہ ذہن میں دنیا چاہے۔ مشق سے صحت اور وقت
 نہ ملے ہو سکتا ہے۔ اور بہت کئی عودہ غور موجود ہے۔ اس مشق سے طبع کو پختہ ہوگا۔
 اور نو لکھنے آجائے گا۔ نقصان فرم ہو جائے گا۔ اور جو کچھ سمجھ جائے گی۔ لیکن یہاں کا وہ
 کد کا مرہ نہیں ہو سکتا۔ جو انشا پر دہری کی خام غرض ہے۔ یہ مرہ ملے اور کتب کا حال

ہو سکتا ہے۔ طرز حکیم کی مشق
 مگر یہی بڑی دشمن ہے۔ وہ منہ کوئی نہیں ہو سکتا تو یہی اور کئی طبع پر طبع سے
 مفید ہو رہی ہے جو مشق کراہی جاتی ہے۔
 نوں۔ وہ غور ہے انشا پر دہری کی غرض سے سمجھانی آج ہے۔

[illegible]

جماعت کی سرحدوں میں چھوٹے چھوٹے فقوے رکھے ہوں۔ جسے یا کوہ دھنیا لکھیں ہنس۔ رنویہ
 لکھیں ہنس کی کچھ فائز ہنس۔ اگر ہنر لکھ دیا جائے۔ طبع اچھی طرح لکھیں۔ اور غلطی کی کوہ
 طرح ہنس۔ تو اچھا ہے۔ اور لکھ دینا کی ضرورت ہنس۔
 ہنر کا حکم اور فائدہ ہنر کی مشق

ہنر کی ہی دو بڑی قسمیں ہیں۔ دن ترجمہ یا ایک عبارت کو بدل کر دوسری عبارت میں لکھنا اور ہنر کی
 کسی فقہ یا کچھائی کو سن کر دوسرے کو طبع سے لکھنا ان الفاظ میں کہنا ہی یہی قسم کی مشق ہے اور اصل ہے۔
 یا کسی عبارت کا خود مراد لکھنا۔ یہاں ایک عبارت کو بدل کر دوسری عبارت میں لکھ دینا چاہیے۔ تو ہنر
 اور الفاظ کا ہنر ہی کافی ہنس۔ جو کہ ہنر کو ہنر سے دوسری عبارت میں لکھنا چاہیے۔ اور فائدہ
 وہ کہ وہی ہنس۔ اور ہنر کا سب سے بڑا فرق یہ ہے۔ اور ہنر اور ہنر ہنس۔
 کہ طالب علم عبارت کو کچھ جاوے۔ اور لکھ کر طرز کلام پر مشتمل حاصل ہے۔

ترجمہ ہی اور ہنر ایک ہی طرح ہنس ہنس۔ کہ دونوں زبانوں میں اچھی طرح وضاحت ہے۔
 مفہوم نویں کا ساتھ طبع کو خطوط اور جملے لکھنے کی بھی مشق کرانی چاہیے۔ لکھیں ہنر نویں

کہ مشق سے پہلے مذہب ذہیل کر کے خیال رکھنا چاہیے۔
 دیکھیں ہنر لکھنے کی مشق اور ہنر موزن چاہیے۔ جب طبع کو زبان کے لکھنے اور ہنر کی
 اچھی طرح عبارت ہو جائے۔ ہنر نویں کی زبان صحت یہ ہوتی ہے۔ اور طبع کو نویں
 بتا دیا جائے۔ اور لکھ جائے۔ اور طبع کو لکھ دے۔ اور ہنر کو لکھ دے۔ اور طبع کو لکھ دے۔

۲۔ ہنر عام فہم اور طبع کی سہولت کے مطابق ہنر چاہیے۔ اور یہ مفہوم ہنر چاہیے
 جو طبع دیکھتے رہتے ہیں۔ ہنر کو ہنر کے ساتھ لکھ دے۔ ہنر کو ہنر کے ساتھ لکھ دے۔ ہنر کو ہنر کے ساتھ لکھ دے۔
 ہنر کو ہنر کے ساتھ لکھ دے۔ ہنر کو ہنر کے ساتھ لکھ دے۔ ہنر کو ہنر کے ساتھ لکھ دے۔

اس پرورداری

زبانانی سے ہی درود نہیں کہ کسی عبادت کو سمجھنے پر نہ ہوگی عبادت ہو جائے۔ بعد از ان زبان کے درود
 اپنی خیریت کو خطی پر کر کے بھی سکھائی ہو جائے۔ یہ درود بابر ایک مہری کا درود ہے۔ لیکن
 لانے شروع نہیں۔ کسی زبان کو عزت یا تقدیر پر بھی طبع سے ل کر کے بھی نہیں کرتا۔ ہر
 عورت سے مشابہت۔ حافظہ کا یہ درود فرمیں۔ مختلف الفاظ اور طرز عبادت سے کسی اپنی
 مطلب کی طبع مناسب لفظ یا طرز عبادت کے تحت ب کر کے یا عبادت پر

تقدیری انت پرورداری

طالب علم کو تہذیب و دانش پرورداری تقدیری طور پر سکھائی جاتی ہے۔ اور اسکے بعد عبادت
 ہو جائیگی۔ یہ عقیدہ عورت کی طور پر انت پرورداری سکھانے سے آسانی ہوگی۔ یہ عبادت
 ہر طبع سے ہوتی ہے۔ وہ عورت کی تعلیم سے ہی ممکن ہے۔
 ہر جو کہ طلبہ بن کر نہ رہے۔ کہ نہیں سنتا ہے۔ سوال پوچھتا ہے۔ جو اولیٰ تصوف
 کرتا ہے۔ مشکل ان کی طرح کرتا ہے۔ گفتگو کرتا ہے۔ خواہ مخواہ میر خورہ میر میں
 دن تک طلبہ کی عزت پنا پر ہر اذن ہوتا ہے۔ اگر ہر عزت چھوٹ و مضیع طلبہ کا
 رسمی کرتا ہے۔ تو اس سے طلبہ کی عزت پنا پر ہر اذن ہوتا ہے۔ ہر عزت ہر اذن ہوتا ہے
 ہر مضیع ہر عزت سوال و جواب ہی نہیں ہر عزت پنا پر ہر اذن ہوتا ہے۔ ہر اذن ہوتا ہے
 ہر عزت ہر اذن ہوتا ہے۔ تاکہ دوسرے سانی مسلمانان کا خورہ نہیں ہو۔ اگر عزت
 یا مسلمانان کی عزت کسی خاص شخص کے لئے ہو۔ لیکن زبان کی تعلیم کو لے کر
 عورتی ہے۔ جو ہر طلبہ اپنی عزت کا جواب لیتا ہے۔ تودہ اذ کو اپنی عزت
 کھنڈ کر کے عبادت کرتا ہے۔ ہر بی بی کا کھنڈ کر کے عبادت کرتا ہے۔

مرستہ طہیر ہے۔ کہ صحیح جو رائیج کی عادت پر موقوف ہے۔ پُر نہیں اور بھی کر نہیں وقت یہ ہے۔
کہ غیر سخی میں تو انداز سے کل کا ضیاع کرتا ہے۔ اور بھی کر نہیں کھل سکتا۔
بہر سکتا نہیں نہ کہ سے کام لیتا ہے۔ نہ کہ کان سے۔ بچوں کی توجہ ان ٹاک کی صورت کی طرف
توجہ دینی چاہئے۔ اور دوسرے صورتیں بڑائی چاہئیں۔ نہ کہ ان خاکے حوت گھوٹ گھوٹ کر
بچے پاؤں چاہئیں۔ بہر سکتا نہیں نہ کہ سے کام لیتا ہے۔ اور ٹاکوں کو اور بات کی
حاکمہ دینی چاہئے۔ کہ نظروں کو خوب غور سے دیکھا کریں۔ اور دوسرے الفاظ کو اور دوسرے لکھوانا چاہئے
ان الفاظ سے ہر سکتا صحیح رائیج ویت نہیں ہے۔ کیونکہ اب علم اگر غلط ہے تو بار بار دیکھ کر
تو غلط صورتیں دیکھ دینے میں بیٹھ جائیں گی۔ اور صحیح جو نہیں اور کو مشہور چاہیگا۔ نہ باندنی
کہ سب سے غیر طبع کو سب سے بہتر کرنا آجاتا ہے۔ کیونکہ کافی نہیں ہے۔ نہ باندنی کو وقت میں
دیکھائی کو وقت لینا چاہئے۔ کیونکہ نہ باندنی کے سب سے غیر طبع کو ان خاکے صورتیں دیکھ کر نہ

[illegible]

یہ سچوں کی تائید و تقیہ مددگار ہیں نہ ہی ہوتی۔ - باقی عہد تقیم کو فستون تو رعد کا خیال

ہر ایک کی کافی علیحدہ علیحدہ دیکھنے اور غلطیوں کی اصلاح کی سیر کو کافی وقت نہیں ملتا

اس کے بعد سے سوینی پرتی ہے - مندرجہ ذیل میں لیجھا گیا -

دایا کا پیریں یا سلیشوں کا بہنہ - جیب کی لب علم کے بغیر - تو دوز کو کھڑا کر - اور کیا پانچواں

دایا اب ڈراوی کی عبادت کو روک دیتا ہے - تو دوز کو غلط ہے - سنی کر رہی - تاہم دوز کو دیکھ کر

طالب علم غلطیاں صحیح کرے - یا بہار - کہتے خود عدالت کو نہیں جانتا - اور مشق کے لئے

بہار کے جادو - اور غلطیوں پر نشان کرتے جائیں -

اس جیب غلطیوں پر نشان لگاتے ہیں - تو کہاں پر بروایتی چاہیں

اب بدھ کو چاہئے - کہ عبادت میں ہر کساری کا پیر ہر لفظ مارا ہے - اور خبر نہیں

دو کی کہاں پر زیادہ توجہ دینی چاہئے - اور جیب کی لب علم کے کوئی شکایت ہو -

وہ ہی سنتی جا رہے -

وہی دیکھ کر دیکھ کر - کہ کن کن غلطیوں کا پیر ہے - اور کون سے ایک دو تین

غلطیاں ہیں - اور وقت ہر ایک کی لب علم کو چھوڑ دینے کا کیا غلطی کا ہے -

اور دیکھ کر دیکھ کر - کہ کون سے جادو - سیر جو غلطیاں ہیں اگرچہ ہیں - اور کون سے

کتنے جا رہے - * -

مجموع 230992

۲۔ مکان اخذ و کثرت جہیز۔ لغت و عیب و دور و بے نیو نہ نمی تفرق و اولیٰ ہر اسیت یا تفرق و اسیت
مکت و لغت و اسیت ہر جہیز۔

غیر زبان کے سیکھنے کا طریقہ۔ ۱۔ حرف تہج سیکھنے کا ہریت۔ ۲۔ ایسی فقر و غنہ کا ہریت
جن سے روزہ کام پڑنا ہریت۔ ۳۔ منہ سمجھا کر یا دوزخ کا ہریت۔ ۴۔ اسیت ہریت مشق کی طوف چلنا
کا ہریت۔ ۵۔ غیر زبان کا مادہ اور طرز کلام اپنی زبان سے مفید کرکے بتانا چاہئے۔ ۶۔ ساتھی کی عزت کی ہریت
موت و غم کا ہریت۔ ۷۔ جب تک کہ مشق سے چاہئے۔ ۸۔ ترجمہ کرنا چاہئے۔ ۹۔ اول زبان۔ ۱۰۔ ہر کوئی
ترجمہ کا چارہ تریت ہریت۔ ۱۱۔ غیر زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنا۔ ۱۲۔ شدہ فارسی سے اردو میں
۱۳۔ مادہ زبان سے غیر زبان میں ترجمہ کرنا۔ ۱۴۔ شدہ اردو سے فارسی میں۔ ۱۵۔ اول ترجمہ

۱۶۔ غیر زبان کا غیر زبان سے شدہ فارسی کا عربی ہریت۔
۱۷۔ کسی غیر زبان کا مادہ زبان کے خیانت کر دوسری زبان کے دوسری عبارت میں لپا کرنا۔ ۱۸۔ شدہ نظم منہ سے زبان سے لفظ میں
۱۹۔ روزہ و غنہ کی وقفیت ہریت چاہئے۔ ۲۰۔ غیر زبان سے ترجمہ کرنا۔ ۲۱۔ دوسری زبان میں ترجمہ کرنا۔ ۲۲۔
۲۳۔ جب تک خاص خاص مادہ اور ترجمہ کے فرق میں نہیں۔ ۲۴۔ ترجمہ نہیں ہو سکتا۔

۲۵۔ ترجمہ۔ ۱۔ اصرار بات کا مطلب صحیح صحیح ہونا چاہئے۔ ۲۔ پورا پورا ظاہر ہونا چاہئے
۳۔ کسی چیز کی زبان۔ ۴۔ جبکہ اصرار بات کے خیانت بچہ ہوں۔ ۵۔ تو ترجمہ سے خیانت کا نقص
ہی نہ چاہئے۔ ۶۔ زبان کی مادہ کا خیال رکھنا چاہئے۔ ۷۔ دوسرا صوابی و دوسرا غلط
خیال رکھنا چاہئے۔ ۸۔ جو حرف و کلمہ کا خیال رکھنا چاہئے۔ ۹۔ جبکہ ایک ہی خیال نہ لپا کرنا چاہئے
۱۰۔ بہت لفظ ہوں۔ ۱۱۔ زیادہ لفظ لپا چاہئے۔ ۱۲۔ جو مطلب کے طور پر لپا کرنا۔

۱۳۔ ترجمہ و تفسیر اور طرز اثر اور عادت اور طریقوں سے ہی وقفیت ہونا چاہئے۔ ۱۴۔
۱۵۔ مترجم کو زبان مادہ سے عموماً وقفیت ہونی چاہئے۔ ۱۶۔ غرض ترجمہ سے بظاہر ہو۔ ۱۷۔ ترجمہ
اپنی مادہ زبان میں ہر کوئی عبارت ہی۔ ۱۸۔ عموماً ترجمہ دوسری زبان سے نہیں ہوتا۔ ۱۹۔ دوسری زبان
میں بہت وقفیت رکھنا ہریت۔

مجموعہ سیرت و اخلاق - دوسرا حصہ - دوسرا حصہ - دوسرا حصہ
مجموعہ سیرت و اخلاق - دوسرا حصہ - دوسرا حصہ - دوسرا حصہ
مجموعہ سیرت و اخلاق - دوسرا حصہ - دوسرا حصہ - دوسرا حصہ
مجموعہ سیرت و اخلاق - دوسرا حصہ - دوسرا حصہ - دوسرا حصہ
مجموعہ سیرت و اخلاق - دوسرا حصہ - دوسرا حصہ - دوسرا حصہ

مگر کس نے دستِ محبت کو لڑا دیا ہے۔

منزل

محبتِ انسانی کا یہ جلا پونا بہت ہے - اگر کلکتہ حشرِ شہر بھی نہ ہوتا وہ عیاں مجھے -
اسی فنِ آفرین سے موی نہ رنگی طائر - خدا جانے سبب اسکا ہے - ہوں رکھا نہان مجھے -
کلا خطہ نہ کرو یہ کہ اس کا کونسی - کہ جس وقت ہو ے رقص کو نہ - مجھے -
لورہ لفظِ محبت کو تو سنیں کیا لہو لہوی - ہو دی راغنی کے کوسب سے قوای رنگِ حیاں مجھے -
سیاہ روی ہوئی وہ دشمن ہوا جو دشمنی کا - کہ جس - کہ وہ با مصنفی اپنے بہ کان مجھے -
کہ مری کوہِ کمی کا لہو زای صابِ لبِ یمن - کلبہ - ویرانِ بل میں کھالہ ہو وہ بد کلال مجھے -

[illegible]

۱۰۱ - خورشید

۱۰۲ - خورشید

۱۰۳ - خورشید

۱۰۴ - خورشید

۱۰۵ - خورشید

۱۰۶ - خورشید

۱۰۷ - خورشید

۱۰۸ - خورشید

۱۰۹ - خورشید

۱۱۰ - خورشید

۱۱۱ - خورشید

۱۱۲ - خورشید

۱۱۳ - خورشید

۱۱۴ - خورشید

۱۱۵ - خورشید

۱۱۶ - خورشید

۱۱۷ - خورشید

۱۱۸ - خورشید

۱۱۹ - خورشید

۱۲۰ - خورشید

۱۲۱ - خورشید

۱۲۲ - خورشید

۱۲۳ - خورشید

۱۲۴ - خورشید

۱۲۵ - خورشید

۱۲۶ - خورشید

۱۲۷ - خورشید

۱۲۸ - خورشید

۱۲۹ - خورشید

۱۳۰ - خورشید

۱۳۱ - خورشید

۱۳۲ - خورشید

۱۳۳ - خورشید

۱۳۴ - خورشید

۱۳۵ - خورشید

۱۳۶ - خورشید

۱۳۷ - خورشید

۱۳۸ - خورشید

۱۳۹ - خورشید

۱۴۰ - خورشید

۱۰۰ (۱۰۰)

۱۰۱ (۱۰۱)

۱۰۲ (۱۰۲)

۱۰۳ (۱۰۳)

۱۰۴ (۱۰۴)

۱۰۵ (۱۰۵)

۱۰۶ (۱۰۶)

۱۰۷ (۱۰۷)

۱۰۸ (۱۰۸)

۱۰۹ (۱۰۹)

۱۱۰ (۱۱۰)

۱۱۱ (۱۱۱)

۱۱۲ (۱۱۲)

۱۱۳ (۱۱۳)

۱۱۴ (۱۱۴)

۱۱۵ (۱۱۵)

۱۱۶ (۱۱۶)

۱۱۷ (۱۱۷)

۱۰۰ (۱۰۰)

۱۰۱ (۱۰۱)

۱۰۲ (۱۰۲)

۱۰۳ (۱۰۳)

۱۰۴ (۱۰۴)

۱۰۵ (۱۰۵)

۱۰۶ (۱۰۶)

۱۰۷ (۱۰۷)

۱۰۸ (۱۰۸)

۱۰۹ (۱۰۹)

۱۱۰ (۱۱۰)

۱۱۱ (۱۱۱)

۱۱۲ (۱۱۲)

۱۱۳ (۱۱۳)

۱۱۴ (۱۱۴)

۱۱۵ (۱۱۵)

۱۱۶ (۱۱۶)

۱۱۷ (۱۱۷)

۱۱۸ (۱۱۸)

